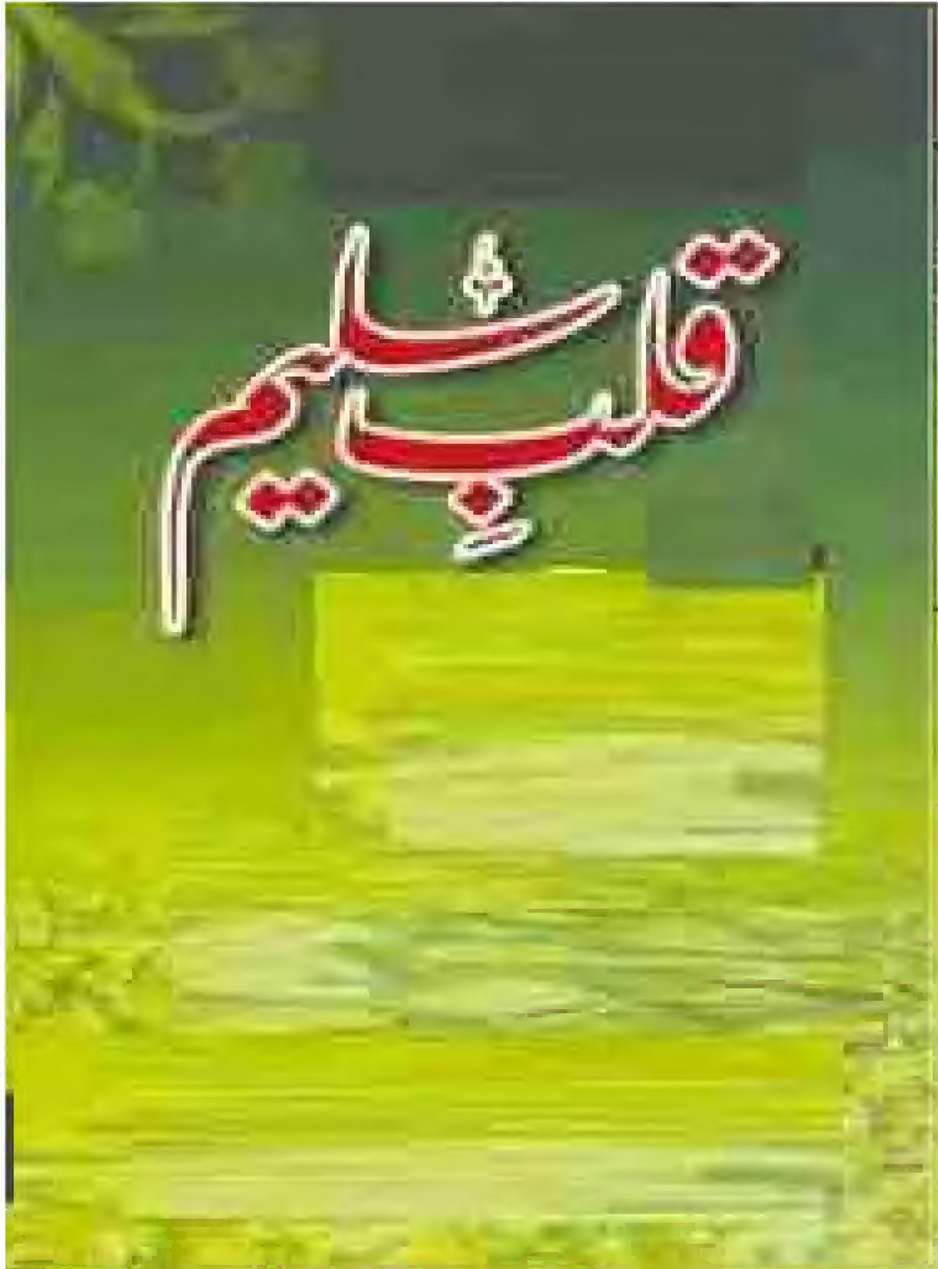
www.iqbalkalmati.blogspot.com



www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق علم و ہنر فاؤنڈیشن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	قلبِ سلیم
مصنف	:	ڈاکٹر محمد سلیم خاں راؤ
کمپوزنگ	:	غلام فرید
طبع اول	:	جولائی 2011
طبع چہارم	:	ستمبر 2014
طبع پنجم	:	اکتوبر 2015
ترتیب و تدوین	:	امتیاز احمد عالی
قیمت	:	200 روپے (عطیہ برائے علم و ہنر فاؤنڈیشن)

برائے عطیات و زکوٰۃ:۔ اکاؤنٹ نمبر: 0357-00120-0062-8

یو۔ بی۔ ایل پیکو روڈ فیصل ٹاؤن لاہور۔

ملنے کا پتہ: ہیڈ آفس علم و ہنر فاؤنڈیشن

17/10 B-1 اکبر چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

Website: www.ilmohunar.org.pk

Email: ilmohunar@yahoo.com

Facebook: ilmohunar Foundation

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انتساب

امتِ مسلمہ کے نام

جس کی خوابیدگی کو بیداری میں بدلنے کی جستجو اور کوشش نے مجھے قلبِ سلیم بخشا اور علم و ہُنر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھنے کا حوصلہ دیا۔ اِک تمنا کے ساتھ فلاحِ ملت مقصود ہے۔

آرزو بس ایک ہے کہ اپنا کہہ دیں وہ مجھے
جن کی خاطر ہیں بنے سارے جہاں فلک و سیّار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

نعتیں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نظمیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مضامین



www.iqbalkalmati.blogspot.com

وجہِ تصنیف

آرزو

تھا زمانہ ! نور پھیلا جا رہا تھا چار سو
بج رہا تھا کل جہاں میں ڈنکا بس اسلام کا
علم کی تلوار ہے نہ ہی عمل کی کوئی ڈھال
کس قدر مفلوج اب ہے پاسباں اِسلام کا
تیرے دیں کے نام لیوا بے کس و نادار ہیں
یوں تصور کیا بنے گا ضوفشاں اِسلام کا
یا الٰہی امتِ مُسلم کو اب بیدار کر
خوابِ غفلت میں ہے ہر پیر و جواں اِسلام کا
کاش کوئی باغباں مل جائے اُجڑے باغ کو
پھر مہک جائے جہاں میں گلستاں اِسلام کا
راج ہو سارے زمانے میں مسلمانوں کا پھر
ہو اُجالا از زمیں تا آسماں اسلام کا
لا الہ اِلا اللہ کی برکتیں ہوں چار سو
ہر طرف گونجے صدا محمد الرسول اللہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حرفِ آغاز

وہ دل کہاں میّسر جسے دل ہی کہہ سکیں
قلبِ سلیم کہنا تو اِک خواب کی ہے بات

محترم قارئین:۔

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔جس نے ہمیں انسان یعنی اشرف المخلوقات بنایا اور بن مانگے وہ نعمت دی جس کے لیے انبیاء بھی ترستے رہے یعنی کالی کملی والے آقا محمدﷺ جو باعث تخلیق کائنات بھی ہیں، زینتِ محفلِ ارض وسما بھی ہیں، شافعِ روزِ جزا بھی ہیں، رہبرو رہنما بھی ہیں، راحتِ دل و جاں بھی ہیں، ہادیِ برحق بھی ہیں، اُمت کے غمخوار بھی ہیں، جسم کی جان بھی ہیں، سوچ کا محور بھی ہیں، دل کی دھڑکن بھی ہیں، آنکھوں کا نور بھی ہیں، ڈوبتی کشتی کا سہارا بھی ہیں بھنور میں نظر آتا کنارا بھی ہیں۔اُن سے نسبت ہی ہمارے لیے تاجِ شہنشاہی ہے۔اللہ کی نعمتوں کا شایانِ شان شکرادا کرنا تو کسی کے بس میں نہیں ہے اور ناشکروں کو بھی دیتے جانا اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں اور کیا کئے جا رہے ہیں اس خیال کو دل میں لائیں تو سوچ کے صحرا میں بہت دور نکل جاتے ہیں۔ مقام سے کوسوں دور ۔ ہم تو اس زندگی (فرض، ڈیوٹی، ماموریت، آزمائش اور امانت) کو امتحان کی بجائے انعام سمجھ کر اس طرح وقت گزار رہے ہیں جیسے افسر شاہی نظام کے اکثر افسران صبح ہوئی، بَن سنور کر اختیارات کی کرسی پر بیٹھے، چائے وغیرہ پیتے پلاتے اور گپ شپ میں دِن گزارا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہاں کوئی فائل کسی سفارش سے سامنے آ گئی تو سائن کر دی۔شام کلبّوں اور دعوتوں میں گزاری اور دن اچھا گزر گیا، تنخواہ تو سرکار نے دینی ہی ہے، پھر ذمہ داری کے ساتھ منظّم کام کرنے کی سر دردی کیوں لی جائے۔ہم سب کی سوچ بھی یہی ہے کہ روزی تو اللہ نے دے ہی دینی ہے ہم اپنے آپ کو علم وشعور، ترقی کی جستجو، خدمتِ خلق، منظّم لائحہ عمل، کامیابی و ناکامی اور عزت و ذلت کے جھنجٹ میں کیوں ڈالیں۔لیکن تاریخ کیا بتاتی ہے؟

جن لوگوں نے زندگی کو خدمت اور فلاحِ انسانی کا وسیلہ سمجھا اور اپنی صلاحیتیں مسائل کے حل کرنے میں وقف کیں انہیں کے دم سے دنیا میں روشنی پھیلی۔خواہ بنی نوع انسان کو جہنم کی آگ سے بچا کر جنت کی راہ دِکھانا ہو یا غربت و افلاس کے بھنور سے نکال کر خوشحالی اور ترقی کے کنارے لگانا۔ دنیا میں باعزت مقام پانا ہو یا آخرت میں سرخرو ہو جانا۔ ہر حال میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا اور نبھانا ہی شرطِ اوّل ہوگا۔ بات تحریروں، تقریروں، تنقید اور نعروں سے بننے کی نہیں ہے۔ بات تو عمل اور کردار کی ہے۔ جمود کو توڑنے کی ہے، خواب سے بیداری کی ہے، احساس و شعور اُجاگر کرنے کی ہے۔ مجھ جیسا گفتار کا غازی کر تو کچھ نہیں سکتا ہے مگر شاید کسی سوئے ہوئے باصلاحیت انسان کو جگا پائے۔موجودہ حالات اگرچہ بقولِ اقبالؒ ہیں کہ

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط گرمیِ کردار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مگر اللہ کی رحمت سے ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہر رات کے بعد دِن ہوتا ہے، ہر اندھیرے کے بعد روشنی ہوتی ہے اور جب اپنے اردگرد قوم کی صلاحیتوں پر نظر پڑتی ہے تو یقین آتا ہے کہ بقولِ اقبالؒ

؎ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اللہ جلِ جلالہ، ہم گناہگاروں سے اپنی مخلوق کی خدمت کا کوئی کام لے لے تو ہمارے لیے بڑی سعادت کی بات ہوگی۔

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو (آمین)



www.iqbalkalmati.blogspot.com

عکسِ عین

دانش وروں، ادیبوں اور شاعروں کے تخلیقی سفر کی طرح، ادبی تخلیقات کی تاریخ بھی بیتی ہوئی کئی صدیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ جب سے انسان نے غور و فکر اور فہم و تدّبر کا راستہ اختیار کیا ہے، تب سے ہی وہ اپنی ذات کے علاوہ اردگرد کے ماحول میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات، سانحات، حادثات اور مشاہدات کے اندر پنہاں حقیقتوں کے متفرق رنگوں سے شناسائی حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروفِ عمل ہے۔ انسانی زندگی کی حقیقتوں کی طرف لے جانیوالی راہ ہی دراصل متلاشیانِ حق کو اصل منزل تک پہنچاتی ہے۔ شاعری بھی میرے خیال میں ایک ایسی ہی راہ کا سفرِ مسلسل ہے جو شاعر کو اُس کی ذات کے علاوہ اس کے اندر موجزن جذب و شوق کو بھی زندہ و متحرک رکھ کر اُسے حقیقی منزلوں سے روشناس کرا دیتی ہے۔ اس طرح وہ انقلابی، رومانوی، عشقیہ، طربیہ اور ہر طرح کے خیالات و جذبات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی شاعر یا ادیب اس راہ میں قیام کرے تو اس سفر کی ساری سحر انگیزی کا تسلسل ٹوٹ جانے سے یہ سارا سفر ختم ہو جائے گا لہذا اس سفر کو جاری رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر لکھنے کی کوشش کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے کیونکہ یہی وہ عمل ہے جو شاعر اور ادیب کے شاہکاروں میں تاثیرِ حُسن، نِکھار اور تر و تازگی پیدا کرتا ہے۔

آج سے تقریباً ساڑھے چار سال پہلے جب میں نے اپنی ادبی تنظیم نوائے قلم لاہور کا سفر شروع کیا تو مجھے محترم ڈاکٹر محمد سلیم راؤ کے شعری مزاج کا علم ہوا اس طرح

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں انہیں اپنے ماہانہ مشاعرہ میں اپنا کلام پیش کرنے کی باقاعدہ دعوت دیتا اور موصوف کلام پیش کرتے ۔ ہر چند وہ اپنے پیشہ کے اعتبار سے ایک ڈاکٹر ہیں مگر قدرت نے اُن کو سخن وری کی جو اعلیٰ صفت عطا فرما رکھی ہے اس پر وہ جتنا بھی اظہار تشکر کریں کم ہے۔ اُن کے اشعار میں پایا جانے والا انقلابی اور اصلاحی رنگ، اس بات کی بھر پور غمازی کرتا ہے کہ وہ پوری قوم کو اخلاقی تعمیر اور اسلامی لحاظ سے بھی صحت منداور توانا دیکھنا چاہتے ہیں۔ علامہ اقبال کے اشعار میں اُن کا جو فکری رنگ اور امتِ مسلمہ میں بیداری کا تخیل نظر آتا ہے اور جس کے ذریعے اقبال نے پوری دنیا اور بالخصوص اُمتِ مسلمہ کو بیدار کرنے کا پیغام دیا، ڈاکٹر محمد سلیم راؤ کی شاعری میں بھی وہی پرتو (Reflection) اور اقبال کا وہی فکری رنگ جھلکتا نظر آتا ہے۔ اُن کی شاعرانہ حس اس بات کا بھر پور تقاضا کرتی ہے کہ عہد حاضر کا مسلمان علم وہنر کے اسلحہ سے لیس ہو۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمان کی طرح دین اسلام کا مجاہد بن کر پوری دنیا پر چھا جائے اور اُس کی کاوشوں اور سعی مسلسل سے اس کائنات کی ہر چیز میں شریعت محمدی ﷺ اور دین اسلام کی جلوہ نمائی کا عکس نظر آئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو کوئی خوبی عطا فرمائی ہے تو اُسے تعمیری، فلاحی اور با مقصد بنیادوں پر صرف کرنا انسان کا اخلاقی فرض ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈاکٹر محمد سلیم راؤ نے اپنی اِن شاعرانہ خوبیوں اور صلاحیتوں کو اس اندازِ فکر کا لبادہ پہنا کر اپنے اشعار میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے اسی وجہ سے اُن کے کلام میں دردمندانہ پیغام، انقلابی فکر، مثبت سوچ، ملت اسلامیہ کو بیدار کرنے کی دعوت اور قوم کے افراد کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے ہوشی سے خردمندی میں لانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہی باتیں ایک مسلمان کا بنیادی فریضہ ہیں اقبالؒ نے اسے یوں بیان کیا ہے

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم ِ اذاں لا الہ اِلا اللہ

اپنے پہلے شعری مجموعہ قلبِ سلیم میں موصوف نے اپنے اسی حق کو یقیناً نہایت ایمانداری سے ادا کیا ہے اُمید ہے اپنے ادبی سفر میں اُن کی یہ پہلی کاوش حلقہ احباب میں لائق صد تحسین سمجھی جائے گی اس شعری مجموعہ کو ملنے والی پذیرائی موصوف کو اپنے ادبی سفر میں ایک نیا جذبہ اور تازہ ولولہ عطا کرے گی۔

اپنی اِن تقریظی سطور کا اختتام کرتے ہوئے میں محترم جناب ڈاکٹر سلیم راؤ کو ہر طرح کی ادبی معاونت کا یقین دلاتے ہوئے آخر میں وہ دعا کرتا ہوں جو دعا فرید الدین گنج شکرؒ نے نظام الدین اولیاءؒ کو رخصت کرتے وقت دی تھی کہ اللہ تمہیں دونوں جہانوں میں سرخرو فرمائے تمہیں علم نافع اور عمل مقبول سے نوازے۔

احسان حسن ساحرؔ
(ڈپٹی میڈیا ایڈوائزر)
نیشنل پیس اینڈ جسٹس کونسل حکومتِ پاکستان
چیئرمین ادبی تنظیم نوائے قلم لاہور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاکٹر محمد سلیم راؤ
ایک شخصیت

علم وہُنر فاؤنڈیشن کے دفتر واقع اکبر چوک میں ایک مشاعرے کا اہتمام تھا۔ اخبار میں خبر پڑھی تو سوچا کہ یہ تقریب تو ہمارے ہمسائے میں ہی کہیں ہے۔ جانے کا ارادہ کیا اور وقت مقررہ پر دفتر پہنچ گیا۔ چند شعراء کرام پہنچ چکے تھے۔ کچھ کی آمد آمد تھی۔ مشاعرہ شروع ہوا۔ دورانِ مشاعرہ کسی ڈاکٹر کا ذکر خیر چلتا رہا جنہوں نے طلباء اور طالبات کے لیے لاہور، وہاڑی اور اس کے گردونواح میں مفت تعلیم، سلائی کڑھائی، کمپیوٹر سنٹرز، الیکٹریکل ڈپلومہ اور دیگر شعبہ جات کا انتظام کر رکھا ہے اور اہل وطن کے لیے 100 فی صد تعلیم اور روزگار کا نعرہ لے کر اُٹھے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ مشاعرے کے اختتامی شاعر کا نام پکارنے سے پہلے بتایا گیا کہ ادارے کے سربراہ اور بانی جو ایک شاعرِ شیریں سخن بھی ہیں تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے حیرت اور خوشی ہوئی۔

گلشنِ دہر میں گر جوئے مے سخن نہ ہو
پھول نہ ہو، کلی نہ ہو، سبزہ نہ ہو، چمن نہ ہو

میرے قریب سے ایک عام سے لباس میں نہایت عاجزی سے ایک شخص اٹھا اور جیب سے کاغذ نکال کر اپنی نظم پڑھنے لگا۔ یہ تھے ہمارے ڈاکٹر ماہرِ امراض جِلد، محمد سلیم خاں راؤ صاحب۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نرم دمِ گفتگو ، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو ، پاک دل و پاکباز

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں والا معاملہ ہوا۔ پہلی ہی ملاقات دل ونظر کو رام کرگئی۔ وہ دن اور آج کا دن بس اُنہیں کے ہوکر رہ گئے۔

یہ اور بات ہے کہ صحبت مل گئی ایسی
وگرنہ شہر میں آئے تھے ، اپنے کام سے ہم

خالص راؤ برادری کے ہوتے ہوئے بھی طبیعت میں تیزی نہ مزاج میں تبریزی بلکہ نام ونمود سے مکمل گریز، تکبر نہ غرور۔ دلیل سے اپنی بات منوانے کا شعور اپنے مقصد کی صداقت پر ایمان منزل تک پہنچ کر دم لینے والا انسان ۔ پانچ وقت کا نمازی، گفتار کا ہی نہیں، کردار کا بھی غازی ۔ رہی بات شاعری کی تو انہوں نے اپنے لیے مشکل راستہ چنا ہے۔ یعنی ایک محدود دائرے میں رہ کر بات کرنے کا راستہ۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی نظر میں فی زمانہ زلف ولب ورخسار کی بات کرنا بے فکرا پن اور بے حسی کے زمرے میں آتا ہے۔ انہیں اب کون سمجھائے کہ:

ہر چند ہو ، مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے، بادہ و ساغر کہے بغیر

اِس لیے ڈاکٹر صاحب صرف قومی یا دینی شاعری کو ہی جائز سمجھتے ہیں۔ انہیں منزل کی لگن یعنی "علم وہُنر کا یقینی حصول" ہر دم متحرک اور سرگرمِ عمل رکھتا ہے۔ "علم وہُنر " کو ہر موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات بے موقع استعمال سے بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں چھو سکتے۔ بہر حال درد دل رکھنے والے انسان ہیں اور کبھی کبھی سوچنا پڑتا ہے کہ دُنیا ایسے ہی انسانوں کی وجہ سے قائم ہے۔

ہوا ہے گر تندُ و تیز لیکن ، چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے ، دیے ہیں اندازِ خسروانہ

ایاز الغنی

شاعروادیب



www.iqbalkalmati.blogspot.com

قلبِ سلیم

میری نظر میں

الٰہی تیری بارگاہ میں دُعا ہے
جو تیرا ہے محبوب، میرا بنا دے
میں کر پاؤں مخلوق تیری کی خدمت
محمد ﷺ کی امت کا خادم بنا دے

یہ " قلبِ سلیم" کی التجا ہے، آرزو ہے، پکار ہے ڈاکٹر محمد سلیم راؤ جو ایم۔بی۔بی۔ایس اور ماہر امراضِ جلد ہیں اپنی آرزوؤں، تمناؤں، التجاؤں اور امیدوں کو لفظوں کی زبان دے کر "قلبِ سلیم" کو منظرِ عام پر لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاعری احساسات وجذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے جو حالات وواقعات کے حصار میں پلتی بڑھتی اور پھر لفظوں کا روپ دھار کر قرطاس پر بکھر جاتی ہے۔ شاعر کی نازک خیالی، فکری پرواز اور اظہار کا زاویہ اُسے پہچان عطا کرتا ہے۔

"قلبِ سلیم" ڈاکٹر محمد سلیم راؤ کے قلبی احساسات کا مجموعہ ہے جس میں ان کے فکری وانقلابی تخیلّات کے علاوہ حالات وواقعات کا اظہار شدت کے ساتھ ملتا ہے۔ "قلبِ سلیم" ڈاکٹر موصوف کا پہلا مجموعہ کلام ہے جس میں حمد، دُعا، نعتیں، نظمیں اور مضامین شامل ہیں۔ انگریزی میں ایک نظم "O'Pakistani,s" کے علاوہ پنجابی زبان میں تین شہ پارے "ہیر تیری" "دس کی کریئے" اور "عشق" بھی موجود ہیں آخر میں ان کی چند تحریریں اور غیر ملکی دوروں کے تاثرات بھی کتاب کی اہمیت بڑھاتے ہیں۔ "قلبِ سلیم" میں ربِ کائنات کی ثناء، دُعائیں اور ہادی برحق

www.iqbalkalmati.blogspot.com

احمد مرسل نبی مکرم حضرت محمد ﷺ سے قلبی وابستگی کے اظہار میں سوز و گداز، عاجزی اور نیازمندی پڑھنے والے کے قلب و جاں پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

گریۂ جاں ملاحظہ فرمائیں:

یا الٰہی کرم کر دے مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
سیّد کونین ﷺ فخرِ انبیاء کے واسطے
تیرے پیغمبر کی امت پہ بُرا وقت آ پڑا
بے کسوں کا بھرم رکھ خیرالوریٰ کے واسطے
امت مرسل ﷺ ہوئی محکوم اور مظلوم ہے
کوئی تو صورت بنے اس کی فلاح کے واسطے
مسلمانانِ جہاں کو بھی دے اب علم و ہُنر
کر دے بیدار و جفا کش اب سدا کے واسطے

"قلبِ سلیم" میں جہاں امت مسلمہ کی زبوں حالی، بے چارگی، بے حسی، بدنظمی اور گروہ بندی کا نوحہ ہے وہیں قادرِ مطلق کے حضور فریاد و التجاء اور قوم کو بیدار و چوکس رہنے کا پیغام بھی ہے۔ ملک و ملّت کی بقاء اور تعمیر و خوشحالی کیلئے وہ ہر "طبقہ فکر" سے مخاطب ہیں، ان کے اس تخاطب میں التجاء، آرزو، امید اور انتباہ کا عنصر غالب ہے۔ ہم وطنوں سے مخاطب ہو کر "بیداری" کا یوں درس دیتے ہیں:

اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
غیروں کی غلامی میں کیوں ہے تو گرفتار
مضبُوط بنا قوم کو اب علم و ہُنر سے
شمع جلے امن کی اب تیرے ہی گھر سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو سرورِ کونین ﷺ کی امت کا ہو غمخوار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار

کوئی تدبیر کر لے وقت یونہی گزرا جاتا ہے
کہ جو ہے ہاتھ میں اپنے وہ جاتا نظر آتا ہے
زمانہ لے گیا بازی جہاں میں علم و صنعت کی
تو بیٹھا خانقاہوں پر ابھی میلے لگاتا ہے

وہ خوابِ غفلت میں سوئے ہم وطنوں کو جھنجھوڑتے ہیں:

میرے ہم وطن! خواب غفلت سے جاگو
یہ ملک اپنا ورنہ بچا نہ سکو گے
یہ آزادی اپنی گنوا تو رہے ہو
مگر جان دے کر بھی پا نہ سکو گے

شعور اس کو دو اب تو علم و ہُنر سے
جلا دو شمع کوئی خونِ جگر سے
جگایا نہ گر اُمتِ مسلمہ کو
تو پھر عمر بھر سر اُٹھا نہ سکو گے

وہ "بچوں" سے یوں مخاطب ہیں:

میرے بچو، پڑھو لکھو کہ اس سے بنتی ہے تقدیر
ہنر ہے ڈھال اس دُنیا میں اور ہے قلم اب شمشیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اُٹھا کر شمع علم و ہُنر کر دو چراغاں تم
لگی ہے آس ملت کو کہ ہوگی خوابوں کی تعبیر

جوانوں کو ان کا پیغام ہے:

اے قوم کے جوانو، ملت کو تم جگا دو
تاریکی چار سو ہے شمع کوئی جلا دو
عراق کا وہ نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے
تھا اِک چمن سہانا پر حکم تھا جلا دو
اے اُمتِ مسلمہ اب جاگنا پڑے گا
گھر سے ذرا نکل کر بانگِ درا سنا دو

وہ خواتین کو ہمّت دلاتے ہیں:

اے وطن کی بیٹیو، بہنو اور ماؤ
فلک سے توڑ کر تارے میری دھرتی پہ لے آؤ
تم ہی ہو درسگاہ پہلی، تم ہی ہو آخری مکتب
میری ملّت کے بچوں کو کوئی دو حرف سکھلاؤ
نہیں پیدا ہوئی باورچی خانے کیلئے عورت
کوئی مریمؑ، خدیجہؓ، عائشہؓ بھی بن کے دکھلاؤ

وہ وکلاء، ڈاکٹروں، کسانوں، مزدوروں سے مخاطب ہو کر اُن کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ انہیں ان کے فرائض منصبی کی احسن طریق سے بجا آوری کی تلقین کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم راؤ کا حساس دل ماتم کناں ہے کہ ملک کے بیٹے اور بیٹیاں اعلیٰ تعلیم کیلئے دیارِ غیر میں جا کر وہیں کے ہو رہتے ہیں اور ان کی لیاقت و خدمت سے ملک و قوم محروم رہتی ہے۔ لہٰذا بیرون ملک پاکستانیوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے میری ملت کے نوجوانو، طبیبو اور اعلیٰ سائنسدانو
تمہاری ملت سسک رہی ہے، ہیں بستیاں بھی ویرانوں جیسی
جو تم نے سیکھی تھی علم و حکمت، ذرا سی ملت کو دیتے جاتے
جہالتوں کے اندھیروں میں ہے بھٹکتی پھرتی ہے نابینوں جیسی

التجاء کا یہ عاجزانہ انداز متاثر کن ہے:

اس ڈوبتی کشتی کو کوئی دے دو سہارا
ملت بھی تمہاری ہے یہ ملک تمہارا

کہیں وہ مجسمِ سوال ہیں:

کب خواب گراں چھوڑ کے جاگو گے اے ہمدم
ہے آج تمہیں دشمن سفّاک نے للکارا
جیسے ہے یہ افغاں پہ شب خون کا منظر
کیا صحرا میں تڑپے گا یونہی لال تمہارا؟

پھر دوٹوک انداز میں تنبیہہ کرتے ہیں:

جینا ہے دُنیا میں اگر
رازِ بقاء ہے علم و ہُنر
مٹ جائے گا دہر سے تو
بدلی نہ گر اپنی ڈگر
خواب سے اب بیدار بھی ہو
لمبا ہے در پیش سفر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاکٹر محمد سلیم راؤ پُر عزم ہیں، اور وعدہ کرتے ہیں کہ:

ہر بچہ ہر بچی کو ہم علم و ہُنر سکھائیں گے
پاکستان کو دُنیا میں اسلام کا قلعہ بنائیں گے
ملت کے ہر فرد کو ہم روزگار پہ لائیں گے
صنعت اور ٹیکنالوجی سے ملک خوشحال بنائیں گے

وہ پُر امید ہیں:

علم و ہُنر ہی خواب ہے اپنا" علم و ہُنر " تعبیر
اسی مشن سے بدلیں گے ہم ملت کی تقدیر
سو فیصد تعلیم کریں گے ہُنر سبھی کو دیں گے
محنت اپنی ڈھال بنے گی اور قلم شمشیر
صبح بہاراں دور نہیں ہے گئی شب تاریک
روشنی ہر سو ہو جائے گی کیوں ہو اب دلگیر

دُعا کا مختلف انداز ہے:

یاالٰہی تیری راہ میں پھرتے ہیں دیوانہ وار
کر رہے ہیں تیری اک نظرِ کرم کا انتظار
دیکھ کر لشکر کشی اب دُشمنِ اسلام کی
چار سو مثلِ نمل ہیں کر رہے آہ و پکار
کر کے اپنی قوم کو بیدار اب چھوڑیں گے ہم
ہونے نہ دیں گے اسے صیاد کے ہاتھوں شکار

ڈاکٹر محمد سلیم راؤ کے ہاں وطن عزیز کی بقاء، سر بلندی، ہم وطنوں کی ترقی و خوشحالی کی تمنا کا اظہار شدّت سے ملتا ہے۔ یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی شاعری کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ماٰخذ ایک پیغام ہے ان کے ہاں صرف امید کا سورج طلوع ہوتا ہے:" نا امیدی" اور مایوسی کی جگہ وہ حالات کی بہتری اور ایک روشن مستقبل کے لیے پُر امید ہیں۔ڈاکٹر محمد سلیم راؤ کی شاعری اور جذبات واحساسات کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ ان میں حکیم الامت حضرت ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی تڑپ ہے اور سر سیّد احمد خان کی فکر وسعی ۔سر سیّد احمد خان نے مسلمانانِ ہند کو" تعلیم " کی طرف آنے کی دعوت دی تو ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے " خودی" کا درس دیا۔ڈاکٹر سلیم راؤ نے بھی اسی طرز فکر کو اپنایا ہے۔وہ بھی ملت کے جوانوں کی خودی بیدار کرنا چاہتے ہیں وہ قوم کو تعلیم و ہُنر کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کرتے ہیں۔وہ قول اور عمل کے سنہرے اصول پر عمل پیرا ہیں ۔ جہاں وہ " شاعری" کو ذریعہ اظہار بنائے ہوئے ہیں وہیں " علم و ہُنر فاؤنڈیشن " کے پلیٹ فارم سے " علم وہُنر اور روزگار سے مستحقین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی سعی کر رہے ہیں اور الحمد اللہ اپنے دونوں محاذوں پر کامیابی اور ثابت قدمی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔وہ بلاشبہ اہلِ وطن کے لیے سو فیصد تعلیم و روزگار کے علم بردار ہیں۔ڈاکٹر محمد سلیم راؤ جیسی شخصیات کسی بھی ملک وقوم کے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہیں۔اللہ انہیں دائمی صحت وسلامتی عطا کرے اور ان کے مشن کے حوالے سے صرف اتنا کہوں گا کہ۔

اَدامَ اللہُ فُیوُ ضَہُم

(ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُن کے فیض کو ہمیشہ باقی رکھے۔)

امتیاز احمد عالی

صحافی،ادیب،مصنف

چیف ایڈیٹر شمع علم وہُنر لاہور

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حمد

سب تعریفیں اللہ کی ہیں جو ہے سب کا رب
اس سے بڑھ کر ذات کسی کی ہو سکتی ہے کب
ہے رحمٰن رحیم وہی، ہیں ساری صفتیں اُس کی
محشر کا بھی مالک وہ ہے ،دیکھیں گے یہ سب
اسی کے آگے جھکتے ہیں اور پھیلاتے ہیں ہاتھ
سیدھی راہ دِکھائے ہم کو بھٹک جائیں ہم جب
انعام ہے جن پر اس کا، راہ انہیں کی پائیں
جن لوگوں پر غضب ہوا ،راہ ملے نہ ان کی اب
کرتا ہے قبول دُعائیں، بخشش کام ہے اس کا
پوری ہو جاتی ہیں اپنی حاجتیں سب کی سب
ہے قرآن کلام اسی کا جس میں شک نہ کوئی
ہے ہدایت مومن کی اور کفر کے پیاسے لب
ذات ہے اس کی خالق ، قادر ، رافع اور رزاق
ہے ستار، غفار ، کریم اور مالکِ روز و شب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رحمت

بولتے بولتے اک گرہ کھولتے
تیری رحمت کا حقدار میں ہو گیا
میں نے سوچا بھی نہ تھا مقدر میرا
تیری چاہت میں بیدار وہ ہو گیا

تیری رحمت کا ہے وہ سمندر بڑا
جس کا کوئی کنارہ نہیں بخدا
جو بھی طالب ہوا عشق میں کھو گیا
تیری شفقت کی آغوش میں سو گیا

جس کو چاہے کرے تو عطا خوبیاں
جس کو چاہے تو دے دے زمیں آسماں
جس نے تیری عطاؤں پر ڈالی نظر
چھوڑ کر کل جہاں بس ترا ہو گیا

ہاں تو خالق بھی ہے اور مالک بھی ہے
رب ہے تو سب کا اور تو ہی قادر بھی ہے
جس کا تو ہو گیا اس کو کیا چاہیے
وہ تو دنیا میں اک بادشاہ ہو گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے محبوب جیسا بھی کوئی نہیں
سارے محبوبوں سے ہے وہ بڑھ کر حسیں
جب سے دیوانہ ہوں تیرے محبوب کا
میرا کھوٹا مقدّر کھرا ہو گیا

کھینچتی ہے یہ دنیا مجھے روز و شب
کرتی رہتی ہے بے چین اور مضطرب
کشتی میری بھنور سے نکالے اگر
میں کہوں مہرباں بس خدا ہو گیا

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دُعا

یا الٰہی کرم کر دے مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
سیّدِ کونین ﷺ فخرِ انبیاء کے واسطے
جھولی پھیلائے ہوئے ہیں ہم غلامانِ رسول
خالی نہ لوٹیں گے ہم شرم و حیا کے واسطے
دشمنِ اسلام کی لشکر کشی کو دیکھ کر
روتے پھرتے ہیں جہاں میں اب بقا کے واسطے
تیرے پیغمبر کی امت پہ بُرا وقت آپڑا
بے کسوں کا بھرم رکھ خیرالوریٰ ﷺ کے واسطے
امتِ مرسل ہوئی محکوم اور مظلوم ہے
کوئی تو صورت بنے اس کی فلاح کے واسطے
مسلمانانِ جہاں کو بھی دے اب علم و ہُنر
کر دے بیدار و جفاکش اب سدا کے واسطے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دُعا

الٰہی تیری بارگاہ میں دُعا ہے
جو تیرا ہے محبوب میرا بنا دے
جہاں روز و شب رحمتیں برستی ہیں
مجھے بھی وہ شہرِ مدینہ دِکھا دے
ملے حجرِ اسود کا بوسہ کبھی تو
تو میرا بھی ایسا مقدّر بنا دے
میں جالی کو تکتا ہی تکتا رہوں بس
وہ منظر میری آنکھ میں بھی بسا دے
ہے جلتا ہوا مضطرب سینہ میرا
اسے بادِ طیبہ سے ٹھنڈک ذرا دے
میں دن رات تیری اطاعت کروں بس
مجھے روز و شب تیرے دیں پہ چلا دے
ہو جیون میرا سنتّوں سے مزّین
میری کملی والے سے نسبت بنا دے
میں کر پاؤں مخلوق تیری کی خدمت
محمد ﷺ کی امت کا خادم بنا دے
سلیقہ کہاں مانگنے کا مجھے ہے
تو سب کو ہے دیتا مجھے بھی سدا دے

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غمِ دنیا (نظم)

اے غمِ دنیا نہ میرے پاس آ
میں ثنا خوانِ نبی ہوں میرا رستہ چھوڑ دے
جا تو ان کے در پہ جو چاہتے ہیں تجھ کو رات دِن
میں تو طالب ہوں نبی کا مجھ سے ناتا توڑ دے
تیرا رستہ اور ہے میرا تو ہے رستہ ہی اور
میں نے رخ موڑا ہے اپنا، تو بھی اب رخ موڑ دے
تیری منزل ہے محلِ شہنشاہی سیم و زر
میں تو خادم ہوں حرم کا میرا دامن چھوڑ دے



www.iqbalkalmati.blogspot.com

نعتیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محمد سا جہانوں میں

محمد ﷺ سا جہانوں میں کوئی ہے نہ کوئی ہوگا
وہ ہیں ختم الرسل ﷺ اب تو نبی کوئی نہیں ہوگا
وہی یٰسین وہی طہٰ ، مدثر اور مزمل بھی
یہ القابات ہیں ان کے، کوئی ان سا نہیں ہوگا
ہیں رحمت عالمیں کی بھی وہی ہیں شافعِ محشر
سہارا بے کسوں کا آپ سا کوئی نہیں ہو گا
بُلا کر آسمانوں پر بٹھایا سامنے اپنے
حبیبِ کبریا ایسا کوئی تھا نہ کوئی ہوگا
امامت سارے نبیوں کی امامُ الانبیاء نے کی
جماعت ایسی امام ایسا نہیں تھا نہ کوئی ہو گا
وہ ہیں شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، خیرالوریٰ، نورالہدیٰ
کسی ماں نے جنا ایسا نہ پہلے تھا نہ اب ہو گا
ہوئی تخلیق جن کے واسطے یہ کائناتِ کُل
جو ان کا نہ بنا اُس کا خدا ہرگز نہیں ہوگا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلاوا آئے گا

بلاوا آئے گا آخر مدینے ہم بھی جائیں گے
تڑپتے دِل کا دُکھڑا ایک دِن ہم بھی سنائیں گے

جہاں سارا زمانہ طالبِ دیدار ہوتا ہے
وہاں پھوٹی ہوئی قسمت کو ہم بھی آزمائیں گے

جہاں کی ظلمتیں ساری مٹا دیں کملی والے نے
میرے دِل کا اندھیرا بھی وہی اِک دِن مٹائیں گے

بھٹکتے پھرتے ہیں دنیا میں،کوئی در نہیں اپنا
وہیں جا کر یہ آخر جان و دِل اپنا لٹائیں گے

کبھی آ کر پڑی کوئی مصیبت اس سے کہہ دیں گے
نبی کے نام لیوا ہیں نہ غم سے ڈگمگائیں گے

اُنہی کے ہیں، اُنہی کے واسطے یہ جان دے دیں گے
غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہیں ہم زمانے کو بتائیں گے

اگر نہ ہم نے دینِ مصطفےٰ ﷺ کی پاسداری کی
تو جن کے نام لیوا ہیں انہیں کیا منہ دکھائیں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آسرا چاہیئے

میرے جیون کو اِک آسرا چاہیے
درِ نبی ﷺ کا ملے اور کیا چاہیے
دونوں عالم کے شاہ کی عطا چاہیے
بس گدائی انہی کی سدا چاہیے

یوں تو جاتی ہے دنیا درِ شاہ پر
کوئی میری بھی عرضی یہ دے دے اگر
در پہ مجھ کو بلا لیں شہِ انبیاء
جان دے دوں وہاں اور کیا چاہیے

میرے دُکھ کا نہیں کوئی درماں یہاں
لاکھ دارو ہو چاہے ہے سارا زیاں
اے طبیبو یہ سن لو ہے نسخہ میرا
مجھ کو دامن میں ان کے پناہ چاہیے

نہ یہ آنسو اثر کچھ دکھاتے ہیں اب
نہ تڑپ دِل کی کوئی کرے ہے اثر
ہائے مجبور کتنا ہوں شاہِ عرب
اک نظر بس حبیبِ خدا چاہیے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ ﷺ شمس الضحیٰ ، آپ نور الہدیٰ
آپ ﷺ رشکِ قمر ہیں شہہِ انبیاء
ساری دنیا پہ لطف و کرم آپ کا
مجھ کو قطرہ بحر سے ذرا چاہیے

اُن کے در پہ جو آیا نہ خالی گیا
دین و دنیا کو لے کر سوالی گیا
میں بھی ہوں اک گدا ، ان کے دربار کا
ہو جو نظرِ کرم اور کیا چاہیے

میں کیوں در در کے ٹکڑوں پر پلتا رہوں
راستہ بھول کر کیوں بھٹکتا رہوں
جن کے صدقے میں پلتا ہے سارا جہاں
وہ وسیلہ ملے اور کیا چاہیے

وہ مدینے کی گلیاں وہ نوری فضا
ایسی جنت نہیں ہے کوئی بخدا
دیکھو عمر و علی اور عثمان کو
فکرِ صدیق ہو اور کیا چاہیے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رو نہ اے دل

رو نہ اے دِل حوصلہ کر، لوٹ کر آؤں گا میں
یہ مدینہ چھوڑ کر آخر کہاں جاؤں گا میں

زندگی بے کیف تھی اور چشم بھی بے نور تھی
جو ملا طیبہ میں آ کر کیسے گنواؤں گا میں

ایسا در دنیا میں کوئی ہے نہ ہی ہو گا کبھی
خاک بھی یاں کی ہے سرمہ سب کو بتلاؤں گا میں

رحمت اللعالمین ﷺ کی رحمتیں عالم پہ ہیں
بٹ رہا ہے صدقہ ان کا، کیا نہیں پاؤں گا میں

جی تو چاہتا ہے کہ روضے سے لپٹ کر چل بسوں
ہو سکا قسمت میں گر، چوکھٹ پہ مر جاؤں گا میں

دنیا میں بے چین ہوں جیسے ہو ماہیِ بے آب
اِک وہی در ہے جہاں جا کر سکوں پاؤں گا میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زندگی کا مقصد

ان کے قدموں میں مل جائے مجھ کو جگہ
زندگی کا تو مقصد بس اتنا سا ہے
ان کے در پہ دیا ہے یہ دامن بچھا
عرض اتنی سی ہے، کام اتنا سا ہے

ہے غلاموں کو بخشی نئی زندگی
اور زمانے کو دی ہے نئی روشنی
مجھ سے نادار پر بھی ہو نظرِ کرم
حوصلہ مجھ کو درکار اتنا سا ہے

آپ ﷺ ہیں شمعِ محفل ، حبیب خدا
آپ ﷺ کے نور سے ہے یہ ساری ضیا
ظلمتیں ساری چھٹتی گئیں آج تک
دِل اندھیرے میں ہے ، یہ معمہ سا ہے

نیم مردہ ہے دِل اب جِلا دیجیے
نعت خواں کو بھی شفقت عطا کیجیے
دُور رہ کے ہی نہ یہ نکل جائے دم
فاصلہ اب لحد سے بھی کتنا سا ہے

میرے آقا ﷺ سا دنیا میں کوئی نہیں
ہاں کسی ماں نے ایسا جنا ہی نہیں
ہیں مدثر، مزمل، طٰہٰ، یٰسیں
رب کو بھی پیار احمد ﷺ سے کتنا سا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جائیں گے ہم مدینے

آئے گا جب بلاوا جائیں گے ہم مدینے
اک دِن بھنور سے آخر نکلیں گے یہ سفینے
دیکھیں گے ہم بھی چوکھٹ ، جالی کو چوم لیں گے
آتے نہیں اگرچہ ہم کو یہ سب قرینے
منزل قریب ہوگی ، اُلفت نصیب ہوگی
پہنچیں گے عظمتوں پر ، ایسے ملیں گے زینے
ساقی نبی ﷺ ہمارے ، پی لے گا سب زمانہ
جائیں گے ہم بھی ، حوضِ کوثر پہ جام پینے
پڑھتے ہیں رات دن جو درود و سلام ان پر
خوش بخت دل ہیں اُن کے روشن ہیں ان کے سینے
نکلے جو ان کی چاہت میں آنکھ سے یہ آنسو
موتی ہیں یا کوئی ہیں جنت کے آبگینے
حسنینؑ سا مقدر دنیا میں کس کا ہو گا
کاندھوں پہ تھا بٹھایا جنہیں پیار سے نبی ﷺ نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مدینے کو جاؤں

یہ دل چاہتا ہے مدینے کو جاؤں
مگر جا کے ان کو میں کیا مُنہ دکھاؤں

وہ رحمت ہی رحمت ، میں زحمت ہی زحمت
کیا نسبت نبی سے میں اپنی بتاؤں

ملی ان کے صدقے میں لاکھوں عطائیں
مگر پھر بھی ان سے ہُوا دُور جاؤں

میری رُوسیاہی پہ دو جگ ہیں حیراں
مگر دل کا دُکھڑا یہ کس کو سناؤں

پڑا دُور ان سے تڑپتا ہوں لیکن
دلِ مضطرب کو دِلاسے دِلاؤں

بُلالیں گے اک دن یہ کہہ کر کہ آجا
تجھے بھی میں رحمت میں اپنی چھپاؤں

سلیمؔ آس اس پہ ہی میں جی رہا ہوں
کہ جا کر مدینے میں نعتیں سناؤں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دربارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

آے گا بلاوا مجھے دربارِ نبی ﷺ سے
اِس آس پہ بیٹھا ہوں سرِ راہ کبھی سے

کوئی تو میری حالتِ زار اُن کو بتا دے
جو زائرِ حرمین ہیں کہتا ہوں سبھی سے

رب سب کا ہے اللہ ، وہ اللہ کے محبوب
عشق آپ کا ﷺ مانگوں گا میں ربِ غنی سے

بے کس کو ملے دولتِ عالم اُسی در سے
گزرے تو کسی روز مدینے کی گلی سے

خُدّامِ محمد ﷺ میں جو آجائے کبھی نام
نسبت ہو ہماری کسی اللہ کے ولی سے

گلیوں میں مدینے کی شب و روز گزاروں
جالی کو میں چھوتا رہوں اشکوں کی لڑی سے

جس دن تھا لیا گود حلیمہ نے محمد ﷺ
تابندہ سلیم اُن کا ہوا نام جبھی سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نظمیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ التجا

(اللہ ہم سب کو وہاں کی حاضری نصیب فرمائے۔آمین)

در پہ ہے حاضر غلام اک التجا کے واسطے
ہو نگاہِ لطف اب اس پُر خطا کے واسطے

دربدر دنیا جہاں کی خاک ہوں میں چھانتا
اپنے قدموں میں جگہ دیجئے خدا کے واسطے

اب تو راہ عشق میں بھی رکھ دیا میں نے قدم
طالبِ حق ہوں، نہیں سیم و طلا کے واسطے

ہوں مریضِ عشق بھی اور ہے تیری اُمت کا غم
میں تہی دامن کھڑا ہوں اک نگاہ کے واسطے

آج تیری امتِ محروم کا یہ حال ہے
ہے جہالت اس کی قسمت میں سدا کے واسطے

اس قدر بے روز گار و کاہل و بیکار ہے
بھیک بھی ملتی نہیں اب اِس گدا کے واسطے

دشمنِ اسلام ہے علم و ہنر سے سربلند
ظلم ہے اب امتِ خیرالوریٰ کے واسطے

ہر طرف پھیلی تباہی ، آگ برساتا فلک
دھرتیِ افغان ہے اب تو سزا کے واسطے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کتنے ہی کشمیریوں کے سینے چھلنی ہوگئے
فلسطیں خوں میں نہایا ہے بقا کے واسطے

خون کی ندیاں بہا دیں کفرنے عراق میں
فیصلے کیا کیا ہوئے ہیں اب فنا کے واسطے

ایک وہ ایران جو تنہا ہے اب میدان میں
مثلِ شاہِ کربلا جبروجفا کے واسطے

میرا پاکستان بھی اب جل رہا ہے آگ میں
ہوں پریشاں رات دن اس کی بقا کے واسطے

اے حبیبِ کبریاﷺ امت کے ان احوال پر
کیا کروں! کیا نہ کروں کرب و بلا کے واسطے

امتِ مرسل ہوئی محکوم اور مظلوم ہے
کوئی تو صورت بنے اس کی فلاح کے واسطے

پرچم اسلام لے کر بے سروسامان ہی
سر پہ ہے باندھا کفن تیری رضا کے واسطے

بے کس و نادار ہے اور جاں بہ لب تیرا مریض
کچھ تو چارہ کیجیے اس کی جِلا کے واسطے

ہجر میں روتے ہوئے ساتھی کو چھوڑ آیا ہوں میں
ہے بلاوے کی عرض اس بے نوا کے واسطے

اس سوالی پہ بھی مثلِ دیگراں نظرِ کرم
رحمت اللعالمیںﷺ! شانِ عطا کے واسطے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوابِ غفلت

میرے ہم وطن خوابِ غفلت سے جاگو
یہ ملک اپنا ورنہ بچا نہ سکو گے
یہ آزادی اپنی گنوا تو رہے ہو
مگر جان دے کر بھی پا نہ سکو گے

تھیں آباء نے لاکھوں ہی جانیں لُٹائیں
لہو کی تھیں دشمن نے ندیاں بہائیں
ہوا آج دشمن ہے پھر خوں کا پیاسا
سبق اس کو کوئی سکھا نہ سکو گے

ہوئی ہے یہ ملت تو محکوم و مظلوم
اپنے خزانوں سے بھی آج محروم
سزا دے رہا ہے زمانہ اسے کیوں
یہ قصہ کسی کو سنا نہ سکو گے

افغان بھائیوں کے کھنڈرات دیکھو
فلسطیں پہ چھائی ہوئی رات دیکھو
عراق اور کشمیر پہ ظلم کیوں ہے
جواز اس کا کوئی بتا نہ سکو گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتی
افلاس کی سولیوں پہ لٹکتی
ہے بے بس یہ قوم اپنی ایسی ہوئی کہ
غلامی سے اس کو چھڑا نہ سکو گے

شعور اس کو دو اب تو علم و ہنر سے
جلا دو شمع کوئی خونِ جگر سے
جگایا نہ گر امتِ مسلمہ کو
تو پھر عمر بھر ، سر اُٹھا نہ سکو گے

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقدر

زمانے چار آنسو ہی مقدر پر بہانے دے
تیری اُجڑی ہوئی بستی کا اک نوحہ سنانے دے
چمن تیرا جہاں کے گلستانوں میں انوکھا تھا
نظر کیوں کھا گئی اس کو سبب اس کا بتانے دے
کبھی افلاک سے بھی بالا تر پرواز تھی تیری
اے شاہیں کیوں بضد ہے آج کہ مردار کھانے دے
تہی دست و ذلیل و خوار ہو کے پھر بھی کہتا ہے
بچا ہے آج جو کچھ ،وہ بھی مستی میں لُٹا نے دے
کہاں وہ آبرو تیری ، کہاں وہ سرخرو چہرہ
تیری اب روسیاہی کہہ رہی ہے منہ چُھپانے دے
بھنور میں ڈگمگاتی ناؤ تیری ڈوب نہ جائے
صفِ ماتم نہ بچھ جائے سہارا اے زمانے دے
بھٹکتا پھر رہا ہے یوں ، کہ منزل ہے ، نہ راہی ہے
تجھے اے کاش اب کوئی دِکھا تیرے ٹھکانے دے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عُذر ہیں لاکھ تیرے پاس لیکن زندہ رہنے کو
تجھے ہے جاگنا بس چھوڑ اب سارے بہانے دے
بہت دل کو ستاتی ہیں وہ یادیں اپنے آباء کی
مجھے سر بکفن ہو کر وہی پرچم اٹھانے دے
میں زنجیریں غلامی کی نہیں پہنوں گا دوبارہ
مجھے کنگن نہ دے شمشیر ہاتھوں میں اٹھانے دے
میرے ہمدم میں غیروں کے محل تکتا رہوں کب تک
ہے پاکستان گھر میرا مجھے یہ گھر بنانے دے



www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاسبانِ حرم

نائبِ حق ہے تو اے زمیں کے مکیں
لقب تجھ کو ملا پاسبانِ حرم
ہر طرف تیری محفل میں تاریکیاں
چار سو تیرے کیوں ہے یہ ظلم و ستم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم

داستاں تیری غیروں سے سنتے رہے
کتب خانوں میں بھی جا کے پڑھتے رہے
گلستاں میں پرندوں سے نغمے سنے
پر کہاں ہے جہاں میں وہ تیرا دھرم؟
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم

تیرے آباء کا دورِ خلافت بھلا
کتنا اب تک مقدس ہے جانا گیا
ان کے افکار و کردار کو چھوڑ کر
خوابِ غفلت سے تیرے ہیں پھوٹے کرم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم

کرنیں سورج کی بھی ماند تھیں پیشِ اُو
کیسا تھا تابناک و حسیں خوبرو
چہرہ اسلام کا مرکزِ رنگ و بو
تو ذرا سا تو رکھ لے اب اسکا بھرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم
غیر نے پاسبانی بھی اب چھین لی
کعبہ پہ حملہ کرنے کی دھمکی ہے دی
آبرو خاک میں دین کی مل گئی
پھر بھی کیوں آج تجھ کو نہ آئی شرم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم
تیری پستی پہ اب ہنس رہا ہے جہاں
چھین لی تجھ سے کس نے بلالی اذاں
آج دنیا میں لگتا ہے ایسا سماں
شیر نے پہن لی لومڑی کی چرم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم
خود پرستی ہوس بے حسی چھوڑ دے
داغ دار و سیاہ آئینہ توڑ دے
ملک و ملت اور اپنی بقا سوچ لے
رکھ لے اپنوں کی خاطر تو گوشہ نرم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم
علم و صنعت کو اب مشن اپنا بنا
ساری دُنیا کو تو اپنے جوہر دِکھا
اپنے ماتھے سے مُہرِ غلامی مٹا
باندھ سر پہ کفن داستاں کر رقم
پاسبانِ حرم پاسبانِ حرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہبرِ کارواں

رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
کارواں لُٹ گیا حشر برپا ہوا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
اے مسلماں کبھی تو نے سوچا ذرا
خوں کی ندیاں بہیں شور و غل مچ گیا
گردنیں کٹ گئیں عصمتیں لُٹ گئیں
تیری نگری میں ظالم یہ کیا ہو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
بھیڑیے گلستاں میں بھی آنے لگے
سب درندے یہاں دندنانے لگے
وحشی جنگل کے انساں کو کھانے لگے
باغباں اس چمن کا کہاں کھو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
وہ زمانہ تیرا دورِ آغاز کا
یعنی دورِ خلافت وہ سرباز کا
یاد آتا ہے چہرہ جہاں ساز کا
نقشِ پا اس کا تجھ سے وہ کیوں کھو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باری ایران کی آنے کا شور ہے
تیرے گلشن میں بھی قتل پہ زور ہے
ایسا آنگن میں آیا مہا چور ہے
لوٹ کر دین و دنیا گیا وہ گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
سونا چاندی تیرا لوٹ کر لے گیا
بن کے وہ ہمسفر تیرا رہزن بنا
تیرے افکار و کردار کو چھین کر
بیج غفلت ، جہالت کا وہ بو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
یہ جمود و جہل کب تلک ہے مگر
چاہتا ہے جہاں میں تو جینا اگر
آج رازِ بقا ہے بس علم و ہُنر
اس سے قوموں کا پرچم بلند ہو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا
پرچمِ دینِ حق کر دے اب تو بلند
ڈال انجم پہ علم و عمل کی کمند
امتِ مسلمہ کو بنا ہنر مند
بے حسی پہ تیری آسماں رو گیا
رہبرِ کارواں ہائے کیوں سو گیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شاخِ نازک

اے شاخِ نازک پہ آشیانہ بنانے والو ذرا بتاؤ
کہ آندھیوں سے معاہدہ ہو گیا ہے یا کرنے جا رہے ہو
اگر نہیں ایسی کوئی صورت تو ایسا لگتا ہے اس زمیں پر
یہ فیصلے اب فلک کے ہیں کہ جہان سے مٹتے جا رہے ہو
تاریخ قصے سنا رہی ہے زمانہ تم کو بتا رہا ہے
بنے ہیں مینار بھی سروں کے تم ایسی منزل پہ جا رہے ہو
عوام کو طاقتوں کا سرچشمہ کہنے والو کبھی تو سوچو
کہ تم یہ سرچشمہ خشک کر کے کہاں سے طاقت بنا رہے ہو
تمہاری ملت، تمہاری طاقت، تڑپ رہی ہے سسک رہی ہے
لہو بھی پیتے ہو روز و شب اس کا اور احساں جتا رہے ہو
چمن کے سارے گلوں کو لے کر مسل کے ہاتھ اپنے رنگ لیے ہیں
جگر تمہارا بھی ہو گا چھلنی تم اتنے خار اب اُگا رہے ہو
خُدارا اپنی بقا کی سوچو، تم اپنی نسلوں کی جا کی سوچو
یہ وقت تمہیں پکارتا ہے کہ سوئے مقتل کیوں جا رہے ہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے بسی

کس قدر بے بس ہیں ہم اور کس قدر منزل ہے دور
یا الٰہی اب تو کر دے اپنی رحمت کا ظہور
حکم ظالم نے دیا ہے کہ جلا ڈالو چمن
رو رہے ہیں آشیانوں میں چھپے بیٹھے طیور
نہ کوئی ایوبی ہے اور نہ ہی کوئی غزنوی
ڈھونڈ کے لاؤں کہاں سے آج اُن جیسا غیور
اب تو بچنے کی نہیں صورت نظر آتی مجھے
کرشمہ کوئی دکھا دے تو ہی اے ربِ غفور
مشن کے آئینے پہ نظریں جمی ہیں رات دن
کاش اِک دن دیکھ پائیں گنبدِ خضریٰ کا نور
اے مسلماں سُن ذرا میراث ہے تیری جہاں
تو ہی نہ جاگے اگر تو ہے بتا کس کا قصور
دین حق کے بیچنے والو بتاؤ تو سہی
کس طرح ہاتھوں میں ہو گا جامِ شرابِ طہور
ایک رب کے ماننے والے غلامانِ رسول
سر بسجدہ ہو گئے ہو آج تم کس کے حضور
بدل ڈالو علم سے تم قوم کے سارے شعار
روزگار و صنعت و ٹیکنالوجی کا دو شعور
اے جوانانِ حرم بیدار ہو جاؤ اگر
آفتابِ ملتِ مسلم طلوع ہو گا ضرور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عزم

جب تک بدن میں جان ہے جب تک رگوں میں ہے لہو
اے نامِ مصطفیٰ ﷺ تیری عزت کو ہم بچائیں گے
تیری رضا کے واسطے باندھیں گے ہم سر پہ کفن
ہے آرزو کہ ایک دن قدموں میں جاں لٹائیں گے
یلغار بھی دشمن کی ہے اور ہم بہت ہی ناتواں
لیکن نہیں بے آسرا دنیا کو ہم بتائیں گے
ہم سے بہت خطا ہوئی علم و ہنر کو چھوڑ کر
نسلیں بھی اب مقروض ہیں کس کو یہ منہ دکھائیں گے
ملّت تو ہے خوابیدہ اور کشتی بھنور میں ہے پھنسی
اُمّت کے غم کا حال یہ کس در پہ جا سنائیں گے
ارزاں ہوا لہو بہت دنیا میں مسلمان کا
امن و بقا کے واسطے تدبیر کچھ بنائیں گے
ہم ہی اٹھائیں گے علم ، ہاتھوں میں گو طاقت نہیں
مٹنے نہ دیں گے دِیں تیرا خواہ جان سے بھی جائیں گے
ہے قافلہ رواں دواں تعلیم و روزگار کا
علم و ہُنر سے قوم کی تقدیر ہم بنائیں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تدبیر

کوئی تدبیر کر لے وقت یونہی گزرا جاتا ہے
کہ جو ہے ہاتھ میں اپنے وہ جاتا نظر آتا ہے
کبھی بارش بموں کی دھمکیاں تیرے لیے ٹھہریں
کبھی پتھر کا دورِ کُہنہ دکھلایا جاتا ہے
مجھے صبحِ بہارِ گلستاں نے خوب ہے ڈانٹا
کہ تو سویا رہے گا گلستاں تو اُجڑا جاتا ہے
زمانہ لے گیا بازی جہاں میں علم وصنعت کی
تو بیٹھا خانقاہوں پر ابھی میلے لگاتا ہے
یہ وطن پاک کی مٹی بنا لے سرمہ آنکھوں کا
کہ نابینا ہو گر بینا ، حقائق دیکھ پاتا ہے
اے ملّت تیرے پروردہ تو سارے خویش پرور ہیں
تڑپتی کس لیے ہے یاں تیرا غم کون کھاتا ہے
فضا میں اُڑنے والی گنجشیں تو تا فلک پہنچیں
ترا کرگس نما شاہیں ہوا سے ڈرتا جاتا ہے
اے بھائی کھول لے آنکھیں کہ مجھ کو بھی سکوں آئے
تیرا نہ ہوش میں آنا مجھے شب بھر جگاتا ہے
الٰہی کرم کر دینا کہ تو ہے قادرِ مطلق
میری آنکھوں کے آگے اِک اندھیرا چھایا جاتا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رازِ بقا

جینا ہے دنیا میں اگر　　رازِ بقا ہے علم و ہنر
مٹ جائے گا دہر سے تُو　　بدلی نہ گر اپنی ڈگر
ہچکولے اب لیتی ہے　　کشتی تیری بیچ بھنور
چینی قوم تھی مست پڑی　　دیکھو کیسے گئی سنور
دیکھ زمانے کی جانب　　ساتھ چلے گا تُو کیوں کر
خواب سے اب بیدار بھی ہو　　لمبا ہے درپیش سفر
جوہر کام مل جائے　　ڈھونڈ رہا ہوں نگر نگر
وعدے کیسے ہوں گے وفا　　تو ہی نہیں جب تک دلبر
گر تو محمد ﷺ کا ہو گدا　　تیرے لیے ہیں شمس و قمر
سب سے افضل کام ہے یہ　　ملک و ملت کی ہو فکر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صدا

کام ہے اپنا صدا لگانا کوئی تو جاگ ہی جائے گا
ویراں بستی کو بھی آخر اک دن کوئی بسائے گا
اک دن تھا جو شہرِ خوباں کس نے اسے اُجاڑ دیا
تیرے میرے غم کا قصہ اب تو کسے سنائے گا
راگ ہے میرا سُر سے خالی یہ تو ہے تسلیم مجھے
لیکن جب تو سن لے گا تو آنسو چار بہائے گا
چار طرف اسلام کا ڈنکا بجتا تھا اس عالم میں
اس حقیقت سے کوئی انکار نہ کرنے پائے گا
پھراس باغ کے مالی سوئے ،اب تک نہ بیدار ہوئے
ظالم دشمن نے روندا پھل پھول کہاں سے آئے گا
اے مسلم یہ خطہ تیرا مٹی نہ ہے، سونا ہے
تو ہی نہ پہچانے جب تک کندن کون بنائے گا
اب تو تجھ سے روٹھ چکی تقدیر بھی تیری یار سنبھل
بحر جو سوکھے گا تو قطرہ کس صورت بچ پائے گا
ملت کی محرومی سے تُو ، اتنا نہ بیگانہ بن
پانی سر سے گزرے گا تو ،تُو بھی ڈوب ہی جائے گا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اُٹھ اب اپنی قوم کی خاطر علم کی شمع روشن کر
ورنہ اندھیارے میں تیرا سب کچھ ہی کھو جائے گا
بے کاری کی دلدل سے اس قوم کو تُو باہر لے آ
علم و ہُنر جو آئے گا ، روزگار بھی بڑھتا جائے گا
راہ عشق آسان نہیں ہے سینہ تان کے چلنا ہے
ہر کانٹا بھی دامن کا پھر پھول سی مہک لُٹائے گا
تو نہ سو اے بھائی تیری قوم ابھی بیدار نہیں
تیرا جاگنا ملّت کی تقدیر جگاتا جائے گا



www.iqbalkalmati.blogspot.com

شمعِ علم و ہُنر

علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم
پاکستان کو مستحکم بنائیں گے ہم

ہم پاکستانی ہیں یہ گھر ہمارا ہے
اس دُنیا کی دھرتی پہ یہ چاند ستارا ہے
اس کی عظمت دُنیا کو دکھلائیں گے ہم
علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم

لا الہٰ الا اللہ پہ ہے اس کی بنیاد
تا قیامت رکھے گا اللہ اس کو آباد
اس کی خاطر تن من دھن لُٹائیں گے ہم
علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم

قوم کے ہر بچے کو علم و ہُنر سکھانا ہے
ڈوبتی کشتی کو ہم نے اب پار لگانا ہے
جہالت کی تاریکی مٹائیں گے ہم
علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم

اے نوجوانو اُٹھو اور پرچم لہراؤ
اسلام کی عظمت کا دُنیا میں سِکّہ منواؤ
دشمن کی چالوں میں اب نہ آئیں گے ہم
علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر نعمت ہے پاس تمہارے کیوں ہو تم مایوس
دور نہیں ہے منزل تھامو ہاتھوں میں فانوس
امن کا مُژدہ دُنیا کو سنائیں گے ہم
علم و ہُنر کی شمع جلائیں گے ہم



www.iqbalkalmati.blogspot.com

سویرا

بھول جا عمرِ گزشتہ کے فسانے بھول جا
دنیا کے آئینے میں اپنا ذرا چہرہ تو دیکھ
گُل ہے تو اس شاخ کا جس کا شجر اسلام ہے
ہو گیا تیرے چمن میں کیوں یہ اندھیرا تو دیکھ
خوابِ غفلت سے ہماری ہوگئی ملت تباہ
مُنہ دکھائیں گے کسے قسمت کا اب پھیرا تو دیکھ
سارا عالم عظمتِ اسلام کا دشمن ہوا
ہے کوئی بچنے کی صورت ؟ حال اب تیرا تو دیکھ
دور میں پتھر کے وہ لے جا کے چھوڑے گا تجھے
آیا ہے آنگن میں تیرے کون لٹیرا تو دیکھ
اپنے غم کو بھول جا ملت کے غم میں ڈوب جا
وقت نہ اپنا گنوا دُشمن کا اب گھیرا تو دیکھ
ہو نہ تُو مایوس اتنا اللہ سے رکھ لے اُمید
مشن کی کرنوں سے ہونے والا سویرا تو دیکھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محوِ تماشا

تجھ کو ہی کرنا پڑے گا جو بھی ہے یاں تیرا کام
تو نے ہی خواہش یہ کی ہے لکھا جائے تیرا نام
اُن میں جن کے واسطے تقدیر ہے عشقِ نبی
آسماں پہ رہنے والے کرتے ہیں جن کو سلام
خوش نصیبی پہ تُو اپنی ناز کر جتنا بھی ہو
ہر کسی کو مل نہیں سکتا ہے یہ اعلیٰ مقام
مجھ میں تو کوئی ادا ہے نہ ہی ہے حُسن و جمال
مل گیا جو کچھ مجھے مالک کا ہے سب یہ انعام
آفتاب ملتِ مسلم طلوع ہونے کو ہے
صبحِ آزادی تجھے اب دے رہی ہے یہ پیام
کون ہے آقا تیرا کس کے ہوا تابع ہے تو
کس کا ہونا چاہیے تھا ہو گیا کس کا غلام
تیری غفلت سے عراق و کابل و کشمیر میں
خون کی ندیوں میں بہتے دیکھے ہیں حُور و خیام
پنچھی تو نادان ہے محوِ تماشائے ہوس
دیکھ آنکھیں کھول کر صیّاد اور دانہ و دام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خود پرستی کے بھنور سے جب نکل آئے گا تو
ذوالفقارِ حیدرِ کرار ہو گی بے نیام

اپنی ذمہ داریوں کا ہے تجھے دینا حساب
کیوں لگا رکھی ہے ضد کہ سب کریں گے یہ حُکام

اے سلیمِ بے نوا کچھ اپنی خاطر سوچ لے
کل کو پچھتانے سے بہتر ہے کرے آج انتظام



www.iqbalkalmati.blogspot.com

مثلِ نمل

یاالٰہی تیری راہ میں پھرتے ہیں دیوانہ وار
کر رہے ہیں تیری اک نظرِ کرم کا انتظار
دیکھ کر لشکر کشی اب دشمنِ اسلام کی
چار سُو مثلِ نمل ہیں کر رہے آہ و پُکار
دیکھتے ہیں احمدِ مرسل ﷺ کی امت کا یہ حال
خون کی ندیاں ہیں اور بکھرے ہیں لاشے بے شمار
نہ کوئی طاقت ہے ہم میں، نہ ہی ہے عقل و فہم
آنکھ کے آنسو ہیں جن سے دھوتے ہیں دل کا غبار
آبروئے دین احمد ﷺ کا بھی، رکھ لے کچھ بھرم
جن کا ہم پہ قہر ہے تو ہو جا ان سب پہ قہار
کفر کی دہلیز پہ ڈنکا بجے اسلام کا
تو جو ہو جائے ہمارا آج یار و مددگار
تو ہماری بے کسی پہ نظر ڈالے گا اگر
دشمنِ اسلام کا دامن کریں گے تار تار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کر کے اپنی قوم کو بیدار اب چھوڑیں گے ہم
ہونے نہ دیں گے اسے صیاد کے ہاتھوں شکار
قوم کی تعلیم سو فیصد اور سبھی کو روزگار
ہم نے دیکھا ہے جہاں میں زندہ قوموں کا شعار
ہم کو اپنی کاہلی سے خوف آتا ہے بہت
ڈال دے عیبوں پہ پردہ تو ہی اے ربِ ستّار
آرزو بس ایک ہے کہ اپنا کہہ دیں وہ ہمیں
جن کی خاطر ہیں بنے ،سارے جہاں ،فلک و سیار



www.iqbalkalmati.blogspot.com

سوچ

تم کہاں سوئے ہوئے ہو اے غلامانِ رسول
آبروئے مصطفیٰ پہ غیر کی یلغار ہے
ہے تیرے ہاتھوں میں کنگن پاؤں میں پائل پڑی
دیکھ تیرے دشمنوں کے ہاتھ میں تلوار ہے
تیرا جیون مُردوں سے بھی بڑھ کے ہے بے حس ہوا
کس زباں سے کہتا ہے اُمت کا تو غمخوار ہے
دیکھ تو کشمیر میں یہ خون کی ندیاں کبھی
اور اُدھر بیچارہ افغاں برسرِ پیکار ہے
ہے مسلمانوں کا قتلِ عام اب عراق میں
اپنی آنکھیں بند ہیں ان کا اجڑتا سنسار ہے
جل رہا ہے تیری غفلت سے تیرا مُلکِ عزیز
آگے بھی ہے نار تیرے، پیچھے بھی اب نار ہے
اے مسلماں سوچ لے کیا ہے تیرا باقی بچا
جو بچا ہے اس کے بھی پیچھے پڑی للکار ہے
کس طرح ناؤ تیری اس بحر میں جائے گی پار
ہر طرف طوفاں ہے تُو بے یارو مدد گار ہے
کاش ہو پیدا کوئی ایوبی پھر اسلام میں
اُمت مُرسل تو بیچاری بہت بیزار ہے
گر نہ ہم سے ہو سکے راضی محمد ﷺ مصطفیٰ
جینا بھی بیکار اپنا مرنا بھی بیکار ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیوانہ بن

حیلے بہانے نہ کر عاشقا
دیوانہ دیوانہ دیوانہ بن
خونِ جگر سے جلا کر شمع
تو پروانہ پروانہ پروانہ بن
پینے کو یوں تُو بہت پی چکا
بیکار جینا بہت جی چکا
ہو فیض اب تجھ سے جاری ذرا
میخانہ میخانہ میخانہ بن
حق کے دُشمن ہیں جو تیرے لگتے ہیں کیا؟
اُن کی چاہت میں کیوں تُو ہے اتنا فدا
چھوڑ سب عاقبت پر تُو نظریں جما
اُن سے بیگانہ بیگانہ بیگانہ بن
خطائیں بہت ہو گئیں اب تو بس
گناہوں کی دلدل میں نہ اور دھنس
مدینے کے ادنیٰ گداگر کے سنگ
تو ہمخانہ ہمخانہ ہمخانہ بن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرضِ مہلک سے گر چاہیے ہے شفا
اس سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی بھی دوا
جاری لب پہ ہو ذکرِ حبیبِ خدا
اب تو مستانہ مستانہ مستانہ بن

اپنے افکار دیکھ اپنا کردار دیکھ
اپنی منزل کو دیکھ اپنی رفتار دیکھ
حق و باطل کی پہچان بن کر دِکھا
ایک پیمانہ پیمانہ پیمانہ بن

کون آباء تیرے کون تُو ہے بھلا
وہ حقیقت مُسلّم تو ہے اِک نِدا
ہوجا بیدار اور اب نہ ماضی کا بس
ایک افسانہ افسانہ افسانہ بن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تقدیرِ عوام

جسم سے روح نکل گئی تو یار سارے چھٹ گئے
جتنے تھے داعیانِ عشق سارے پیچھے ہٹ گئے
بندہِ مومن کی تھی بس ایک ہی ملت کبھی
اب مسلماں سینکڑوں فرقوں میں کیوں ہیں بٹ گئے
پاسباں اسلام کے ٹھہرے ہیں دہشت کا نشاں
آسماں بھی رو دیا کوہ و دمن بھی پھٹ گئے
جو نظامِ مصطفیٰؐ چاہتے تھے اپنے ملک میں
نام پر علم و ہنر کے اُٹھ وہ سب جھٹ پٹ گئے
جب عوام الناس میں آیا کبھی ذکرِ شعور
روٹی کپڑا اور مکاں کی سب لگاتے رٹ گئے
چہرے بدلے لاکھ پر بدلی نہ تقدیرِعوام
چوہدری ، زرداری ، گیلانی ، مشرف ، بٹ گئے
اے عوامِ بے گناہ تیرا ہے آخر جرم کیا؟
تیری بربادی پہ کیوں سارے کے سارے ڈٹ گئے؟
تاجدارِ علم و دانش نے جلائی وہ شمع
زندگی کو ڈھونڈنے سب ہی تری چوکھٹ گئے
مل گیا مایوسیوں کا مشن میں درماں سلیم
علم و ہُنر کے پاس اب کتنے ہی آ جُھرمٹ گئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خواب اور تعبیر

علم و ہُنر ہی خواب ہے اپنا علم و ہُنر تعبیر
اسی مشن سے بدلیں گے ہم ملت کی تقدیر
سو فیصد تعلیم کریں گے ہُنر سبھی کو دیں گے
محنت اپنی ڈھال بنے گی اور قلم شمشیر
چائنہ کوریا اور ملائشیا قابلِ رشک ہوئے ہیں
ان سے بہتر پاکستان کی ہوگی اب تصویر
پرچم ہم اسلام کا لہرائیں گے اک دن ایسے
دنیا کی تاریخ کرے گا اب مومن تحریر
اٹھو قوم کی خاطر بھائیو مایوسی کو چھوڑو
اللہ کی رسی کو تھامو ، اب نہ بہاؤ نیر
ملت کے حالات پہ جلتے کُڑھتے رہنے سے
بہتر ہے کہ اس کی بقا کے واسطے کر تدبیر
حُسن کی وادی خوں میں نہائی برسے کیوں انگارے
جنت کی تصویر تھے لوگو مرے سوات اور دِیر
علم و ہُنر کے نور سے گھر گھر دیپ جلائیں گے
نہیں بھکاری ہم دنیا کے ، نہ ہم کوئی فقیر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم ہیں نائب اللہ کے اور دنیا کے امام
راس ہمیں آئے گی کیسے پاؤں کی زنجیر
صبحِ بہاراں دور نہیں ہے گئی شبِ تاریک
روشنی ہر سو ہو جائے گی کیوں ہو اب دلگیر
صنعت و حرفت ، ٹیکنالوجی رازِ بقا ہیں یارو
ان سے بنتی ہے قوموں کی بگڑی ہوئی تقدیر



www.iqbalkalmati.blogspot.com

ناشاد

دین تیرا مٹ رہا ہے ہم بہت ناشاد ہیں
قادرِ مطلق ہے تو ، اور ہم فقط فریاد ہیں
مسلماں کے آشیانوں پر گریں ہیں بجلیاں
دشمنِ اسلام کے شہر و چمن آباد ہیں
یاد آتا ہے ہمیں دورِ خلافت آج بھی
پرچمِ اسلام لہراتا تھا وہ دن یاد ہیں
چھوڑ کر علم و ہنر اور صنعت و ٹیکنالوجی
امتِ مسلم کے گہوارے ہوئے برباد ہیں
بہہ رہا ہے مسلمانوں کا لہو کچھ اس طرح
جیسے یہ انساں نہیں ہیں نہ ہی آدم زاد ہیں
جو بھی ہیں آخر تیرے محبوب کے دیوانے ہیں
ہم نہیں پتھر کے بُت ، ہم مجنوں و فرہاد ہیں
یا الٰہی! اَب تو کوئی عمرِ ثالث کر عطا
غم سے ہو ملّت رِہا ہم کہہ سکیں آزاد ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیوانہ

کبھی ہنستا ہے کبھی روتا ہے
دیوانہ یوں ہی ہوتا ہے
کہنے کو دیوانہ دیکھا
اصل میں ہے فرزانہ دیکھا
ہے دیوانے کی پہچان
فرہاد سا دل مجنوں سی جان
نظر ہے اس کی دُور اندیش
فکر میں اس کی غیر اور خویش
برباد وطن دُکھڑا اُس کا
مرجھایا سا مکھڑا اُس کا
غم آقا ﷺ کی امت کا ہے
مذہب کا ہے ملت کا ہے
افغانوں پر برسی آگ
نیند اُڑی اور گیا وہ جاگ
ادھر عراق میں خون بہا
اُس سے یہ دیکھا نہ گیا
فلسطین میں بکھرے لاشے
دکھلائے دُشمن نے تماشے
کشمیر میں چھلنی سینے
مانگیں اُس سے خون پسینے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ دیوانہ جائے کہاں
اس کی جگہ ہے یاں نہ وہاں
اب اپنے دیس کی باری ہے
بکرے کی شیر سے یاری ہے
دیوانہ چیختا پھرتا ہے
ہر لمحہ غموں میں گِھرتا ہے
دشمن کا ہے لشکر آیا
اک کالا بادل ہے چھایا
یہ برسائے گا آگ بہت
غمگین بنیں گے راگ بہت
سوچ لو اب اپنا انجام
ہو نہ جائے کام تمام
ترس نہ جائیں ذروں کو
فٹ پاتھوں اور دَرّوں کو
یہ بات کوئی عجیب نہیں
کیا کابل تیرے قریب نہیں؟
کھنڈرات بنے ہیں اس کے شہر
چُھپنے کو نہیں کوئی بّر و بحر
اے قوم میری اب جاگ بھی جا
دُشمن ہے سر پر آیا
ملت کو دے اب علم و ہُنر
بدل بھی لے اب اپنی ڈگر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

توڑ گدائی کا کاسہ
کیوں ہے سمندر میں پیاسا
رب کی ہے کائنات بڑی
تو نے ہی نہ پکڑی لڑی
مشن ترا روزگار و عِلم
ختم کرے گا سارے ظُلم
پھر دورِ خلافت آئے گا
اور پرچمِ دیں لہرائے گا
پھر بن جائے گی بات تیری
ہوگی روشن پھر رات تیری
پھر چمن میں کوئل چہکیں گی
ہر سو کلیاں بھی مہکیں گی
سب گائیں گے گیت تیرے
بن جائیں گے میت تیرے
کیونکہ تو دیوانہ ہے
اِک شمع کا پروانہ ہے
وہ شمع جس پہ جگ ہیں فدا
درود ہے بھیجے خود بھی خُدا
اے کاش میں اِک دیوانہ بنوں
اُس شمع کا پروانہ بنوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صدائے کربلا

ہر زمانے میں حُسین اِک کربلا کو چاہیے
نعرۂ تکبیر ظلمت کی قضا کو چاہیے
دے رہی ہے آج بھی آواز خاکِ کربلا
اک علی اصغر گلستانِ وفا کو چاہیے
جب بھی مظلوموں کی کوفے سے صدا آئے کبھی
کاروانِ حق ہی دینِ مصطفیٰؐ کو چاہیے
فاسق و فاجر کوئی جب بھی بنا ہے سربراہ
طالبانِ حق کا خوں اس کی انا کو چاہیے
سسکیاں ہی سسکیاں ہیں عالم اِسلام میں
پہنچنا اب آسمانوں تک، نِدا کو چاہیے
خون کی ندیاں ہیں اور بکھرے ہیں لاشے چارسو
اے مسلماں اور کیا تری سزا کو چاہیے؟
کُفر ہے خوں کا پیاسا اور تو اِس کا شکار
تیری ملت کا لہو، قاتل ادا کو چاہیے
مٹ نہ جائے صفحۂ ہستی سے اب تیرا وجود
روشنی ایمان کی تیری جِلا کو چاہیے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آبرو پہ دینِ حق کی، حرف نہ آئے کوئی
سر کی قربانی رہِ حق میں خُدا کو چاہیے
علم ہو شمشیر تیری، ہاتھ میں تیرے ہو فن
سائنس و ٹیکنالوجی، تیری بقا کو چاہیے



www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاگو

جاگو جاگو میرے ہم وطن مِل کے سینچیں گے اپنا چمن
یہ جنت کا ٹکڑا ہے یہ چاند سا اک مکھڑا ہے
ہم اس کے ہیں رکھوالے اپنی دھرتی کے متوالے
اس کو کر دیں گے لعلِ یمن جاگو جاگو میرے ہم وطن
یہ قائم سدا رہے گا اس کی اللہ مدد کرے گا
کلمہ اس کی ہے بنیاد اس کو رہنا ہے آباد
باندھا ہم نے ہے سر پہ کفن جاگو جاگو میرے ہم وطن
بیٹے اس کے شیر جواں ہیں بلبلیں اس کی نغمہ خواں ہیں
اس کی فصلیں ہری بھری ہیں اس کی ندیاں بڑی حسیں ہیں
خوبصورت ہیں کوہ و دمن جاگو جاگو میرے ہم وطن
اس کی جہالت مٹا دو تاریکی کو بھگا دو
علم و ہُنر کا ہو گہوارہ دُنیا دیکھے گی نظارہ
آسماں دیکھے تیری لگن جاگو جاگو میرے ہم وطن
تم ہو دُنیا کے امام کر کے دکھلاؤ وہ کام
جس سے عزت ملے دوبارہ پرچم لہرائے ہمارا
مشن میں اب ہو جاؤ مگن جاگو جاگو میرے ہم وطن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تقدیر سے سوال و جواب

بارہا سوچا کہ نہ تجھ سے کروں بے جا سوال
پر میری فطرت بھی ہے اور دیکھ میرا خستہ حال
غیر کو جو ہے دیا تو نے جہاں ہے آشنا
مسلماں کے واسطے آخر نہیں کیوں یہ کمال؟
ہر طرف ہیں ذلت و رسوائی کے چرچے ہوئے
کیوں یہ تیرا ماننے والا ہوا غم سے نڈھال؟
آسماں سے برستے انگارے اور بہتا لہو
کیا میرے مسلم جہاں کا ہے یہی حُسن و جمال ؟
جتنے ہیں اب رہنما رہزن سے کوئی کم نہیں
کیوں جہاں میں ہو گیا مخلص کوئی ملنا محال؟
ہائے اے تقدیر تو کب تک رُلائے گی مجھے
آنکھ سے آنسو نہیں تھمتے ہے دل بھی پُر ملال
بولی مجھ سے ترش رُو ہو کہ اے نادان سن
کیا کبھی دیکھا ہے تو نے زندہ قوموں کو زوال؟
گدڑی میں تو لعل ہیں لیکن ہے تو سویا ہوا
کون ہو جائے ترا اس حال میں پُرسانِ حال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہاں تو علم و ہُنر کی جانب قدم کوئی اٹھا
دیکھنا حبشیؓ بنے گا آسمانوں کا بلالؓ
رات دن جدوجہد ہی راز ہے عظمت کا بس
اس سے کوئی منحرف ہو جائے ہے کس کی مجال
تو بھی غیروں کی طرح ملت کو دے علم وہُنر
دیکھنا پھر دورِ فاروقی کی مانند اک مثال
صنعت و حرفت ، فروغِ علم ہو سب کے لیے
اس سے بڑھ کر آج کوئی ہو نہیں سکتی ہے ڈھال
جھانک لے اپنے گریباں میں تو مل جائے جواب
تو نہیں حقدار جب ، کر دوں تجھے کیسے بحال
فیصلہ تقدیر کا سُن کے تو میں بس چل پڑا
نہ کوئی مغرب ہے اب میرے لیے نہ ہی شمال
ہر طرف اسلام کا پرچم ہے لہرانا مجھے
بدلنے ہیں امتِ مظلوم کے یہ خدّ وخال
یا الٰہی امتِ مسلم کو اب بیدار کر
میں تو تیری راہ میں نکلا ہوں بس مثلِ ہلال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بالی (انڈونیشیا) کے ساحل پر

بحر کی موج جو دیکھی تو دل میں لہر سی آئی
کہ وہ بے جان ہو کر بھی نہیں کرتا سکوں اک پل
مسلسل تڑپتے رہنا ہی اس کی زیب و زینت ہے
مچا رکھی ہے اُس نے اہلِ دل کے شوق میں ہلچل
کسی سے عشق ہے یا ہے کسی سے دشمنی تجھ کو
تیری بے تابیوں کا کوئی تو ہوگا سبب اے جل
تیرے دیدار کو لاکھوں حسیں ،کوسوں سے آتے ہیں
کبھی تو ٹھہر جا کہ بھیگ جائے ان کا بھی آنچل
تیری ان مضطرب موجوں نے حیراں کر دیا سب کو
جدھر بھی رخ کیا تُو نے اُدھر ہی کر دیا جل تھل
نہ آنکھیں میری کُھلتی ہیں نہ ملت میں ہے بیداری
کوئی تُو ہی بتا دے آج میری بے بسی کا حل
کہا اس نے کہ ہے جیون مسلسل تڑپتے رہنا
ٹھہر جاؤں تو کون آئے گا جو دیکھے میرا ساحل
تجھے تابِ سخن، عقل و فہم کیا کیا ملا مومن
شرف معراج جیسی عظمتوں کا تجھ کو ہے حاصل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجھے کیا پوچھتا ہے تیرا من ہے رازداں سب کا
ذرا اس سے کبھی تو پُوچھ لے محنت کا کیا ہے پھل
تجھے اک بات کہتا ہوں یہی بس رازِ ہستی ہے
بحر کی موج بن، تیری بقا اس میں ہے اے غافل
سلیمؔ اس ارضِ پاکستان میں سونا ہی سونا ہے
زمانہ لُوٹ لے گا ، تُو اگر جاگا نہ اے کاہل

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوش آمدید

اے مشن کے مہمانو خوش آمدید خوش آمدید
ملت کے پاسبانو خوش آمدید خوش آمدید
ہم نے بچھائیں آنکھیں جن راہوں پہ تم آئے
اللہ تم پہ رکھے سدا رحمتوں کے سائے
کلیاں مہک رہی ہیں اور پھول مسکرائے
اے قوم کے جوانو خوش آمدید خوش آمدید
اب امتِ مسلمہ مظلوم ہو گئی ہے
محکوم ہو گئی ہے محروم ہو گئی ہے
ناؤ بھنور میں ہے اب کوئی اسے بچالو
کشتی کے بادبانو خوش آمدید خوش آمدید
تم نے علَم اٹھایا اسلام کی بقاء کا
علم و ہُنر سکھا کر ناداروں کی فلاح کا
بیدار کر دو اب تو خوابیدہ مسلماں کو
ملت کے مہربانو خوش آمدید خوش آمدید
ہم کو رُلا رہے ہیں کشمیر کے فسانے
افغانیوں کے لاشے عراق کے خزانے
مسلم کے قتلِ عام پر دشمن کے سو بہانے
غیور مسلمانو خوش آمدید خوش آمدید

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب جل رہا اپنا وطنِ عزیز دیکھو
پتھر کا پھر زمانہ بارش بموں کی دیکھو
اپنی ہوس کو چھوڑو قومی بقاء کو دیکھو
محمدﷺ کے اے دیوانو خوش آمدید خوش آمدید



www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنا وطن

یہ وطن اپنا وطن اس کو بنائیں گے چمن
اس کی خاطر جاں دیں گے گلستاں اس کو کریں گے
وقت آیا کٹ مریں گے ہاتھ سے جانے نہ دیں گے
اپنے گھر کو غیر کی آماجگاہ بننے نہ دیں گے
سانپ اپنی آستیں میں ہم کوئی پلنے نہ دیں گے
اس کی آزادی کی خاطر سر پہ ہے باندھا کفن
یہ وطن اپنا وطن اس کو بنائیں گے چمن
کیوں وزیرستان میں دن رات ہے اتنا ستم
خون کی ہولی یہ آخر کس طرح ہو گی ختم
کب تلک ملت ہماری سہتی جائے گی ظلم
کب عدل کا اپنے ہاتھوں میں اٹھاؤ گے علم
قوم کے امن و اماں سے اترے گی اپنی تھکن
یہ وطن اپنا وطن اس کو بنائیں گے چمن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چارسو یاں کیوں جہالت کا اندھیرا چھا گیا
کون اس ملت کے سارے ہی وسائل کھا گیا
غربت و افلاس کے خنجر کوئی لہرا گیا
کوئی دہشت گرد بن کے کتنی جانیں کھا گیا
کتنے ہی معصوم کرنے پڑتے ہیں یاں پر دفن
یہ وطن اپنا وطن اس کو بنائیں گے چمن

علم و ہُنر کی ڈھال سے اپنا دفاع کرنا ہے اب
تعلیم و روزگار سے پھولوں میں رنگ بھرنا ہے اب
مژُدہِ امن و بقاء، دینے سے کیوں ڈرنا ہے اب
آبروئے دین حق پہ جینا اور مرنا ہے اب
اٹھو اے اہلِ وفا مہکیں گے اب کوہ و دمن
یہ وطن اپنا وطن اس کو بنائیں گے چمن



www.iqbalkalmati.blogspot.com

قائدِ اعظمؒ کی صدا

روحِ قائد کہہ رہی ہے تجھ سے اے میرے وطن
کیا ہوا بیٹوں کو تیرے کیوں لُٹا تیرا چمن
پھولوں کی تھیں کیاریاں اور سبزہ بھی تھا چار سو
پر یہ بربادی کے کس نے کر دیے جاری سمن
خوں پسینہ ایک کر کے تھا بنایا گلستاں
آرزو تھی ساری دنیا دیکھے گی تیری پھبن
مثلِ شمع میں پگھلتا تھا کہ ہو گی روشنی
ظلمتِ تاریک شب سے عاری تھا میرا بدن
میں نے دی بیٹوں کو وہ میراث جو نایاب تھی
جانے کیوں آزاد رہنے کی نہیں ان میں لگن
کل تھا اور ہے آج بھی رازِ بقا علم و ہُنر
منزلیں ملتی ہیں اس سے خواہ ہوں کتنی بھی کٹھن
رکھنا میرے اللہ اس کو ، زندہ و پائندہ باد
ہے قلعہ اسلام کا کر دے اسے لعلِ یمن
اے سلیمؔ اس قوم کو بیدار کرنا ہے تجھے
خوابِ غفلت چھوڑ کر اب باندھ لے سر پہ کفن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرقے اور اسلام

نہ میں آیا دیوبند سے نہ دیکھی راہ بریلی کی
بس مدینے کی چاہت میں مارا مارا پھرتا ہوں
کوئی بنے دیوبندی اور کوئی ہے شیعہ مذہب میں
کوئی وہابی اور بریلوی ، میں دل ہارا پھرتا ہوں
مجھے ہے نفرت فرقوں سے ، اسلام کے ٹکڑے ہونے سے
وحدتِ ملت کا حامی ہوں ، بے سہارا پھرتا ہے
دکھڑا کسے سناؤں اور کس کے آگے فریاد کروں
نفس پرستی کے عالم میں ، مثلِ شرارہ پھرتا ہوں
باتیں کھل کر کہہ دیتا ہوں دل کی آگ بجھانے کو
لیکن ہوں کمزور میں اتنا نفس سے اپنے ڈرتا ہوں
جھولی میں تو چھید ہیں لاکھوں کیونکر مجھے خیرات ملے
پھٹے پرانے دامن میں چُھپ چُھپ کے گزارا کرتا ہوں
سکت نہیں اس در پہ جاؤں دُکھڑا اپنا انہیں سناؤں
نظروں میں گنبد کو بسا کر یونہی نظارا کرتا ہوں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہجر میں آنسو تھم نہ سکیں اور آہیں اندر جم نہ سکیں
ایسے غمِ فراق میں بس رو رو کے پکارا کرتا ہوں
ایک ہی کعبہ ایک ہی قبلہ ایک ہی منزل گنبدِ خضریٰ
ایک ہو جائیں اب تو مسلماں اس کا اشارہ کرتا ہوں
علم کی شمع ہاتھ میں لے کر، روزگار مفلس کو دے کر
روشن اس دھرتی پہ اپنا چاند ستارہ کرتا ہوں



www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاکستان اور انڈیا

دونوں انا کے پتلے کیا کھو ، کیا پا رہے ہیں
پانی سمجھ کے قوموں کا خوں بہا رہے ہیں

کشمیر بن گیا ہے اِک ذریعہِ سیاست
مظلوم پہ یہ دونوں ہی حق جتا رہے ہیں

دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ ہے جو نہ حل ہو
مخلص نہیں ہیں یونہی نعرے لگا رہے ہیں

اسلحہ میں جا رہی ہے قوموں کی سب کمائی
مفلس عوام چکی میں پِستے جا رہے ہیں

دنیا کو دیکھو اوجِ ثریا کو چُھو رہی ہے
یہ بھیک مانگ کر بھی اِترائے جا رہے ہیں

تعلیم و روزگار کی مِلت کو ہے ضرورت
ہم اِس کا خوں پسینہ کس پر لگا رہے ہیں

بے راہ روی میں آخر کب تک چلے گی ناؤ
خود غرض ناخدا ہیں ہم ڈوبے جا رہے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لمحہ فکریہ

ہیں مسجدوں کو تالے اور سنیما کھلے ہیں
کیوں غیرتِ مسلماں مردہ سی ہو گئی ہے
کھلتی ہیں مسجدیں تو وقتِ نماز پر ہی
چوبیس گھنٹے سروس ٹی وی کی ہو گئی ہے
ویران ہوگئے گھر آباد ہونے والے
مومن کی راہ ہی اب الٹی سی ہو گئی ہے
بیست و چہار ساعت ملتا تھا فیض جس جا
ہے قُفل اب تو ، رحمت کم یاب ہو گئی ہے
اے مسجدوں کے والی اللہ کا خوف کھاؤ
دو گے جواب کیا کہ غلطی کیوں ہو گئی ہے
ہے کونسا خزانہ چوری ہو جو یہاں سے
ملت تو ہے مسلماں ، کیا بھول ہو گئی ہے
ویراں ہیں گھر خدا کے آباد ہم ہوں کیسے
یہ فیصلے اٹل ہیں عقل اپنی سو گئی ہے
اے کاش ہم مسلماں منزل کو اپنی سمجھیں
پہلو میں ہو کے بھی وہ کیوں دور ہو گئی ہے
مسجد کو کر دیں مرکز تعلیم و تربیت کا
پھر دیکھنا کہ ملت بیدار ہو گئی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آزادیِ عدل

16 ستمبر 2007

جشن مناؤ قوم کے لوگو ، عدل ہوا آزاد
جو دھرتی ویران ہوئی ہے اب ہوگی آباد
وُکلا قوم کے رہبر ہوں گے اور حاکم آئین
مرجھائے سے چہرے سارے، ہو جائیں گے شاد
افتخار ہو کیوں نہ ہم کو ، افتخار پہ آج
اس کی جرأت اور شجاعت سے ہیں ہم آزاد
ساٹھ سال سے روتے روتے ، ملت ہے بدحال
اندھیر نگری چوپٹ راجہ ، کون سنے فریاد
آج وہ سورج طلوع ہوا ہے جو لائے انصاف
علم و ہُنر کی قوت سے ملت ہو گی فولاد
نوجوان اس قوم کے ہوں گے اب رہبر دنیا کے
کھیت ہمارے دیس کے ہوں گے، پھر نہ کبھی برباد
صنعتکارو قدم بڑھاؤ ، چین کی طرز پہ آؤ
گیس اور بجلی مفت ملے گی مت بیٹھو ناشاد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب انصاف ملے گا سب کو، خوشیاں امن امان
منزل کی جانب رخ کر لو ، رختِ سفر لو لاد
علم و ہُنر کو مشن بنا کر بدلیں گے تقدیر
ملت اب بیدار جو ہو گی بدلے گی روداد
سلام سلام سلام ہو تجھ کو اے ملت غیوّر
اب عدل کی کرو حفاظت ، مثلِ طفل نوزاد
امن زمانے بھر کا اپنا نصب العین سلیم
جو بھی ہیں دنیا میں سب ہیں آدم کی اولاد

☆☆☆

☆ (کاش ایسا ہی ہوتا مگر عدل آزاد نہ ہو سکا)

نوٹ: صدر پرویز مشرف کے دور میں چیف جسٹس آف پاکستان چودھری افتخار کو عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ سالوں کی احتجاجی کوششوں سے پوری قوم نے عدلیہ کو بحال کروایا اور جشن منایا کہ عدل آزاد ہو گیا مگر سالہا سال بیت گئے اور چیف جسٹس بھی ریٹائر ہو گئے لیکن قوم کو عدل نہ ملا اور ہمارے خواب ادھورے رہ گئے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈوبتی کشتی

اس ڈوبتی کشتی کو کوئی دے دو سہارا
ملت بھی تمہاری ہے یہ مُلک تمہارا
کب خوابِ گراں چھوڑ کے جاگو گے اے ہمدم
ہے آج تمہیں دشمنِ سفّاک نے للکارا
جیسے ہے یہ افغان پہ شب خون کا منظر
کیا صحرا میں تڑپے گا یونہی لال تمہارا؟
بکھرے ہوئے لاشوں سے بھرا کشمیر و فلسطین
ہے تو نے بھی بند آنکھوں سے دیکھا یہ نظارا
جو تجھ کو توقع ہے کہ بجلی نہ گرے گی
پہنے گا غلامی کی تُو زنجیر دوبارہ
کھول آنکھ اور اپنے زمانے کو ذرا دیکھ
تو گردِ راہِ کفر ہے وہ چاند ستارا
تاریخ تُو آباء کی دُہرا دے ذرا آج
ہو کشف فلک والوں پہ اب راز تمہارا
یہ شمعِ علم و ہنر ہاتھوں میں اُٹھا لو
اب سوئے حرم قافلہ پلٹا ہے ہمارا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ترانہ

ہر بچہ ہر بچی کو ہم علم و ہنر سکھائیں گے
پاکستان کو دُنیا میں اسلام کا قلعہ بنائیں گے
ملت کے ہر فرد کو ہم روزگار پہ لائیں گے
صنعت اور ٹیکنالوجی سے ملک خوشحال بنائیں گے

افغانوں کی بربادی کو دیکھ کے آنکھیں کُھلتی ہیں
اور عراق میں خون کی ندیاں دیکھ کے رونا آتا ہے
کمزوری کی سزا زمانہ دیتا ہے مظلوموں کو
ملت کو مضبوط بنا کر ظلم سے ہم بچ پائیں گے

ہوتا ہے کشمیر میں کیسے بیچاروں کا قتلِ عام
فلسطین لبنان میں بکھرے لاشے دیتے ہیں پیغام
کشتی بھنور میں پھنس کے ڈوبنے والی ہے اسلام کی اب
لیکن ہم جانوں پہ کھیل کے اس کو پار لگائیں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیکھو چین جاپان کی جانب کوریا اور ملائشیا بھی
علم و ہنر کے دیپ جلا کر کیسے جگ پہ چھائے ہیں
قوم ہماری جدّ وجہد سے عاری اور مقروض ہوئی
علم و ہنر سے اب ہم اس کو اوّل قوم بنائیں گے

ہم انسانیّت کے حامی ہیں ہم امن کے داعی ہیں
ہم ہیں قوم جفاکش اور آپس میں بھائی بھائی ہیں
شمع روشن کر کے ہم ظلمت کو دُور بھگائیں گے
ساری دُنیا میں پرچم اسلام کا ہم لہرائیں گے

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنت کا مسافر

جنت کا مسافر ہے یہ ، دنیا میں مگن ہے
خواہش تو ہے کعبہ کی کلیسا کی لگن ہے
ہو جائے گی ہر چیز فنا جب چھوڑے گا دُنیا
جو ساتھ نہیں جائے گا کیسا تیرا دھن ہے
جو کوئی بھی آیا یہاں زخموں سے ہوا چُور
پھولوں کی جگہ خار ہیں یہ کیسا چمن ہے
جونکوں کی طرح جس کا لہو چوسا ہے تو نے
وہ اور نہیں کوئی، تیرا ہی بدن ہے
بربادی کی دہلیز پہ ہے خون میں لت پت
میں کیوں نہ بچاؤں یہ تو میرا وطن ہے
تو اپنی ہوس سامنے رکھتا ہے ہمیشہ
ہے رب کی رضا اور الگ تیرا چلن ہے
امت تیرے محبوب کی ایسی ہوئی رُسوا
نہ اس کا کوئی شہر ہے نہ کوہ و دمن ہے
ہے دنیا تیری راہ گزر بچ کے گزر جا
تیرے لیے فردوس میں حوروں کی پھبن ہے
دے علم و ہُنر قوم کو جنت کے مسافر
افضل ہے جو سب کاموں سے یہ ایسا جتن ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیدار

اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
غیروں کی غلامی میں کیوں ہے تو گرفتار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
جب پرچمِ اسلام لہراتا تھا جہاں میں
ثانی تھا تیرا کوئی نہ شمشیر و سناں میں
اب تیری جفاؤں نے جلا ڈالا ہے گلزار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
کیوں ملک تیرا آج مصائب میں گھِرا ہے
کیوں بن کے بھکاری تو در در پہ پھِرا ہے
سب کچھ ہے تیرے پاس مگر تو ہے زیاں کار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
کیوں گرتی ہے بجلی تیرے کاشانے پہ ہر روز
قصے تیرے غمناک بھی ہیں اور ہیں دِل سوز
تو محوِ گراں خواب ہے دُشمن کی ہے یلغار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مضبوط بنا قوم کو اب علم و ہُنر سے
شمع جلے امن کی اب تیرے ہی گھر سے
تو سرورِ کونین کی امت کا ہو غمخوار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار
تو ترس گیا بجلی و پانی و ہوا کو
سنتے نہیں حاکم تیری آہ و بکا کو
اُٹھ باندھ کمر، دشمنِ ملت کو للکار
اے مردِ مسلمان بیدار ہو بیدار

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسلمان کے نام

زمانہ روتا ہے اے مسلماں تیری اداؤں پر
دھرے بیٹھا ہے کان اپنے فقط تیری صداؤں پر

کبھی علم و ہُنر کی بھی تُو کوئی بات کر ظالم
یہ دُنیا کیا کہے گی آخر اب تیری جفاؤں پر

زمیں پر آسماں کے آخری پیغام کے حامل
رہے گا چُھپ کے بیٹھا کب تلک تو خانقاہوں پر

اگر یہ خود پرستی منزلِ مقصود ہے تیری
تو کیوں روتا ہے اپنے قلم سے لکھی سزاؤں پر

ارے غافل کبھی سوچا تیری اب جنگ ہے کن سے
جو تجھ سے سینکڑوں ہی سال آگے ہیں فضاؤں پر

تیری غفلت تباہی ایک دن لا کے ہی چھوڑے گی
گریں گی بجلیاں ملت کے بے کس بے گناہوں پر

تیرا رُخ اور جانب ہے تمنا اور ہے تیری
فرشتے ہنس رہے ہیں کیا ملے گا ان دُعاؤں پر

سلیمؔ اب ہوش میں آ اُٹھ گیا ہے اعتماد ایسا
نہیں ہے آسماں کو بھی یقیں تیری نداؤں پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بچوں کے نام

میرے بچو پڑھو لکھو کہ اس سے بنتی ہے تقدیر
ہنر ہے ڈھال اس دُنیا میں اور ہے قلم اب شمشیر
اسی علم و ہنر سے آتی ہے دُنیا میں رعنائی
کہاں تھی کوریا اور چین کی پہلے سے یہ تصویر
پڑھو لکھو ، بنو گے دُنیا میں تم ہی بڑے انساں
ہمارے بچوں کی خاطر ہماری ہے یہی تدبیر
نہیں ہے فیس کوئی اب کرو تم رُخ سکولوں کا
سکھائیں گے تمہیں علم و ہُنر، بیٹھو نہ یوں دلگیر
تم ہی تو باگ ڈور اس ملک کی آخر سنبھالو گے
غلامی کی تمہیں اب، پہننے دیں گے نہ ہم زنجیر
تم ہی اب ڈوبتی کشتی کو ساحل سے لگاؤ گے
یہ مانا ہم نے کہ حالات ہیں اب بہت ہی گھمبیر
نہ چھانو خاک اب تم گلیوں اور کوچوں کی روز و شب
بناؤ قوم ایسی جو کہ ہو ناقابلِ تسخیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ کوئی وقت گزرا ہے نہ کوئی عمر بیتی ہے
کروتم رات دن محنت ، کرو نہ غم کو دامن گیر
جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے چھوڑ دوں کیسے
بنانا ہے علم کے نور سے تم سب کو ہی تنویر
جلے گی علم کی شمع تو خوشحالی بھی آئے گی
تیرے ہاتھوں سے ہوگی قسمت اب مِلت کی بھی تحریر
اُٹھا کر شمعِ علم و ہنر کر دو چراغاں تم
لگی ہے آس ملت کو کہ ہوگی خوابوں کی تعبیر



www.iqbalkalmati.blogspot.com

خواتین کے نام

اے وطن کی بیٹیو، بہنو اور ماؤ
فلک سے توڑ کر تارے میری دھرتی پہ لے آؤ
جہالت کا اندھیرا چار سو چھایا ہوا ہے یاں
کوئی دیپک جلا کر روشنی کی کرنیں پھیلاؤ
تم ہی ہو درسگاہ پہلی تم ہی ہو آخری مکتب
میری مِلت کے بچوں کو کوئی دو حرف سکھلاؤ
اے علم و ہنر سے آراستہ، بہنو ذرا جاگو
جو ہیں نادار اُن کو بھی تم اپنے پاؤں پہ لاؤ
کروڑوں بیٹیاں بیٹے ہیں آگاہی سے ناواقف
سِکھا کر پڑھنا لکھنا زندگی کا راز بتلاؤ
شبِ تاریک بدلے گی کبھی تو روزِ روشن میں
بڑھو منزل کی جانب بس، مصائب سے نہ گھبراؤ
چُھری ملت کی گردن پر ہے چلتی روز و شب دیکھو
کوئی تدبیر کر کے بے کسوں کا قتل رکواؤ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں پیدا ہوئی باورچی خانے کے لیے عورت
کوئی مریمؑ، خدیجہؓ، عائشہؓ بھی بن کے دکھلاؤ
کوئی ہو رابعہ بصری، کوئی ہو رضیہ سلطانہ
تم مثلِ آسیہ، فرعون کے آگے بھی ڈٹ جاؤ
ہے تم پہ فرض ملت کے لیے تعلیم و تعلّم
گھروں میں بیٹھنا واجب نہیں گر دِیں سمجھ جاؤ
ہیں دروازے کُھلے کارِ فلاح کے قوم کی خاطر
کوئی مادر ٹریسا کی طرح کچھ کر کے دکھلاؤ
ذبح ہو جائے گی ملت تو بیچاری جہالت میں
کوئی اب شمعِ علم و ہنر ہاتھوں میں لے آؤ
بنو تم اُمِّ عمارہؓ بچا لو ملک و ملت کو
بہت نزدیک ہے منزل ذرا دو قدم بڑھاؤ
زمانے بھر میں روشن باب تھا دینِ محمدؐ کا
کبھی تم اپنے آباء کی وہی تاریخ دُہراؤ
رہے قائم، سلامت اور تابندہ یہ پاکستان
ہلالی پرچم اس کا دُنیا بھر میں تم بھی لہراؤ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جوانوں کے نام

اے قوم کے جوانو ملت کو تم جگا دو
تاریکی چار سو ہے شمع کوئی جلا دو
تعلیم کو بنا لو اپنے بدن کا زیور
حُسن و جمال اپنا دُنیا کو تم دکھا دو
جس خاک میں نہیں ہے روحِ بلال حبشیؓ
بے جان ہے وہ مٹی اسے دُھول میں اُڑا دو
ہوتی ہے سرخرو بس دُنیا میں قوم ایسی
جو کوہ کن سے بڑھ کر جفاکش ہو باوفا ہو
جس نسل کے لیے ہم ہیں رات دن پریشاں
اس کے لیے جہاں کی سازش ہے کیا بتا دو
ہاتھوں کے واسطے تو ہتھکڑیاں بن چکی ہیں
پاؤں کے واسطے بھی ہیں بیڑیاں دکھا دو
عراق کا وہ نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے
تھا اک چمن سہانا، پر حُکم تھا جلا دو
اے امتِ مسلمہ اب جاگنا پڑے گا
گھر سے ذرا نکل کر بانگِ درا سنا دو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اساتذہ کے نام

اے قوم کے معمارو، تم قوم بناتے ہو
اور ایسے مسیحا ہو، مُردوں کو جِلاتے ہو
جو بزم میں آتا ہے کچھ لے کے ہی جاتا ہے
تم اپنے پرائے کے چہروں کو سجاتے ہو
سوغات وہ دیتے ہو جو ختم نہیں ہوتی
ہر مفلس و بے کس کو خوشحال بناتے ہو
دیتے ہو شعور ان کو جو علَم اٹھاتے ہیں
بے نور مسافر کو تم راہ دِکھلاتے ہو
ہے ملک مِرا جلتا اَے چارہ گرو، اٹھو
تم قوموں کی کشتی ساحل سے لگاتے ہو
اِس قوم کے بچوں کو احساسِ زیاں دے دو
سوئی ہوئی ملت کو تم ہی تو جگاتے ہو
سرکار ﷺ کی امت کے ہر فرد کو پڑھانا
ہے فرض مگر پورا کیوں کر نہیں پاتے ہو
حکّام کی کوتاہی ہر گام پہ حائل ہے
وہ گھات لگاتے ہیں ، تم آس لگاتے ہو
اب علم و ہنر گھر گھر ، لوگو ں کو سکھاؤ تم
یہ ملک ہے دیس اپنا، کیوں اِس کو گنواتے ہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وُکلا کے نام(2007ء)

اے عدل کے پاسبانو اے محبانِ وطن
آبیاری سے تمہاری مہکے گا اپنا چمن
خون کی ندیاں بہانے کی کوئی حاجت نہیں
تجھ سے بس تیرا پسینہ مانگتا ہے یہ وطن
ظلم کی چکی میں جب پسنے لگی تیری وفا
تیری بیداری نے تجھ کو کر دیا لعلِ یمن
آسماں کے باسیوں میں برپا ہنگامہ ہوا
ہو گئے حیرت زدہ سب دیکھ کر تیری لگن
صنعت و ٹیکنالوجی علم و ہُنر گر عام ہو
رشک سے دیکھے گی دنیا تیرے گلشن کی پھبن
روشنی ہو علم کی اور سلسلہء روزگار
تیرے پھولوں سے مہک جائیں گے سب کوہ و دمن
ساری دنیا کی امامت ہے مسلماں کے لیے
چھوڑ نہ میراث اپنی مشن میں ہو جا مگن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کسانوں کے نام

دُنیا بھر سے ہیں جفاکش، اپنی دھرتی کے کساں
ان کی محنت ہے ہماری قومی عظمت کا نشاں
خوں پسینے سے انھی کے آئے گی آخر بہار
کب تلک ویراں رہے گا اپنا پیارا گلستاں
چار سو ہریالی ان کے دم سے آتی ہے نظر
حکمرانوں کا تو سنتے ہیں فقط زورِ بیاں
اے کسانو! سونا ہے مٹی تمہارے دیس کی
اس کی زرخیزی پہ نازاں ہیں زمین و آسماں
تم کرو سیراب اس کو، کھودو اس کی کیاریاں
اس کے پھولوں سے مہک جائے گا پھر سارا جہاں
سیکھ لو اب کاشتکاری کا طریقہ جدید
مکتب علم و ہُنر ہے پاس تمہارے یہاں
شمع روشن کر کے نکلو تم قطار اندر قطار
دور ہو گا اب اندھیرا مل گیا سرِ نہاں
کرتے ہیں اہل وطن سب تیری عظمت کو سلام
تیرے ہی دم سے چمن میں ہے بہار جاوداں
اب بچانا ملک و ملت کو ہے عزم اپنا سلیمؔ
اس کی خاطر دینی پڑ جائے اگر، دے دیں گے جاں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈاکٹروں کے نام

اے طبیبو! ہسپتالوں میں ہے تمہارا جہاں
ان سے باہر دیکھنے کا وقت ملتا ہے کہاں
حکمرانوں کی جفاؤں سے نہ گھبرانا کبھی
یہ سیاسی طور کا ہوتا ہے اِک سنگِ گراں
ہاں مریضوں کی طبابت میں نہ کوتاہی کرو
اِک ذرا سی بھول سے جانے نہ پائے کوئی جاں
پیشہ تو یہ ہے عبادت ، اس میں کوئی شک نہیں
قوم سے وابستہ ہے لیکن یہ سب سود و زیاں
دیکھ لو گر ملک کے گلشن میں پھیلی آگ کو
جان جاؤ گے کہ کل کو کیا بنے گی کہکشاں
قوتِ علم و ہُنر سے ہے بقا اقوام کی
زندہ قوموں کے عمل سے ، پایا یہ سرِ نہاں
قوم جو دُنیا میں علم و ہُنر سے بیزار ہو
کہتی ہے تاریخ کہ عبرت کا بنتی ہے نشاں
مفلس و نادار ہے اپنی تو بیچاری عوام
گرچہ ہے مظلوم لیکن کھول نہ پائے زباں

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِک سلیٹ اور قاعدہ ہی دے دو اس نادار کو
جو دیہاتوں میں ہے پھرتا بے سہارا بدگماں
بدلو اب تو اے طبیبو قوم کی تقدیر کو
مہرباں ہو جائے گا روٹھا ہوا یہ آسماں
اے سلیم اس قوم کو بیدار کرنا ہے تجھے
آبیاری ہو اگر تو یہ چمن ہے گُل فشاں

☆☆☆

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مزدوروں کے نام

(یکم مئی)

یومِ تجدید عہد ہے اے میرے مزدور یار
آؤ سینچیں پھر چمن کو ، آئے گلشن میں بہار
تیرے خوں سے رقم ہے تاریخ کا بابِ عدل
بدلیں گے تیرے پسینے سے سبھی نقش و نگار
گلستاں میں تیرے اب کوئل نہ بلبل ہے کوئی
نام سنتے تھے چمن کا، پر یہ نکلا خار زار
تیری چاہت ہے کہ دنیا میں ملے اعلیٰ مقام
پر تیرا دشمن تجھے لے جا رہا ہے سوئے دار
علم کی شمع جلا کر ہم کریں گے روشنی
ڈوبتی کشتی کو ساحل سے کریں گے ہمکنار
غربت و افلاس کی چکی میں پستی قوم کو
صنعت و حرفت سے دیں گے سلسلۂ روزگار

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیرون ملک پاکستانیوں کے نام

دیارِ اغیار کے مکینو ! کہو وہاں کی ہے دنیا کیسی
یہاں تو جس کو تھا چھوڑا ویراں وہ اُجڑی بستی ہے اب بھی ویسی
نہ کوئی بلبل چہک سکے ہے نہ کوئی کوئل ہی نغمہ گو ہے
ہے ہُو کا عالم بھی پہلے جیسا درندگی بھی ہے پہلے جیسی
وہاں تو تم بے بہا خزانوں سے زندگی کو سجا رہے ہو
نہ چھوڑتے تم اگر یہ دھرتی تو ہوتی یہ بھی حسین ویسی
جو تم نے مادر پدر کو چھوڑا تمام اپنوں سے ناتا توڑا
جدائی کے داغ دینے والو، عقل میں تھی یہ سمائی کیسی
اے میری ملت کے نوجوانو، طبیبو اور اعلیٰ سائنسدانو
تمہاری ملت سسک رہی ہے، ہیں بستیاں بھی ویرانوں جیسی
جو تم نے سیکھی تھی علم وحکمت ذراسی ملت کو دیتے جاتے
جہالتوں کے اندھیروں میں ہے بھٹکتی پھرتی نابینوں جیسی
نہ روشنی ہے علم کی یاں پر نہ سلسلے روزگار کے ہیں
ہے ناامیدی میں ڈوبی ملت یہ دُکھ بھری ہے کہانی کیسی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسے ہو تم ملکۂ مصر کی حسین آنکھوں میں مثلِ یوسف
ہوئی ہے نابینا روتے روتے یہ ساری مِلت یعقوبؑ جیسی
زمانہ اب تو بدل چکا ہے لہو مسلماں کا بہہ رہا ہے
تو اپنی دھرتی بچانے آجا، کلی ہے غیروں کی خار جیسی
میں راہ تکتا رہوں گا جب تک کہ آہٹیں تیری سُن نہ لوں گا
میں منتظر ہی رہونگا جب تک خزاں ہو میری بہار جیسی
ہمارے خوابوں کا گلستاں بھی مہک اُٹھے گا سلیم اک دن
کِھلیں گی علم و ہُنر کی کلیاں ہوا چلے گی پھوار جیسی



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غیر مسلم کے نام

دیکھتا ہوں بُت پرستوں کو عقل ہوتی ہے دنگ
کس قدر اپنے ہی ہاتھوں سے بنا ڈالے خدا
اس جہاں کی ساری چیزیں کس نے ہیں تخلیق کیں
مٹی کے بت نے بنائے ہیں کیا یہ آب و ہوا؟
یہ نکلنا چاند سورج کا ہے کس کے ہاتھ میں؟
آسماں والے ستاروں کا بھی کچھ تو ہی بتا
دامنِ کوہ میں جو کھودو تو بہت گہرا ہے آب
اور اسی کوہ کی بلندی پر ہے اک چشمہ بنا
پانی اپنی سطح کو رکھتا ہے بس ہموار ہی
پھر یہ اس کو کر دیا کس نے اصولوں سے جدا
پانی پہ مٹی کوئی ٹھہرا دے دُنیا کا بشر
پھر سمندر میں جزیرے کیسے ہیں جلوہ نما
چکنی مٹی ہو یا پتھر یا ہو سارا ریت ہی
پانی کے اوپر دیا ہے تخت کی مانند بچھا
آج کی ٹیکنالوجی اور سائنس سے ثابت ہے یہ
ایک مالیکیول میں بھی کارخانہ ہے بنا
پیٹ میں ماؤں کے جو بچے ہیں پلتے ان کو دیکھ
کس نے دیں شکلیں بنا اور کس نے دی ان کو غذا

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کتنی مخلوقات ہیں اور کتنے ان کے رنگ و روپ
عقل اپنی سوچ ہی سکتی نہیں یہ ماجرا
دانا جو انسان ہے جی کے دکھا دے حشر تک
گر ہے مشکل تو بتا دے اپنا ہی وقتِ قضا
کس طرح بے بس ہے اور بے زور ہے آخر میں تُو
مان لے اس کو جو ہے سارے جہانوں کا خدا
بت نہیں پہچان دے سکتا نہ کوئی معرفت
رب سے ناتا جوڑنے کا رتبہ آدم کو ملا
آدمی ہی رہنمائی کے لیے مخصوص تھے
آدمی سے بڑھ کے عاقل کون ہے اے دلرُبا
رب نے بھیجے رہنمائی کے لیے پیغامبر
آخری ان میں نبی ہیں بس محمد مصطفیٰ ﷺ
پچھلے سب آئین ہوجاتے ہیں اُس دن کالعدم
تخت پر آ بیٹھے کوئی جب نیا فرماں روا
تاقیامت سلسلہ دُنیا کا ہے باقی سلیم
بعد اس کے کُھلنا ہے دفتر کہ کس نے کیا کیا
کاش ساری دُنیا کے انساں کریں تسلیم یہ
لاالہ اِلا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جشنِ آزادی (14 اگست)

جشنِ آزادی مبارک اے عزیزانِ وطن
رنگ برنگے پھولوں سے ہے مہکتا اپنا چمن
ہے دُعا اللہ سے رکھے اسے ابدلاباد
زینتِ دنیا بھی ہو اور دین کی بھی ہو پھبن
یومِ تجدیدِ عہد کو ہم منائیں اس طرح
نعرہ تکبیر سے گونجیں یہ سب کوہ و دمن
ہو یقین محکم ہمارا، حوصلے بھی بے مثال
شمعِ علم و ہُنر لے ہاتھ میں ہر مرد و زن
بکھرے بکھرے موتیوں کو اُچک لیتی ہے قضا
ایک ہو جاؤ بقاء کو نفرتیں کر دو دفن
دشمن عیّار کی چالوں کو اب تم بھانپ لو
چھلنی کر نہ دے کہیں ملت کے وہ لاکھوں بدن
اے محبانِ وطن اے سرفروشانِ وطن
خوں پسینے سے کرو اب خاک کو لعلِ یمن
مشن ہے علم و ہُنر اور روزگار اپنا شعار
منتظر ہوں گی ہماری منزلیں جو ہیں کٹھن

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سفینہ

سفینہ تو یہ آخر کبھی پار لگے گا
مدد اللہ کرے گا ، وہ ہر حال کرے گا
جو سر بکفن راہِ خدا میں نہیں ہو گا
وہ دنیا کے زندان میں گُھٹ گُھٹ کے مرے گا
جس ملک میں سونے کے ذخائر کی ہو بہتات
کیوں ٹیکس کوئی دے گا یا تاوان بھرے گا
ہے خوف زدہ قوم کہ بھنور میں ہے ناؤ
ساحل پہ جو پہنچیں گے تو پھر کون ڈرے گا
کہتا ہوں کہ علم و ہُنر رازِ بقاء ہے
کب میری صداؤں پہ ، تو کان دھرے گا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زمرد خان

اے زمرد خان ہو تیری شجاعت کو سلام
قوم تیری ہو نہیں سکتی کبھی بھی اب غلام
تری ہمت بن گئی ہے رہنما اس قوم کی
کر سکا نہ اور کوئی جو دکھایا تو نے کام
غیرت اور جرأت کے پیکر تو نے قائم کی مثال
مائیں اپنے بچوں کے رکھیں گی جو ہے تیرا نام
نذرانہ تیرے واسطے میری عقیدت ہو قبول
اللہ ہی دے سکتا ہے تیری وفاؤں کا انعام
علم و ہُنر کی تیغ کو ہاتھوں میں اپنے تھام لے
کر دے اپنی قوم کی خاطر بقاء کا انتظام
صنعت اور ٹیکنالوجی ہو ، ختم ہوں ناداریاں
کب نصیب ہو گی وہ صبح کب ختم ہو گی یہ شام

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بازی

جاگ اے مسلم اب تو دُشمن، لے گیا تجھ سے بازی
کیوں بیٹھا ہے گھر میں سج کے، مثلِ دخترِ نازی

گمراہ ہو کے پھر نہ جہاں میں ، آوارہ بیکار
راہ دکھلائے فلک کی تجھ کو ڈھونڈ وہ پیر حجازی

ایسے کر اطاعت رب کی، دنیا ہو تیرے تابع
سجدے رشکِ ملائک ہوں ، تو ایسا بن نمازی

کیسی کیسی سیج سجی ہیں کیسی دلکش راہیں
مر جائے تو جامِ شہادت زندہ رہے تو غازی

ملت کی پستی کا آخر ، سبب کوئی بتلا دے
تری غفلت ہے یا پھر قدرت کی بے نیازی

تیرے آباء کی پرواز پہ ، تھی دنیا حیران
کیوں نہ تجھ کو راس آئی وہ ، شان تیری شہبازی

ہاتھوں میں کنگن ہیں تیرے، پاؤں میں ہے پائل
رقص نہ کر غیروں کے آگے ، بن سعدی شیرازی

پرچم تو اسلام کا لہرا ، عاشق بن نبی ﷺ کا
طالب حق کا بن جا اب تو ، چھوڑ دے عشق مجازی

ملت کو تُو علم وہُنر دے ، خواب سے کر بیدار
بن کے نائب اللہ کا اب کر زمانہ سازی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیر تیری (پنجابی)

پڑھ پڑھ ہیر میں سوچیں پے گیا
کتھوں لبھیے اج کوئی ہیر وانگوں
اکھاں بند ہویاں دِل کُور ہوئے
کتھوں مُرشد ملے وارث پیر وانگوں

تیری دھرتی اے اَج ہیر تیری
تیری راہ تکدی تقدیر تیری
کدی نظر تے پا اس غریب ولّے
مست رہنا ایں کیوں شکم سِیر وانگوں

لوکیں لکھاں گلاں کردے نیں
دل ویریاں دے پئے سڑدے نیں
دے نور ایہنوں علم و ہنر والا
ہووے قلم تیرا شمشیر وانگوں

اے مٹی تیری سونا اے
جا یورپ روٹی لبھنا ایں
مالک ماہی خانے دا ہو کے وی
کُنڈی پھڑی پھریں ماہی گیر وانگوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیری عقل جے کم اج نہئیں کر دی
سُتی پئی جے اکھ اج نہئیں کُھلدی
اے وقت تقاضا کر دا اے
لبھ نورجہاں جہانگیر وانگوں

ویکھ مرض مہلک سرطان والا
دِل چھڈ بیٹھے نیں طبیب تیرے
قطرہ قطرہ خون دا خشک ہویا
سرخ رنگ ہویا چٹا کھیر وانگوں

اے دھرتی آبرو آن تیری
ایہدے واسطے دے دے جان تیری
ایہدے ویہڑے نہ پیَر رکھے دُشمن
بنے کھنڈر نہ کابل کشمیر وانگوں

دل ہو جاوے جے پاک تیرا
وانگ مجنوں سینہ چاک تیرا
ہو جاوے عشق بیباک تیرا
کوئی موتی نہئیں تیرے نیر وانگوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کدی توں رانجھا سدواناں ایں
کدی قیس ، فرہاد تے پنوں ایں
کدی اپنے جوہر جگ نوں وکھا
بن ایہناں گریاں چیر وانگوں

تیری قوم علم نوں ترس گئی
بارش بماں دی ایتھے وی برس گئی
جنگل وچ بنا کے کُتب خانے
دے نور سردار جھنڈیر وانگوں

سلیم اِکوّ گل لکّھاں ورگی اے
تیری قوم جہل نال مر گئی اے
جے دیویں علم تے ہُنر ایہنوں
پھرے شاہ نہ در در فقیر وانگوں

(نوٹ:۔سردار جھنڈیر صاحب کی میلسی کے گاؤں میں مشہور لائبریری ہے)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عشق (پنجابی)

اے عشق نبھانا سوکھا نہیں پتھر وی کھانے پیندے نیں
تینوں رکھویں دساں سجناں میں ، کنج یار منانے پیندے نیں

میں چاہنا واں تینوں خوش رکھاں تیرے لباں تے ہاسے ویکھداراں
پر کدی کدی تے غم والے قصے وی سنانے پیندے نیں

کوئی چاہندا نہیں کہ جند اپنی دنیا دی اگ وچ ساڑ چھڈے
پر اوکھے ویلے وڈے وڈے روگ لگانے پیندے نیں

میری قوم دی کشتی ڈُب چلی ، وچ ملک دے بماں دی بارش پئی
جیہڑا دیس سی بنیا امن لئی اج اوتھے ڈاکو رہندے نیں

کدی ہجر دے وچ رو رو اتھرو ، ڈکیاں نال وی نہیں رُکدے
کدی ہنجواں اُتے ہس ہس کے غم دل دے چھپانے پیندے نیں

اج سن لے کیہڑے عشق نے میرے سُتے بھاگ جگائے نیں
جس عشق دی خاطر قرنی نوں دند اپنے گنوانے پیندے نیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنھاں مومناں لئی ساڈے سوہنے نے ، رو رو کے راتاں کٹیاں سن
اج اجتماعی قبراں وچ لکھاں دفنانے پیندے نیں

میرے ہتھاں وچ نیں ہتھکڑیاں میرے پیراں پیاّں بیڑیاں نے
دشمن دے آکھے اپنے ای گلشن وی جلانے پیندے نیں

اے کاش کہ میں آزاد ہوندا ،اے ملک میرا آباد ہوندا
اج سُلگ سُلگ کے مینوں اے جذبات چھپانے پیندے نیں

اک علم و ہنر دی شمع نے پھر آس ودھائی اے میری
ہے رازِ بقا بس علم و ہُنر اے لوک سیانے کہندے نیں



www.iqbalkalmati.blogspot.com

دس کی کریے (پنجابی)

خواب ڈراؤنے آون تے دس کی کریے
بدّل اگ برساون تے دس کی کریے
جنہاں پھُلاں دی خاطر زخمی ہوئے سی
اوہ پھُل جے مرجھاون تے دس کی کریے
میرے دِیر سوات سی حُسن زمانے دا
بَن کُہسار جے جاون تے دس کی کریے
مسلم ملت دے لوکیں اج چھڈ شمشیر
ہتھ کنگن جے پاون تے دس کی کریے
چور ڈکیت لُٹیرے پاڑ لگاندے نیں
پہرے دار سو جاون تے دس کی کریے
شر تے خیر دی جنگ ازل توں جاری اے
خیر والے ڈر جاون تے دس کی کریے
روٹی پانی گیس تے بجلی نہیں لبھدے
حکمران لُٹ پاون تے دس کی کریے
علم و ہُنر دے باجھوں قوم فقیر ہوئی
دانشمند ٹرخاون تے دس کی کریے
ساڈا کم اے شمع روشن کر دینا
جان وی دینی پے جاوے تے نہ ڈریے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آتشِ چمن (فارسی)

دوستِ من تُو نمی دانی کہ من چہ طور ام
در چمن آتش می بینم خیلی من دِلخور ام
گنجشِ نازی کہ می آورد در منقار آب
پس کند کار خودش ، تا خلاصِ ایں عذاب
پادشاہ حیران شد، گفت بہ اُو احمق ای تُو
می شود خاموش آتش ، از بایں کاوشِ تو؟
گفت ! می دانم کہ ایں امکان نیست
آتشِ جنگل را ایں قطرہ کہ ہرگز کافی نیست
روزِ محشر گر خدا از من سوالِ ایں کُندَ
می گویم کردم سعی ہر چہ از من می شود
پس برائے ملتِ خود مثلِ گنجش کار کُن
قطرہ قطرہ می شود دریا ، نہ تُو اِنکار کُن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملتِ ایران (فارسی)

آفریں اے ملتِ ایران بر تُو صد سلام
در جہاں کر دی تُو زندہ ایں پیام
ہر کسے آزاد باشد سرخرو باشد
ذوالفقارِ حیدرِ کرار داری بے نیام
کفر را تابِید کر دی ، سربلند اسلام را
تو غلامی بر خودت ، کر دی حرام
رحمتِ حق بر امام روح اللہ از خُمین
انقلابِ دینِ حق دادہ دوام
عدل و انصاف و امن دیدم خودم
یک نمونہ در جہاں است ، چہ کلام
غفلتِ امتِ مُرسل در جہاں از حد گُزشت
آب رُودِ خون دیدم پُر از حُور و خیام
کاش مُسلم می شود بیدار مثلِ کوہ کن
عشقِ اُو نہ در مکاں خواہد قیام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

O' PAKISTANI'S

O' Pakistani's, think for the nation.
There is no survival, without education.
If you loose the country, in your deep sleep
What will be your fate, and of your generation
The disaster your nation, is going to face.
Is so grievous, beyond imagination
You are always happy, that everything is ok.
Your nation is diving, in sea of frustration.
Brain of the nation is, being drained abroad
If you don't believe, look at immigration.
Your habit of over eating, has made you Diabetic
Your nation is dying with severe starvation.
Freedom is at risk, and slavery impending
Everyday's crises are bad indication.
Never hate others, they are your brothers
All human beings are Allah's creation

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Beaconhouse for rich, and Govt. school for poor
Making Barahman and shooder by privatization
To divide the humanity in classes like Hindus
In your religion, no justification
Humanity is crying for help and support
But you can't feel it , with dead sensation
Everything is dirty, mismanaged, disorganized
Everything will be pretty, with good administration
You never think for jobs, prosperity and peace
You always try to reduce, the Muslim population
If you want to feed the hungry, poor people
Struggle for Technology and Industrialization
If no one can stand on his own footing
Think for the purpose of Zakat and Donation
Blood in the body, if static, causes death
For life it needs effective circulation.
Justice is mandatory for peace in society
If no justice, no rehabilitation

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Potential is very high but static like stone
For proper outcome, it needs mobilization
There is no river on the way of progress
To change the direction, is just hesitation
You are wandering here, with no Aim of life
Allah has sent you, for civilization
Give to whole world, the message of Islam
Humanity is waiting for peaceful invitation
You always call, your Allah and Prophet
Have you ever thought, about your relation?
Life is not to waste in the ignorance
It is given for, heaven's preparation
For Godsake get up and start your struggle
For how long will you, tolerate humiliation
Nation is neither blind, nor mentally retarded
It just needs your sincere motivation
Be dedicated, and gather the talent
Then listen the message of congratulation

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Your land is green, every inch is fertile
Now becoming desert, without irrigation
You have mountains of gold and copper
But you don't know the utilization
A Credit card in hand, of million rupees
Will give you no rupee, without activation

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مضامین

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دولت مند فقیر

وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں اعلان ہوا کہ کرنسی تبدیل ہو گئی ہے لہٰذا سب لوگ اپنے روپے بنک سے تبدیل کروا لیں ورنہ وہ ضائع ہو جائیں گے۔ آخری تاریخ کا اعلان کر دیا گیا۔ لوگوں نے اپنی رقوم بنکوں سے تبدیل کروانا شروع کر دیں تو سڑکوں پر بھیک مانگنے والے بھکاری بوریاں بھر بھر کر بنکوں میں لائے اور اپنی رقم تبدیل کروائی۔ اس وقت پتہ چلا کہ ان بھیک مانگنے والوں کے پاس کتنے خزانے ہیں۔ اس انقلابی قدم نے تمام پوشیدہ دولت کا سراغ لگا لیا۔ بہت سے خفیہ راز افشا ہو گئے۔

آج ہماری قوم جو دنیا بھر کی ٹھوکریں کھاتی اور بھیک مانگتی پھرتی ہے اس کے پاس کتنے خزانے ہیں یہ راز بھی ایک دن ایسے ہی افشا ہو گا جب اعلان ہو گا کہ قوم کے ہر بچہ اور بچی کو جبراً سکول بھجوا دیا جائے تا کہ اسے ایک تعلیم یافتہ ہنرمند فرد بنا کر قوم کو واپس کیا جائے اور وہ معاشرے کا ہنرمند کارکن بنے ورنہ پرانے نوٹوں کی طرح ضائع ہو جائے گا۔ علم و ہنر سے آراستہ یہ قوم جب دنیا کے نقشے پر ابھرے گی تو کون سے خزانے نکل آئیں گے اور کتنے پوشیدہ راز افشا ہوں گے اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

چند سال پہلے لکھی گئی میری ایک نظم کا شعر ہے

؎ سلیم اس ارضِ پاکستان میں سونا ہی سونا ہے
زمانہ لوٹ لے گا تو اگر جاگا نہ اے کاہل

اُس وقت مجھے خود بھی اس حقیقت کا علم نہیں تھا اور میں کوئلے کو ہی سونا سمجھتا تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے ہمارے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر ثمر مبارک ہر کانفرنس اور سیمینار میں کوئلے کا ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اتنا کوئلہ ہے کہ اگر اس کو استعمال کرلیا جائے تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ آٹھ سو سال (800) تک کبھی بجلی نہیں جائے گی۔ نہ گیس ختم ہوگی۔ نہ ڈیزل ختم ہوگا۔ دنیا بھر کے قرضے اتار کر ہم دنیا کو قرضے دینے والے ہوں گے مگر مجھے اصل سونے کا علم نہیں تھا۔ جو ایک دن یوں ہوا کہ میرا ایک مریض مجھے کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب دوائی زیادہ دنوں کی لکھ دیں کیونکہ میں بلوچستان میں کام کرتا ہوں اور چھ ماہ یا ایک سال سے پہلے دوبارہ نہیں آسکتا۔ میں نے پوچھا کہ وہاں تم کیا کام کرتے ہو کہ اتنی دور ملازمت کر رہے ہو۔ اس نے کہا میں سونے اور کاپر کی کانوں میں کام کرتا ہوں۔ سونے کی کانوں کا نام سن کر میرے کانوں کی کیفیت بدل گئی وہ چوکنے ہوگئے کہ تفصیل سنی جائے۔ میں نے پوچھا یہ کانیں کہاں ہیں اور وہاں کیا کام ہورہا ہے تو اس نے بتایا کہ سینکڑوں میل لمبے پہاڑ ہیں جن میں سونا اور کاپر مکس ہے یہ ٹنوں کی مقدار میں نکال کر چائنہ بھجوادیا جاتا ہے تاکہ ریفائن ہوسکے۔ اس پراسس میں تمام اجزا الگ الگ ہوجاتے ہیں سونا، کاپر اور دیگر اجزا اصل حالت میں آجاتے ہیں۔

میں حیران رہ گیا کہ سونے کے مالک روٹی کو ترس رہے ہیں۔ بجلی کے بغیر اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں جہالت اور بے روزگاری سے نیم مردہ حالت میں بسترِ مرگ پر سسک رہے ہیں۔ خزانے پہاڑوں میں چھپے ہیں جو غیروں کے لیے ہیں۔ چائنہ میں چار دن گزارنے سے مجھے یہ تجربہ ہوا کہ وہاں ایک نمبر سے لے کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دس نمبر تک چیزوں کی بھرمار ہے اور پہچان بڑی مشکل ہے۔ قیمت کے اعتبار سے وہ تقریباً دس گنا زیادہ مانگتے ہیں اور پھر چمٹ جاتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ قوم صرف اکانومی کے تصور سے آشنا ہے، احساسات سے نہیں۔ عام آدمی وہاں شاپنگ نہیں کرسکتا۔ ویسے وہ خوش اخلاق، تعلیم یافتہ، مہذب، محنتی، ترقی یافتہ اور جفاکش قوم ہے۔

نیو بیجنگ میں تقریباً ہر شخص کو انگریزی آتی ہے مگر اولڈ بیجنگ میں کسی شخص کو انگریزی نہیں آتی۔ ہمیں وہاں کرنسی تبدیل کروانے کی ضرورت پڑی تو کسی کو یہ نہیں معلوم تھا کہ بنک کس کو کہتے ہیں۔ ہمیں چینی زبان نہیں آتی تھی اور وہ انگلش کا کوئی لفظ نہیں سمجھتے تھے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چین ہمیں سونے اور کاپر کو ریفائن کر کے کیا کچھ دے گا دیکھنا ہوگا اور جو کچھ ملے گا وہ ملک میں آئے گا یا بیرونِ ملک جائے گا یہ بھی اہم مسئلہ ہے۔

چند دن پہلے علم و ہُنر فاؤنڈیشن کے ہمارے ساتھی امتیاز احمد عالی صاحب جو کچھ عرصہ کوئٹہ میں رہ چکے ہیں اور اب ہمارے رسالہ شمع علم و ہُنر کے چیف ایڈیٹر ہیں میرے پاس آئے اور کہنے لگے ڈاکٹر صاحب یہ دیکھیے۔ ان کے ہاتھ میں دو ڈلیاں تھیں۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں سونا چاندی کاپر اور موتی مکس ہیں اتنے چمکدار اور خوبصورت موتی ہیں کہ شاید ہیرے ہیں۔ یہ مکسچر ڈلیاں ان پہاڑوں سے آتی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے میں نے پوچھا۔ جی بتایئے یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ سونا اور چاندی، کاپر اور ڈائمنڈ ہے۔ ہمارے بلوچستان میں اس کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سینکڑوں میل لمبے پہاڑ ہیں اوران کانوں سے بڑے بڑے بلاک چائنہ بھیجے جاتے ہیں یہ ڈلیاں وہیں سے حاصل کی گئی ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا یہ مشینیں جو اس کو ریفائن کریں ہمارے ملک میں نہیں آسکتیں؟

یہ خبریں خوش آئند بھی ہیں کہ قدرت نے ہمیں کتنے خزانے دے رکھے ہیں مگر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ خزانوں کی مالک قوم کس طرح غربت اور افلاس کی چکی میں پس رہی ہے۔ایک کہاوت ہے کہ ماں مرگئی اندھیرے میں اور بیٹی کا نام شمع۔ان خزانوں کو تو وہی پا سکتے اور استعمال میں لا سکتے ہیں جو علم وہُنر سے آراستہ ہو کر انڈسٹری اور ٹیکنالوجی میں آگے نکل جائیں گے۔ پیچھے رہنے والوں کے حصے میں کچھ نہیں آئے گا۔

امریکن سروے (جو پہلے روس نے بھی کیا تھا مگر کامیابی نہ ملی) کے مطابق افغانستان کے پہاڑوں میں اتنی زیادہ معدنیات ہیں کہ یہ دنیا کا امیر ترین ملک بن سکتا ہے۔صرف ایک دھات لیتھیم، جو موبائل فون کی بیٹری وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے اگر استعمال میں آجائے تو یہ ملک سعودی عرب سے زیادہ امیر ہو جائے۔ ہمارے ہاں ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارا تعلیم یافتہ، ہنرمند ٹیلنٹ ملک سے باہر چلا گیا اور ہمیں اس حال میں چھوڑ گیا کہ

؎ غنی روزِ سیاہ پیرِ کنعاں را تماشا کُن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را

حکمرانوں کی پالیسیوں کا یہ حال ہے کہ کبھی پراپرٹی کا بحران لا کر ملک کی تمام دولت مٹی میں دفن کروادی تو کبھی بجلی کا مصنوعی بحران لا کر اربوں کھربوں روپے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے جنریٹر دوسرے ملکوں سے آ گئے جن کے لیے پٹرول اور ڈیزل یا گیس بھی چاہیے، پوری قوم UPS کی محتاج بن گئی۔ اندھیرے پھر بھی دور نہ ہو سکے دوسرے ملکوں سے بجلی پیدا کرنے والے پلانٹ منگوا کر کمیشن کھا گئے پلانٹ آج تک نہ چلے۔ اربوں روپے ضائع ہو گئے۔

ہماری بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت ہماری ضرورت سے کہیں زیادہ ہے مگر بل نہ دینے کی وجہ سے بحران آتا ہے۔ حکومت کچھ بل دیتی ہے تو چند ماہ کے لیے لوڈشیڈنگ ختم ہو جاتی ہے پھر وہی اندھیرے، ملک سے انڈسٹری ختم ہو رہی ہے۔ زراعت ٹیوب ویلوں کی محتاج ہے۔ بجلی کے بغیر تباہ ہو رہی ہے۔ کسانوں کے پاس بنیادی زرعی معلومات ہی نہیں۔ تمام شعبہ ہائے زندگی زوال پذیر ہیں۔ حکمرانوں کی بدمستیاں عروج پر ہیں۔ لوٹ مار اور خود پرستی نے قوم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ بڑے بڑے سکینڈل میڈیا سامنے لاتا رہتا ہے لیکن اس مسئلے کا حل ان کے پاس نہیں۔ آخر یہ دولتمند فقیر کب تک دردر کی ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔ اپنے خزانوں کا سراغ لگانے اور قابلِ استعمال بنانے کے لیے ایک دن تو علم و ہُنر کی شمع جلانی ہی پڑے گی۔ قوم کو جبری تعلیم اور روزگار سے سو فیصد تعلیم یافتہ اور ہنر مند کرنا پڑے گا۔ یہی ترقی اور بقا کا راز ہے۔

؎ جینا ہے دنیا میں اگر راز ِ بقا ہے علم و ہُنر

کشکول توڑنے کے لیے آج قوم کے ہر فرد کو یہ عہد کرنا ہو گا۔

؎ کر کے اپنی قوم کو بیدار اب چھوڑوں گا میں
ہونے نہ دوں گا اسے صیّاد کے ہاتھوں شکار

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاکستان اور ملائشیا

آج اور کل

2005ء میں مجھے ملائشیا میں 5 دِن گزارنے کا اتفاق ہوا تو وہاں کے حالات دیکھ کر خیال آیا کہ ذرا اپنے اور وہاں کے حالات کا موازنہ کر کے دیکھوں شاید اس ترقی یافتہ ملک کے اقدامات اپنا کر ہم بھی ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے دنیا میں اپنے اسلامی ملک پاکستان کو با عزت مقام دلوا پائیں۔ ہم سے 10 سال بعد یعنی 21 اگست 1957ء میں آزاد ہونے والا ملک آج ترقی ،معیشت، معاشرت اورعزت کے اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ گزرے ہوئے کل اور آج کا موازنہ کر کے دیکھتے ہیں :-

۱۔ پاکستان 1947 میں آزاد ہوا جبکہ ملائشیا 1957 میں آزاد ہوا۔

۲۔ پاکستان میں چند افراد کے علاوہ پوری قوم مسلمان ہے جبکہ ملائشیا میں پینسٹھ فی صد مسلمان ہیں باقی بدھ مت، کرسچن، ہندو اور سکھ وغیرہ ہیں۔

۳۔ آزادی کے وقت پاک و ہند کا خطہ سونے کی چڑیا کہلاتا تھا اور ملائشیا کے پاس کوئی اہم چیز نہیں تھی ، ہمارے ہاں چار موسم ، ہموار اور زرخیز زمین ان کے ہاں ایک ہی موسم پہاڑی علاقے کالی مٹی (کوالا لمپور)۔

۴۔ ہمیں ابتداء ہی میں قائد اعظم کی جدائی ملی ۔ لیاقت علی خاں سے محروم کر دیا گیا۔ ان کو اللہ نے مہا تیر محمد دے دیا۔

۵۔ اُن کی پائیدار حکومت جمہوریت سے شروع ہوئی۔ جبکہ ہماری پائیدار

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حکومت مارشل لاء سے شروع ہوئی۔

۶۔ ہمارے ترقیاتی منصوبے دفاتر کی الماریوں کی زینت بن گئے۔ وہی خاکے پاکستان سے لے جا کر انہوں نے عملی جامہ پہنا دیا۔

۷۔ ہم خود غرضی، لوٹ مار، بدامنی اور تنزل کی دلدل کی سمت چل دیے اور وہ خلوص، ایثار، امن اور ترقی کی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

۸۔ وہ جنگ وجدل سے گریز کرتے رہے جس کی مثال سنگاپور کی آزادی ہے جس میں ایک قطرہ خون نہ بہا اور ہم جنگ وجدل کو نصب العین بنا کر چلتے رہے۔

۹۔ انہوں نے ابتدا ہی سے تعلیم سو فیصد کرنے کا عزم پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ہماری شرح خواندگی گرتی چلی گئی۔ چند سال پہلے اعداد وشمار میں افغانستان کے علاوہ پاکستان دنیا میں سب سے نیچے تھا۔ ملائشیا میں سب سے بڑا جرم بچے کو تعلیم سے محروم رکھنا ہے، ہمارے ہاں سب سے بڑا جرم شاید سو فیصد تعلیم کی بات کرنا ہی ہوگا۔

۱۰۔ انہوں نے صفائی کو نصف ایمان بنا کر ملک کو جنت کا نمونہ بنا دیا۔ ہم نے گندگی اور تجاوزات کو اپنا دین سمجھ کر ملک میں کوڑے کرکٹ اور تجاوزات کی انتہا کر دی۔

۱۱۔ وہاں ٹرین میں سفر کرتے ہوئے میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا کہ سگریٹ پینے والے اور گندگی ڈالنے والے کو جرمانہ -/500 رنگٹ یعنی پاکستانی (Rs.8000/-)۔ پانچ دِن کے قیام میں کسی ایک ملائشین کو سگریٹ پیتے یا کوئی کاغذ کا ٹکڑا بھی پھینکتے نہیں دیکھا، ہمارے ہاں ایسی جگہ سگریٹ کے دھوئیں سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور گندگی سے پاؤں بچا کر رکھنا پڑتا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۲۔ وہاں کے پبلک مقامات یعنی بازار، ریلوے اسٹیشن، بس سٹاپ، ٹرانسپورٹ وغیرہ اتنے صاف ستھرے خوبصورت و منظّم ہیں جیسے ہمارے ہاں فائیو سٹار ہوٹل، پرل کانٹی نینٹل۔ اپنے بازار، ریلوے اسٹیشن اور بس سٹاپ پر صفائی کا تصور کیجیے۔

۱۳۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ کس طرح دھوئیں اور گردوغبار کی پولیوشن سے ماحول کو پاک کریں وہاں ان چیزوں کا تو نام ہی نہیں بلکہ Noise Polution بھی ختم ہے، گاڑیوں کے ہارن بجانے پر بھی جرمانہ ہے۔ پیدل چلنے والوں کے لیے سڑک کراس کرنے کے سگنل ہیں، ہمارے ہاں پیدل، سائیکل، تانگہ، ریڑھی ہر پابندی یا اشارے سے آزاد ہیں۔

۱۴۔ ہمارے ہاں ہر اچھا اعلان سیاسی نعرہ ثابت ہوتا ہے ان کا ہر اچھا قدم قانون بن جاتا ہے۔

۱۵۔ ملائشیا دنیا کا شاید واحد ملک ہے جہاں روزگار تقریباً سو فی صد ہے مرد عورت سب کام کرتے ہیں ،صرف دو تین فیصد لوگوں کے سِوا جو دور دراز پہاڑوں اور جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں اکثریت بے روزگار ہے۔

۱۶۔ ملائشیا نے انڈسٹری اور ٹیکنالوجی کو منزل بنایا، ٹیکس فری زون بنا کر بجلی مفت کر کے غیر ملکی ٹیکنالوجی کو دعوت دی جس کی بدولت جاپان کی بیشتر انڈسٹری وہاں آ گئی۔ لوگوں کو روزگار مل گیا۔ اپنے ماہرین تیار ہو گئے، ترقی کی راہیں کھل گئیں اور آج جہاں دیکھیں الیکٹرونکس پر لکھا ہوتا ہے Made in Malaysia پوری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دُنیا میں ان کی پہچان ٹیکنالوجی ہے اور دُنیا میں کہیں کوئی دہشت گرد پکڑا جاتا ہے تو اس کے ماتھے پر لکھ دیا جاتا ہے Made in Pakistan۔ ہمارے ترقی دشمن حکمرانوں نے بجلی کو سونے کے بھاؤ کر رکھا ہے، انڈسٹری کیسے چلے گی ، ٹیکس ڈیپارٹمنٹ محکمہ شکاریات بنا ہوا ہے۔ جو انڈسٹری لگتے ہی نشانہ باندھ لیتا ہے کہ کوئی Investor اس جنگل میں زندہ نہ رہ سکے۔

۱۷۔ ہمارے ہاں کوئی سیاسی یا غیر سیاسی حکومت قوم کو اعتماد میں نہ لے سکی اور اپنا مستقل مقام نہ بنا سکی۔ ملائشیا دنیا کا واحد ملک ہے جہاں آزادی سے اب تک ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے اور وہ جمہوری ملک ہے جہاں حکمران پارٹی عوام سے کہتی ہے کہ اپوزیشن کو ووٹ دو، پھر بھی اپوزیشن ناکام رہتی ہے اور بالآخر اپوزیشن کے کچھ لوگ Select کر کے مخالف بنچوں پر بیٹھائے جاتے ہیں تاکہ حکومتی پالیسیوں پر تنقید ہو سکے اور نظام شفاف چلے۔

۱۸۔ ہمارے ہاں حکمران یا تو ملک بدر کیا جاتا ہے یا دنیا بدر ورنہ کوئی خود حکومت نہیں چھوڑتا، وہاں حاکم ریٹائر ہو کر سکون کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۹۔ ملائشیا اسلامی ملک ہے۔ مسلمانوں کا قانون ہے مذہبی آزادی ہے کوئی کسی کے مذہب میں دخل اندازی نہیں کرتا۔ نہ لڑائی جھگڑا، نہ دنگا فساد، نہ نفرت و دہشت ، نہ قتل و غارت۔ ہاں صرف محبت و شفقت ، تہذیب و تمدن، ترقی و خوشحالی، امن و امان، حسن و زینت اور چار سو رنگینی۔ سرسبز ملک ہے، پام ٹری کے خوبصورت مناظر اور پیداواری اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا Palm Oil ایکسپورٹر ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنگلات بہت ہیں مگر قانون جنگل کا نہیں ہے۔ بیس فی صد چینی آباد ہیں، دس فیصد انڈین پانچ فیصد متفرق اور پینسٹھ فیصد ملائی ہیں مگر کوئی مذہبی فسادات نہیں ہیں۔ پاکستان اسلامی ملک ہے یا نہیں؟ ہاں مسلمانوں کا ملک ہے چند مسیحی ہیں وہ بھی صفائی کے لیے۔ باقی سب مذاہب مل کر آٹے میں نمک کے برابر ہیں، سب مسلمان ہیں مگر نظام اسلامی نہیں۔ قانون کس کا چلتا ہے، انگریز کا، ہندو کا، یہود کا؟ مگر شاید کسی کا نہیں، قانون جنگل کا ہے اگرچہ جنگلات بہت کم ہیں۔

۲۰۔ ہم دنیا بھر کے مقروض ہیں۔ آئی ایم ایف کے قرضوں نے ہمیں غلام بنا رکھا ہے، نہ ہماری کوئی پالیسی ہے اور نہ کوئی منصوبہ، ہم اپنے گھر میں بھی بے اختیار سے لگتے ہیں۔ ملائشیا کو جو بھی آئی ایم ایف نے آفر دی اس نے ٹھکرا دی، وہ کسی کی ایک کوڑی کا مقروض نہیں۔ یہ دینے والا ہاتھ ہے مانگنے والا نہیں۔

۲۱۔ ہم نے فیملی پلاننگ پر بہت محنت کی کیونکہ پیدا شدہ افراد کو تو روزگار دے نہ سکے لہٰذا نسل کشی کو ہی منزل بنا لیا۔ اگر یہی محنت وسائلِ روزگار پر ہوتی تو آج ہم اس قوم کی طرح ہوتے جہاں زیادہ بچے پیدا کرنے کی ہدایات اور مراعات ہیں۔

آنے والا کل کیسا ہو گا؟

مسجد کی سمت چلنے والا یقیناً مسجد تک پہنچے گا۔ مندر کا رُخ کرنے والا مندر کو جا پائے گا کلیسا کو منزل بنانے والا اس تک پہنچے گا۔ پہاڑوں پر چڑھنے والا کسی چوٹی کو سر کرے گا اور دلدل کی طرف چلنے والا تو دھنستا ہی چلا جائے گا۔ ترقی یافتہ ممالک یا اقوام جس سمت چل رہے ہیں مزید ترقی اور خوشحالی ان کا مقدر ہے۔ دنیا کی سربراہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور حکمرانی ان کے قدم چومے گی۔ لیکن پسماندہ اقوام جس راہ پر گامزن ہیں بھوک، افلاس، بے روزگاری، غربت، گندگی، لاقانونیت، بدامنی، دہشت گردی، قرضے، جہالت، وسائل سے محرومی اور غیر قوموں کی غلامی ان کا مقدر رہے گی۔

ہمیں اپنے برادر اسلامی ترقی یافتہ ملک سے عملی رہنمائی لیتے ہوئے ترقی کی منزل کی جانب رخ موڑ کر قافلے کو نئے دینی جذبے، ولولے، یقین، دیانت، ایثار، اور انتھک محنت کے ساتھ رواں دواں کرنا ہوگا۔ فطرت کا قانون Survival of the Fittest ازل سے ہے ابد تک رہے گا۔

ہمارے ہاں قوم میں صلاحیت اور جذبہ بہت ہے، وسائل کی کمی نہیں مگر مجبوریاں یہ ہیں کہ وسائل کی ناہموار تقسیم نے، حکمرانوں کی نسلی امتیاز رکھنے والی پالیسیوں نے، جہالت، بے روزگاری اور فرسودہ رسومات نے قوم کو اپاہج بنا رکھا ہے جو ترقی کی جانب قدم بڑھانے والی قوموں کی صف میں شامل ہونے سے بھی قاصر ہے۔ ذمہ داری کس کی ہے؟ کسے کیا کرنا ہوگا؟ دیکھیے ادارے تو سب موجود ہیں اور اداروں میں ملازمین کی تعداد شاید ضرورت سے زیادہ ہے۔ مگر سرکاری محکموں میں کام کرنے کا رواج نہیں ہے مثلاً اگر ایک معمولی کام کسی دفتر میں ہو جو 2 گھنٹے میں مکمل ہوسکتا ہے تو وہ کام دو ماہ یا کم از کم دو ہفتے ضرور لے گا۔ کتنے چکر کاٹنے پڑیں گے۔ کتنا کام چھوڑنا پڑے گا، کتنی تکلیف اٹھانا پڑے گی، کتنی پریشانی اور اعصاب خوردگی ہوگی۔ سرکاری ملازمین کو احساس نہیں ہوتا کہ وہ انسانوں کو انسان اور اللہ کی مخلوق نہیں سمجھتے بلکہ ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ میں ایران میں 6 سال رہا وہاں کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مثال دیتا ہوں کہ وہاں دو گھنٹے کا دفتری کام یقیناً دو گھنٹے میں ہی مکمل ہوتا ہے۔ ورنہ ادنیٰ سائل بھی بڑے افسر کے گلے پڑ جاتا ہے۔

شعبہ تعلیم کی صورتحال مختلف ہے، اساتذہ کی بھرتی پر گزشتہ بیس سال سے پابندی ہے۔ تعلیمی اداروں کی عمارتیں چوبیس گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے استعمال ہوتی ہیں وہ بھی سال میں چھ ماہ۔ شعبۂ تعلیم کاروبار بن چکا ہے۔ ان حالات میں قوم کیسے تعلیم یافتہ ہوگی۔ اجتماعی طور پر صفائی جیسے معاملات میں اگر کارپوریشن توجہ دے تو یہی گندگی کے ڈھیروں والے شہر دنیا کے خوبصورت شہروں میں شمار ہو سکتے ہیں اور کارپوریشن کا ریوینیو بڑھ سکتا ہے، ہر شخص اپنے گھر، مکان، دفتر وغیرہ کے سامنے صفائی کا ذمہ دار ہو ورنہ جرمانہ ادا کرے۔ لیکن ہم مسلمان گندگی، تجاوزات اور مجرموں سے محبت کرتے ہیں۔ اگر ہر محکمے کو تفصیلاً لیا جائے تو تحریر بہت لمبی ہو جائے گی۔ مختصراً حاکم طبقے کو قوم کی تقدیر بدلنے کے لیے کچھ سوچنا اور کرنا ہوگا، اپنے فرائض کو پہچاننا ہوگا، اپنے اختیارات کو استعمال کرنا ہوگا۔ مستقبل کی فکر کرنا ہوگی۔ سب سے بڑھ کر ذمہ داری ان حکمرانوں کی ہے جنہیں عوام منتخب کر کے قومی قیادت میں لاتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اداروں سے کام لیں۔ معصوم عوام کے خوابوں کی تعبیر ان کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ذاتی اور انفرادی کاموں پر توجہ کم کر کے قومی اور اجتماعی کاموں پر توجہ دیں۔ ہم نظم و ضبط کے بغیر ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں۔ کیونکہ

؎ زندگی کیا ہے، عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قوم کو بھلا کر اپنی اولاد اور نسل کے لیے سنگ مرمر کے قلعے اور یادگاریں تعمیر کرنے والے حکمران یہ سوچ لیں کہ طاقتور دشمن کا پاؤں مسلمانوں کی گردن پر پہنچ چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مغل شہنشاہوں کی نسل کی طرح ہماری اولاد اور نسل کا انجام بھی ویسا ہی ہو جائے۔ کسی اور کا نہیں تو اپنا ہی مستقبل سوچ لیجیے۔

؎ فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

اگر ہم نے اپنی ذات کی خاطر ملت کو چھوڑ دیا تو ہم بھی خاک ہو جائیں گے۔ ایک دِن اللہ تعالیٰ کو جواب بھی دینا ہے، حساب کتاب بھی ہوگا، دنیا اور آخرت کی شرمندگی سے بچنے کے لیے سوچنا ہوگا۔ بقول اقبالؒ

؎ اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

ہمیں اسلام کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے اپنے رہبر و رہنما محمد مصطفیٰ ﷺ کے سنہری اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔ حدیث نبوی ہے کہ:

☆ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے

☆ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

اگر امتِ مسلمہ نے ان احادیث پر عمل کیا ہوتا تو آج دنیا کی سُپر پاور مسلمان ہی ہوتے۔ آیئے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی قوم میں تعلیم کو سو فیصد کرنے کے لیے تمام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ روزگار کا مسئلہ حل کرنے کے لیے انڈسٹری اور ٹیکنالوجی کو اپنائیں گے، اپنے ماحول اور معاشرے کو صاف ستھرا بنائیں گے کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔ اپنے معاشرے کو جمود سے نکال کر فعال بنائیں گے۔ سوئی ہوئی قوم کو جگائیں گے۔ آسمان سے مسلسل صدا آرہی ہے۔

ؔ ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہ روِ منزل ہی نہیں

ہم اپنی خواہش، طلب اور کوشش کا آغاز تو کریں یقیناً آسمان والے کے فیصلے بدل جائیں گے۔ نفرت چاہت میں بدل جائے گی۔ صبحِ بہاراں پیغامِ مسرت لے کر آئے گی چمن میں کوئل انقلاب کے ترانے سنائے گی کہ:

ؔ محبت مجھے ان جوانوں سے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قومی نفسیات

قوم افراد کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ افراد کی اجتماعی نفسیات قومی نفسیات کہلائے گی۔ نفسیات کا ترجمہ بعض ماہرین نے "سوچ" کیا ہے اور بعض نے اس کو روح کہا ہے۔

ڈاکٹرز تو اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اکثر جسمانی بیماریوں کا سبب نفسیاتی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ انسان دو حصوں پر مشتمل ہے ایک جسم جو مختلف اعضاء سے بنا ہے اور نظر آتا ہے۔ دوسرا حصہ روح ہے جو نظر نہیں آتی مگر زندگی اس کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کے نکل جانے سے پورا جسم مردہ کہلاتا ہے۔ یعنی سوچ (روح) کے ساتھ زندگی ہے اور سوچ ختم ہونا موت ہے۔ اسی لیے نیند کو بھی اسلام میں عارضی موت کہا گیا ہے کیونکہ سوتے ہوئے انسان کی سوچنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اگرچہ اس کے تمام اعضائے بدن صحت مند ہوتے ہیں۔

اسی طرح خوابیدہ قوم کو بھی زندہ قوم نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کے سوچنے کی قوت کام نہیں کر رہی ہوتی۔ مثبت اور صحت مند سوچ ہی انسان کو حیاتِ جاوداں عطا کرتی ہے اور منفی سوچ انسان کو عبرت کا نشان بنا دیتی ہے۔ ہمارے رہبر و رہنما محمد الرسول اللہ ﷺ کی یہ سوچ کہ کائنات کا ہر انسان جنت کا حقدار بن جائے اور جہنم کی آگ سے بچ جائے پوری دنیا کے لیے قیامت تک علم و عمل، امن، ترقی، خوشحالی، بھائی چارے اور محبت کا پیغام ہے۔

علامہ اقبالؒ کی سوچ کو جب قائداعظمؒ نے عملی جامہ پہنایا تو ایک آزاد مملکت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی صورت میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا جس کی آزادی کو ہم نے داؤ پر لگا رکھا ہے۔ ہمیں یہ جائزہ لینا ہے کہ ہماری سوچ یعنی ہماری روح کا حال کیسا ہے۔ ہماری نفسیات کیا ہے کیونکہ اسی پر ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کا انحصار ہے۔ انفرادی سوچ کے بارے میں علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

ے اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

جب ہم اپنا ذاتی مستقبل بھی بنانا چاہیں گے تو یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ اور جب اطاعت ہوگی تو اجتماعی بھلائی اور فلاح کا راستہ بھی کھل جائے گا۔ دراصل ہماری سوچ ہی بیمار پڑی ہے، منفی راہ پر چل رہی ہے۔ نہ اپنی ذات کے لیے کار آمد ہے نہ ملت کے درد کا درمان۔ ہم نفس پرستی کے مرض میں مبتلا ظاہری شان وشوکت کے لیے ہر جائز ناجائز طریقے سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور خوفناک انجام تک پہنچ چکے ہیں۔ ہمارے رہنماؤں میں بھی سوچ کا فقدان نظر آتا ہے۔ کوئی ایسی منصوبہ بندی نہیں کرتے جس سے قوم کی ڈوبتی کشتی کنارے لگ سکے۔ قوم کو بحرانوں میں پھنسا کر سوچنے کی صلاحیت سلب کر لیتے ہیں اور اپنا وقت پورا کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں۔ عنایت کرتے ہیں تو بھکاری سمجھ کر روپے بانٹ دیتے ہیں۔ سستے تنور لگا کر معززین کو لائنوں میں کھڑا کر دیا۔ وسائل کو بے دریغ تقسیم کر کے جھوٹی شہرت حاصل کر لی مگر جامع منصوبہ بندی جو قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکے ان کی سوچ میں شامل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں۔ یہ قوم کو اپنا بھی غلام بنانے کی تدبیر کرتے ہیں اور مسلمان کو غلامیِ کفر کی زنجیروں میں بھی جکڑ رہے ہیں۔ دُنیا میں ہونے والے تغیرات کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ چین، کوریا، ملائشیا وغیرہ کی ترقی کے راز نہیں اپناتے۔ بصیرت کے بغیر عمل وقت کا زیاں ہے اور وقت گزر جائے تو پھر ہاتھ نہیں آتا۔ منصوبہ بندی کے بغیر کوئی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ اگر قوم کو علم و ہُنر سے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے تو اسلامی تعلیمات اور اصولوں پر چل کر یہ قوم دُنیا کی بہترین قوم بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بصیرت اور مثبت سوچ عطا فرمائے۔ آمین



www.iqbalkalmati.blogspot.com

انقلاب کا راستہ

کسی چیز کو یکسر بدل دینا انقلاب کہلاتا ہے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے عربوں کی تہذیب وتمدن، اخلاق، معاشرت، معیشت اور روایات کو بدل کر ایک ایسا عالمگیر اور آفاقی ضابطہِ حیات دیا جو قیامت تک پوری انسانیت کے لیے بقا اور فلاح کا سرچشمہ ہے۔ آپ ﷺ کے صحابہؓ نے جس خلوص وایثار سے انقلابی خدمات انجام دیں اِن کا ثمر یہ تھا کہ دورِ فاروقی تک دنیا کا بہترین، مہذب، فلاحی، امن وانصاف کا معاشرہ عروج پا چکا تھا۔ حاکمِ وقت خدمتِ خلق میں یہ ذمہ داری محسوس کرتا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی پیاسا مر گیا تو قیامت کے دن عمرؓ سے اس کا حساب ہوگا۔

آج بھی اگر ہم ایک مہذب پر امن فلاحی معاشرے کا خواب دیکھتے ہیں تو وہی راستہ اپنانا ہوگا یعنی خاتم النبین ﷺ کا راستہ۔ قرآن کا راستہ۔ ہمارا دستور العمل قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے مگر افسوس کہ ابھی تو ہم نے اس کا پہلا سبق بھی یاد نہیں کیا۔

؎ یہ پہلا سبق ہے کتاب ھدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

اگر مخلوقِ الٰہی کو اس کا کنبہ سمجھ لیا جائے تو پھر اپنے کنبے کے بارے میں تصور کیجیے۔ ایک طرف تو ایسا شخص ہو جو میرے کنبے پر ستم ڈھائے، لوٹ مار کرے، ان کو بھوکا تڑپا کر خود عیش کرے، اپنی نا اہلی سے کنبے کے نظام کو درہم برہم کر کے جنگل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے قانون کا سماں بنادے۔ کیا وہ شخص میری نظروں میں مقام پائے گا؟ کیا وہ میری محبت کا مستحق ٹھہرے گا؟ دوسری طرف وہ شخص جو اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ کر میرے کنبے پر جان نثار کرے اپنے منہ کا نوالہ ان کو دے، حاکمانہ اور ظالمانہ رویے کی بجائے خادمانہ انداز میں نظم ونسق چلائے اور دنیا کو ان کے لیے جنت کا نمونہ بنادے۔ تو کیا میں اسے خود سے دور رکھ سکوں گا؟ کیا میری محبت کسی اور کے لیے ہوگی؟ کیا وہ میری عنایات اور انعامات سے محروم رہے گا؟ نہیں ہرگز نہیں اگر انسان سے ایسا ممکن نہیں تو خالق کائنات سے یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کی زبوں حالی کا سبب مالک کی نظر کرم میں کمی نہیں بلکہ یہ تو ہماری غفلت اور خود پرستی کا بھیانک انجام ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ قادر مطلق کے محبوب کے غلام ذلیل ورسوا ہو جائیں اور اللہ کے حبیب کے دشمن سر بلند وسرفراز ہوں۔ ایسا نہیں ہوسکتا مگر اللہ کا کوئی بیٹا تو ہے نہیں سب اس کی مخلوق ہیں اور بلا امتیازِ اسلام وکفر، دنیا میں سر بلند وہی ہوگا جو اس کی مخلوق کی خدمت کرے گا۔

ہم اگر اسلامی یعنی فلاحی معاشرہ چاہتے ہیں اور نظامِ قرآن وسنت کو انسانی بقا اور فلاح کے لیے رائج کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ مدد تو تب ہی آئے گی جب وہ ہم سے راضی ہوگا۔ وہ ہم سے راضی تب ہوگا اگر اس کی مخلوق (کنبہ) ہم سے راضی ہوگی۔ ہمیں خدمت کا وہی معیار اپنانا ہوگا جو ہمارے اسلاف کا تھا، ہمارے رہنما کا تھا۔ ہم بضد ہیں کہ ہمیں اختیار یعنی حکومت ملے تو ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے، خدمت کا اعلیٰ معیار قائم کر دیں گے۔ مگر قانون فطرت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اٹل ہے۔یعنی

؎ شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

اس امر سے ہمیں کون روکتا ہے کہ گھر گھر اور در در جا کر لوگوں کے دکھ بانٹیں۔ ان کے مسائل کا حل نکالیں ۔ امن وتحفظ کی فضا پیدا کریں، کسی کو اپنا سمجھیں۔ انہیں اپنے ہی رب کا بندہ سمجھیں ۔ ہمدرد بنیں، دل جیتیں اور مخلوق یہ پکارے کہ اللہ کے اس بندے نے ہماری خدمت کا حق ادا کیا،تو کیا اللہ اپنی مخلوق کی پکار نہ سنے گا ؟ ضرور سنے گا۔انقلاب کے راستے پر چلتے ہوئے مشکلات تو ہوں گی ۔ خاردار جھاڑیوں سے بھی گزرنا ہوگا۔ پتھروں پر بھی چلنا ہوگا ،لیکن منزل ضرور ملے گی ۔مگر پرخلوص محنت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ :-

؎ ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے



www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملت کے نوجوان

آپ نوجوان ملت کا سرمایہ ہیں۔آپ کے ماتھے پر قوم کی تقدیر لکھی ہے۔آپ کے روشن چہرے ہمارے لبوں کی مسکراہٹ ہیں۔امت مسلمہ کے لیے علم وہُنر فاؤنڈیشن ایک عزم ہے سو فیصد تعلیم اور روزگار سے قوم کی سوئی ہوئی تقدیر جگانے کے لیے، ایک تدبیر ہے بگڑے نصیب بنانے کے لیے، ایک کاوش ہے ملت کی ڈوبتی کشتی کو کنارے لگانے کے لیے، اسلام کے اجڑے چمن کو دوبارہ مہکانے کے لیے کیونکہ

امت مرسل ہوئی محکوم اور مظلوم ہے
کوئی تو صورت بنے اس کی بقا کے واسطے

آج مسلمان تمام وسائل کے باوجود غلامی کی زنجیروں میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ شاید پہلے کبھی نہ تھے۔پوری دنیا کے اسلامی ممالک میں سے ایک ملک بھی کفر کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔ایک ایران کے ڈٹ جانے پر ہر طرف صدائیں آتی ہیں کہ اب ایران کی باری ہے پھر پاکستان کی باری ہے۔افسوس! ہم کب تک سوئے رہیں گے۔افغان مسلمانوں پر ٹنوں وزنی بموں کی بارش ہم بھول چکے ہیں۔کشمیر میں ماؤں بہنوں کے دامن پر شہداء کی جدائی کے داغ ہمیں نظر نہیں آتے۔عراق میں خون کی ندیاں دیکھ کر بھی ہماری آنکھیں خون کے آنسو نہیں روتیں۔فلسطین میں بکھری لاشیں ہمارے دلوں کو پُر ملال نہیں کرتیں۔پاکستان میں لگی آگ بجھانے کی فکر ہمیں دامن گیر نہیں۔آخر یہ جمود کب تک رہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گا۔ہمیں اپنی نسلوں اور اسلام کی بقا کے لیے جاگنا ہوگا۔ بہت دیر ہو چکی۔ ہائے بہت دیر ہو چکی۔ بقول اقبالؒ

؎ کب زباں کھولی ہماری لذتِ گفتار نے
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

لیکن جو بچا ہے اسے تو بچا لیجیے۔علم وہُنر، سائنس وٹیکنالوجی کی بنیاد پر جو قوت دُنیا کے پاس ہے ہمارے پاس نہیں اور ابھی تک قوم کے کارواں کا رخ منزل کی جانب نہیں ہے۔ملت پر مایوسی کے بادل چھائے ہوئے ہیں آگے بڑھنے کی راہ نظر نہیں آتی۔لیکن تعلیم یافتہ باشعور طبقے کو ایک دن تو ہوش میں آنا ہی ہوگا۔ بیدار ہونا ہوگا۔آنکھیں کھولنا ہوں گی۔ ورنہ یہ آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گی کیونکہ

؎ وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

بے شک ہم قادرِ مطلق کے ماننے والے اور رحمت اللعالمین ﷺ کے نام لیوا ہیں اگر ہم نے اپنے انداز بدلے تو آسمانوں پر ہونے والے ہماری بربادی کے فیصلے بھی بدل جائیں گے۔دشمن کی سازشیں ناکام ہو جائیں گی۔گرنے والی بجلیاں واپس پلٹ جائیں گی۔ترقی کی راہ ہموار ہوگی۔منزل ہم سے دور نہیں، ہم منزل سے دور ہیں۔فاصلے سمٹ جائیں گے۔اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا حاصل ہو گی۔سو فیصد تعلیم اور روزگار یعنی علم وہُنر فاؤنڈیشن کی صورت میں پرچمِ اسلام لے کر قافلہ روانہ ہوا ہے۔منزل ضرور ملے گی انشاءاللہ ضرور ملے گی۔ضرورت اس بات کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے کہ پڑھے لکھے لوگ منظّم ہو کر ترقی کی راہ اپنائیں۔ جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی قوم کو راہ دکھائیں۔ باہم مل کر ایک ہار کے موتیوں کی طرح مالا بن جائیں۔ اگرچہ تھوڑا مشکل ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔

اے ملت کے نوجواں اقبالؒ کے اس عزم کا اعادہ کر کہ

؎ پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ (آمین)



www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاکستان کا معاشی مستقبل

کسی فرد، خاندان یا قوم کے معاشی مستقبل کا انحصار اس کی آمدنی اور اخراجات کے توازن پر ہوتا ہے۔ اگر آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہوں تو مقروض ہو کر غلامی مقدر بنتی ہے۔ اگر آمدنی زیادہ ہو لیکن اخراجات کم ہوں تو بچت کی بنا پر ترقیاتی منصوبے تکمیل پاتے ہیں اور دنیا میں باعزت مقام ملتا ہے۔ ہم پاکستان کی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں۔ آمدنی کا انحصار اس بات پر ہے کہ کتنے فیصد افراد کام کرتے ہیں یقیناً آپ تسلیم کریں گے کہ پاکستان میں چند فیصد ہی کام کرتے ہیں۔ باقی یا تو کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے یا کام ملتا نہیں۔ بے روزگاری ہے یا کام ان کے شایانِ شان نہیں ہوتا اور ہم ان قوموں کے شانہ بشانہ چلنا چاہتے ہیں جہاں ہر مرد عورت چھوٹا بڑا کام کرتے ہیں۔ ذرائع آمدنی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے کسی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی جو کچھ ضروری اخراجات سے بچا ہو اس کو ایسی جگہ لگایا جائے جس سے چند افراد کو روزگار ملے اور آمدنی بڑھے۔ مگر ہمارے ہاں ایسا تو کوئی منصوبہ نہیں جس میں کوئی شخص بچت کر کے کسی پیداواری کاروبار میں شامل ہو سکے بلکہ اگر کوئی حب الوطنی کے جذبے سے ملک میں انڈسٹری اور ٹیکنالوجی جیسا پیداواری پراجیکٹ شروع کرنا چاہے تو ٹیکس اور بجلی کے محکمے اپنا ذریعہ آمدنی بنا کر جھپٹ پڑتے ہیں۔ ان مشکلات سے جان چھڑا کر آج کل (2004ء) ایک اور کاروبار بہت عروج پر ہے۔ جسے قیامت کی نشانی کہہ لیجیے یا الہ دین کا چراغ۔ کہاوت سنتے تھے کہ فلاں شخص کی مٹی سونا بن گئی۔ آج اس کی سچائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں کوئی شک نہیں رہا۔ راتوں رات فقیر سے امیر ہوتے کہانیوں میں سنا تھا مگر اب آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یوں ترقی کرنا کتنا حسین خواب سا لگتا ہے مگر انجام بہت خوفناک ہے۔

پوری قوم کا سرمایہ مٹی میں دفن ہو رہا ہے۔ جو کچھ کسی نے کمایا، بچایا، فارن کرنسی آئی حتیٰ کہ انڈسٹری ختم کر کے لوگوں نے پراپرٹی خرید لی۔ اگر اسی سرمایہ کاری کا رخ انڈسٹری کی طرف ہوتا تو قوم کتنی ترقی کرتی۔ ذرا سوچیے مٹی میں دفن سرمایا کس طرح واپس آئے گا۔ کون پلاٹ خریدے گا شہر سے کوسوں دور ویران صحرا میں رہائش کا ضرورت مند۔ اب کتنے لوگوں کو روزگار ملے گا۔ کتنی پیداوار بڑھے گی۔ قوم کتنی ترقی کرے گی؟ غریب اور مڈل کلاس کے لوگ اب کبھی اپنا گھر یا چھوٹا سا پلاٹ نہ خرید سکیں گے۔ کیونکہ سونے کے بھاؤ مٹی ساہوکار ہی خرید سکتا ہے، متوسط یا غریب طبقہ کے لوگ تو نہیں۔

اگر اب کبھی کوئی پالیسی ایسی بنے بھی کہ سرمایہ دار طبقہ یا Investor انڈسٹری یا ٹیکنالوجی کی طرف آئے تو مٹی میں دفن سرمایا کس طرح نکلے گا۔ ذرا سوچیے کس طرح مٹی کے بیوپاری میزائل مارکیٹ میں عزت پاسکیں گے۔ اس کے بعد بجلی کا بحران آیا۔ جنریٹر اور یو پی ایس کی خریداری میں اربوں روپے قوم کے ضائع ہو گئے مگر اندھیرا دور نہ ہو سکا۔ کبھی گیس کا بحران اور کبھی آٹے چینی کا بحران غرضیکہ قوم کو سنبھلنے نہیں دیا جاتا، وسائل پر غیروں کا قبضہ ہے اور عوام میں مفلسی کے ڈیرے ہیں۔ قیادت میں بصیرت نظر نہیں آتی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہی لگتا ہے کہ

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہم نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر رکھی ہیں کہ شاید اب بلی نہیں دیکھ رہی حالانکہ دشمن گھات میں ہے کہ بچا ہوا خون بھی چوس لے۔ روزگار کے مواقع کم ہو رہے ہیں۔ تعلیم یافتہ ہنرمند نوجوان ہمارے پاس بہت کم ہیں اور نہ ہی ان حالات میں زیادہ ہو سکتے ہیں۔ کچھ تعلیم یافتہ ہنرمند لوگ ایسے ہیں جو دودھ سے کریم کی طرح نکل کر ترقی یافتہ ممالک میں چلے جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے۔ اپنی ذات کی خاطر اپنوں کے لیے اندھیرا مقدر بنا کر چھوڑ جاتے ہیں۔ بقول شاعر

؎ غنی روز سیاہ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را

(یعنی حضرت یعقوبؑ کو دیکھئے جس بیٹے کی خاطر رو رو کر اندھے ہو گئے وہی یوسفؑ زلیخا کی آنکھوں کا نور بنے ہوئے ہیں)

اب اپنے وسائل پر نظر ڈالنے کے بعد اپنے اخراجات کا جائزہ لیتے ہیں۔ تعلیم خوراک، لباس، علاج اور رہائش ہر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں مگر قوم کی اکثریت کے لیے انتہائی گھٹیا درجے کی سہولیات میسر ہیں۔ لیکن پھر بھی مہندی کے اخراجات کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ آتش بازی کے بغیر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ پتنگ بازی کے بغیر تفریح نہیں ہوتی خواہ کتنے ہی گھروں میں گردن کٹنے اور چھت سے گر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرمرنے پر ماتم ہوتے رہیں۔ ہم نے اسلام کی سادگی کو چھوڑ کر ہندوانہ رسموں کو اپنے اوپر مسلط کر رکھا ہے۔ اخراجات میں سگریٹ نے دودھ، دہی اور خوراک کی جگہ لے رکھی ہے۔ یہ تو محروم اور مظلوم طبقے کے اخراجات ہیں۔ بالائی طبقے کے اخراجات تو ہمارے تصور سے باہر ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ ایسی قوم کا معاشی مستقبل کیا ہوگا۔ مقروض قوم اس راہ پر چل کر کہاں پہنچے گی۔ ذرا سوچیے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کے لیے خوبصورت خوشحال ترقی یافتہ آزاد مستقبل بنا رہے ہیں یا ان کے کمزور اور مجبور ہاتھ پاؤں کے لیے غلامی کی آہنی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں تیار کر رہے ہیں۔ ہمیں بیدار ہونا ہوگا۔ قوم کو بیدار کرنا ہوگا۔ ترقی کی راہ اپنانا ہوگی۔ تعلیم یافتہ طبقے کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا ورنہ

بقولِ شاعر

؎ تیری غفلت تباہی ایک دن لا کے ہی چھوڑے گی
گریں گی بجلیاں ملت کے بے کس بے گناہوں پر



www.iqbalkalmati.blogspot.com

حقوق و فرائض

حقوق وہ سہولتیں ہیں جو ہر صورت ملنی چاہئیں اور فرائض وہ کام ہیں جو ہر صورت کرنے چاہئیں۔ انسانی حقوق کی ابتدا ہم ماں کے پیٹ میں پرورش پانے کے مرحلے سے کرتے ہیں کہ بچے کے حقوق وہیں سے شروع ہوجاتے ہیں۔ پیٹ میں پلنے والے بچے کو وہاں جو ماحول درکار ہے اس میں ماں کی جسمانی اور ذہنی صحت کا بہت دخل ہے لہٰذا عورتوں کو حمل کے دوران بہترین غذا اور خوشگوار ماحول نہ صرف عورتوں کا حق ہے بلکہ اس بچے کا بھی حق ہے جو کل دنیا میں آنے والا ہے۔ پیدائش کے وقت پیچیدگیوں سے بچانے کے لیے ہسپتالوں میں بہتر انتظامات ہوتے ہیں مگر پرائیوٹ ہسپتالوں میں سی سیکشن ایک کاروبار بن چکا ہے اور سرکاری ہسپتالوں کے عملے کے رویوں سے لوگ ڈرتے ہیں۔

پیدائش کے بعد 2 سال تک ماں کا دودھ بچے کا حق ہے اسے ملنا چاہیے۔ کمی کی صورت میں اضافی دودھ شامل کر سکتے ہیں مگر ماں کا دودھ چھڑا کر فیڈر پر لگانا نقصان دہ ہے۔ ماں کے سینے سے لپٹ کر بچہ جب دودھ پیتا ہے تو جو ذہنی سکون اور نشوونما پاتا ہے وہ بستر پر فیڈر پینے سے نہیں پاسکتا۔ ذہنی نشوونما کا زیادہ حصہ ابتدائی سالوں میں ہی مکمل ہوتا ہے اور بچے کی ابتدائی ترتیب ماں ہی کرتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ باشعور ماں ہی اس حق کو بہتر طریقے سے دے سکتی ہے۔ جب سکول جانے کی عمر آتی ہے تو ہر بچہ اور بچی کا یہ حق ہے کہ اسے تعلیم دی جائے۔ اگر ماں باپ جاہل ہیں اور اس فہم سے محروم ہیں تو معاشرے کے مخیّر لوگوں کو ایسے انتظامات کرنے چاہئیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہ ہر بچہ اور بچی کو اس کا حق ملے ورنہ وہ بیچارے عمر بھر جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے اور اہل علم وحکمت کے ساتھ حکمران طبقہ بھی مجرم قرار پائے گا۔ ملائشیا میں ایک فقرہ جو بار بار سنا میرے ذہین میں گھومتا رہتا ہے کہ ملائشیا میں سب سے بڑا جرم بچے کو تعلیم سے محروم رکھنا ہے۔ اس اصول کی وجہ سے وہ قوم سو فیصد تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہے۔ دنیا کی ترقی یافتہ اور معزز قوم ہے جبکہ قدرتی وسائل معمولی ہیں۔ ہمارے ہاں قدرتی وسائل بے شمار ہیں حتیٰ کہ سونے کے سینکڑوں میل لمبے پہاڑ ہیں مگر تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ہم بھکاری قوم بنے ہوئے ہیں۔ طارق عزیز شو میں ایک سوال پاکستان میں گریجویٹس کی شرح پر آیا تو جواب چار فیصد تھا۔ اسرائیل میں پی ایچ ڈی سے کم تعلیم یافتہ کو جاہل کہتے ہیں۔ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں اور جن قوموں سے مقابلہ ہے، ان سے اپنا فرق دیکھیں۔ تعلیم کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ہنر اور روزگار ہر انسان کا حق ہے کیونکہ پیٹ سے بڑی ضرورت اور کوئی نہیں۔ یہ مواقع ہر انسان کو میسر آنے چاہئیں۔ پھر کام کرتے ہوئے جو انسانی ضروریات ہر دور کے مطابق ہوتی ہے مثلاً ٹرانسپورٹ، رہائش، ماحول، امن اور خوشحالی میسر آنی چاہئیں۔ عمر کے آخری حصے کا سہارا خاندان ہو یا معاشرے کے انتظامات، ہر انسان کا حق ہے۔ بنیادی ضروریات اور انسانی حقوق کی مثال ہمیں دورِ فاروقی سے ملے گی۔ عاقبت سنوارنے کے لیے صراطِ مستقیم کی نشاندہی بھی ہر انسان کا حق ہے جو اسے ملنی چاہیے۔ غیر مسلموں کا یہ حق مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے، جو اُن تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب ہم فرائض کا جائزہ لیتے ہیں جس کا علم ہمیں بہت کم ہے جبکہ حقوق سے آج کا انسان خصوصاً پاکستانی کافی حد تک واقف ہے۔ دینی فرائض میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا علم اکثر لوگوں کو ہے اگر چہ کوتاہی ہو جاتی ہے مگر ڈیوٹی کیا ہوتی ہے اور رزق حلال کیسے کمایا جاتا ہے اس کا غالباً علم ہی نہیں ہے۔ ملازمت خواہ سرکاری ہو یا پرائیویٹ ادارے کی اس میں ایک معاہدہ طے پاتا ہے کہ اتنی تنخواہ کے عوض اتنے گھنٹے روزانہ پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام کیا جائے گا۔ ملازمین تنخواہ تو پوری لیتے ہیں مگر کام میں اکثر لوگ خیانت کرتے ہیں اور اس کو گناہ یا جرم بھی نہیں سمجھتے۔ اس تصور سے آشنا نہیں کہ جو اوقات ہم نے کسی کو فروخت کر دیے ان پر ہمارا حق نہیں رہا۔ ان اوقات میں ہم کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے بلکہ ادارے کے ضوابط کے مطابق کرنا ہوں گے۔ اپنے ذاتی کاموں کے لیے وقت نکالنا چوری ہوگی یا یہ وقت اوورٹائم لگا کر پورا کیا جائے۔ بغیر تھکاوٹ کے آرام کرنا یا فارغ بیٹھنا بھی خیانت ہوگا۔ کسی مہمان کو اگر مجبوراً وقت دینا پڑ گیا تو وہ وقت بعد میں پورا کرنا ہوگا یا اس کے برابر تنخواہ واپس کرنا ہوگی ورنہ رزق حرام ہو جائے گا۔ ترقی یافتہ قوموں میں ڈیوٹی ایسے ہی کی جاتی ہے۔ یہی ان کی ترقی کا راز ہے۔ ہمارے ہاں ملازمین خصوصاً سرکاری ملازمین اپنا رزق حلال یا حرام ہونے پر غور کریں۔ اگر رزق ہی حلال نہ ہوا تو باقی عبادت کیسے قبول ہوگی اور دُعاؤں کا کیا بنے گا۔ بہت نیک اور پاکباز ملازمین جو رشوت نہیں لیتے، لوٹ مار نہیں کرتے اور دیانتداری کی وجہ سے بہت احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں وہ بھی اپنے فرائض سے آشنا نہیں۔ تنخواہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پوری لیتے ہیں اور عوام کے حقوق پورے نہیں دیتے۔ اپنے فرائض کی لسٹ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ادارے تباہ ہو چکے ہیں اور کوئی کام درست نہیں ہوتا۔ لوگوں کے کاموں کی فائلوں کے ڈھیر لگے رہنا اور کام ملتوی کیے جانا سب گناہ اور حرام ہے۔

عدالتوں کا مقدمات کو التوا میں ڈالے رکھنا اور معمولی مقدمات کا سالوں تک فیصلہ نہ کرنا جرمِ عظیم ہے۔ اگر عدلیہ مجرم ہو جائے تو انصاف کہاں سے ملے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ انصاف نہیں کیا تو اللہ سے معاوضہ کہاں ملے گا۔ اپنا احتساب ہر انسان کا فرض ہے اور اس سے ہی فرائض کی انجام دہی میں مدد ملے گی۔ عاقبت کا دارومدار اس زندگی میں فرائض کی ادائیگی پر ہے۔

ریٹائرڈ لوگوں سے مجھے گلہ بھی ہے اور کچھ کہنا بھی ہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں جا کر یوں لگتا ہے کہ لوگ ملازمت سے ہی نہیں زندگی سے ریٹائر ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ بہترین وقت ہے اپنے اُن فرائض کی ادائیگی کا جو ملازمت کی مصروفیت میں اپنی خواہش کے مطابق نہیں ہو سکتے مثلاً انسانیت کے لیے رفاہی کام کرنے کے لیے یہ بہترین لوگ ہیں جو اپنی زندگی بھر کا تجربہ گھر کے کونے میں سمیٹے بیٹھے ہیں۔ اکثر لوگ دن بھر بیویوں سے جھڑکیاں تو کھاتے رہتے ہیں مگر گھر سے نہیں نکلتے۔ کسی رفاہی ادارے میں چار گھنٹے انسانی فلاح کے لیے نہیں لگاتے۔ وہ لوگ قرآن پاک کی اس آیت کو شاید پڑھتے ہی نہیں جس کا مفہوم ہے کہ تم بہترین امت ہو کیونکہ تم لوگوں کے لیے بھیجے گئے ہو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہو اور اللہ پر ایمان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رکھتے ہو۔انسان کی ہر محنت کا صلہ پیسہ نہیں ہوتا۔اللہ پر ایمان رکھنے والے اللہ سے صلہ لیتے ہیں اور انسانوں کے کام آتے ہیں۔ معاشرے سے الگ تھلگ ہو کر راہبانہ زندگی گزارنے کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے۔ یہ وہ فرائض ہیں جن سے ہم آشنا نہیں ہیں اور معاشرہ مسلسل تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ یہ شر کی قوتوں کی طاقت کا نتیجہ نہیں بلکہ خیر کی قوتوں کی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ انسان اور مسلمان کے فرائض کا تذکرہ تو بہت لمبا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ کہہ کر پیدا کیا اس کے فرائض کا احاطہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اسی لیے حضرت ابوبکرؓ پرندوں اور گھاس کے تنکوں کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ تم کتنے خوش نصیب ہو کہ تمہارا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور میرا تو حساب کتاب ہونا ہے جبکہ ان کو رضائے الٰہی کی سند مل چکی تھی۔ حضرت عمرؓ کا فرائض کی ادائیگی میں یہ احساس ہونا کہ دریائے فرات کے کنارے کتا بھی پیاسا مر گیا تو عمرؓ سے اس کا حساب ہوگا، ہمارے لیے سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور بہترین امت کے فرد ہونے پر ذمہ داریوں کا احساس کیسے ہوتا ہے۔آج ملک وملت کے حالات اور امت کی زبوں حالی کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی مسلمان اسلام کی بقاء کے لیے فکر مند نہ ہو تو حیران کن بات ہے۔ انسان کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اُسے انسانیت کا شعور دیا جائے جو تعلیم کے بغیر نہیں مل سکتا۔ معاشرے میں سو فیصد تعلیم اور روزگار کے لیے جدوجہد کرنا ہر ذی شعور فرد کا فرض ہے۔اس فرض میں کوتاہی دُنیا اور آخرت میں بربادی کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقصدِ حیات

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی اور انسان کو تمام مخلوقات سے افضل بنایا۔ اشرف المخلوقات میں سے بھی مسلمانوں کو بہترین اُمت کہہ کر فضیلت دی اور قرآن پاک میں بہترین امّت کے اوصاف بھی بتادیے کہ تم انسانوں کے لیے بھیجے گئے ہو۔ پھر ساتھ ہی ذمہ داری اور کام بتایا کہ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر کوئی مسلمان اس معیار پر پورا نہیں اترے گا تو وہ بہترین امت کہلانے کا حقدار کیسے بنے گا؟ اپنے لیے جینا، خودغرضی کی زندگی گزارنا، معاشرے کی فکر نہ کرنا، خلقِ خدا کی خدمت کا فریضہ ادا نہ کرنا، بے حسی اور غفلت مسلمان کو اس کے اصل مقام سے گرا کر بدترین مقام تک پہنچا دیتی ہے اور زمانہ اسے دہشت گرد، غلام اور بھکاری جیسے القابات سے پکارتا ہے۔

ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم دنیا میں کس لیے آئے ہیں اور کس کے آگے جوابدہ ہیں جب یہ سوچ کر زندگی گزاریں گے تو ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی بن جائے گا اور مخلوق کے مسائل حل ہوتے جائیں گے۔ کائنات کی ہر چیز اپنے کام میں لگی ہوئی ہے۔ ایک مسلمان ہے جو اپنے فرائض سے غافل ہے اور معاشرے کا یہ اہم رکن ناکارہ ہونے کی وجہ سے ہر طرف لوٹ مار، قتل و غارت اور درندگی کا بازار گرم ہے۔ معاشرے میں بداخلاقی کا تعفّن پھیلا ہوا ہے۔ ہر طرف سے صدا اُبھر رہی ہے کہ اسے زمانے سے مٹادو، اسے دفن کردو۔

ذرا غور کیجیے اگر کسی بدن میں دل دھڑکنا چھوڑ دے تو انجام کیا ہوتا ہے۔ ہاتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پاؤں حرکت کرنا چھوڑ دیں تو اسے فالج زدہ کہتے ہیں۔ گھر والے بھی ایک دن اُس کے مرنے کی دُعا کرنے لگتے ہیں۔ اگر دماغ کام کرنا چھوڑ دے تو زندگی عذاب بن جاتی ہے یا ناممکن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کائنات کا اہم جزو اشرف المخلوقات اور بہترین امت کا لقب رکھنے والا انسان اگر خالق و مالک کے بتائے ہوئے حکم توڑ کر اپنا کام کرنا چھوڑ دے تو انجام کیا ہوگا۔ اس فرد کا انجام کیا ہوگا اور ایسے معاشرے کا انجام کیا ہوگا۔ مقصد حیات سے آگاہی کے بعد زندگی کا سکون چھن جانا اور بے تابی حصے میں آنا تو نظر آئے گا مگر اسی کا نام زندگی ہے۔ جمود موت کی علامت ہے۔

درحقیقت معاملہ ایسے ہی ہے جیسے علامہ اقبالؒ نے فرمایا:۔

ے یہ شہادت گہہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا ہوگا اور اپنے مالک کی اطاعت کے لیے کچھ کام کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ کہہ کر پیدا کیا اور کوئی خلیفہ خلقت کی ذمہ داریوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم سب سوئے ہوئے ہیں اس لیے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے نہ معاشرے کے مسائل کا، نہ انہیں حل کرنے کی کوئی جدوجہد کرنا پڑتی ہے نہ کوئی انجام کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ ہمیں بیدار ہونا ہوگا۔ علامہ اقبالؒ نے قوم کو جگانے کے لیے بہت کچھ کہا ہے۔

ے دلِ بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور دوسری جگہ فرمایا۔

؎ دلِ مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنا کر دوسروں کے لیے پیدا کیا ہے تو ہمیں ان کے لیے کام کرنا ہوگا یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہم مالک کے سامنے جواب دہ بھی ہیں۔ وہ لوگ جو اس شعور سے محروم ہیں یعنی جہالت کے اندھیرے میں بھٹکتی ہوئی قوم کے افراد، انہیں علم وشعور کی ضرورت ہے جو ان تک پہنچانا تعلیم یافتہ طبقے کی ذمہ داری ہے۔ اگر یہ ذمہ داری نہ نبھائی تو ہم مجرم قرار پائیں گے کیونکہ علم کے بغیر کوئی نیک کام نہیں ہوسکتا اور کوئی برائی روکی نہیں جاسکتی۔ نیکی اور بدی کی پہچان یا شعور علم سے وابستہ ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی پہچان علم کے بغیر ممکن نہیں اور ان کے احکام سے آگاہی کے بغیر نیکی اور بدی میں تمیز ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا تعلیم یافتہ باشعور طبقے کا فرض ہے کہ تمام انسانوں کے لیے تعلیم کا انتظام کرے۔ جن قوموں نے اس فکر کو اپنایا انہوں نے دنیا میں بلند مقام پایا ہے۔

؎ زندہ قوموں کا شعار سوفیصد تعلیم وروزگار

روزگار کی اہمیت سے کون واقف نہیں، انسان کی سب سے بڑی ضرورت پیٹ بھرنا ہے رزق کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ حدیث پاک کا مفہوم بھی ہے کہ بھوک کفر کی طرف لے جاتی ہے۔ لہٰذا تعلیم کے ساتھ روزگار بھی انسان کی اہم ضرورت ہے۔ ہنرمند اور باروزگار معاشرہ ہی دنیا میں مقام پاتا ہے۔ خوشحالی، امن اور ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے بلکہ اس دور میں تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ علم وہُنر سے محروم قومیں قتلِ عام کا شکار ہیں۔ ان کے خزانے بھی ان کے کام نہیں آتے بلکہ ان کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہلاکت کا باعث بنتے ہیں کیونکہ دشمن ان خزانوں پر قبضہ کرنے کے لیے شب خون مارتا ہے۔ یہ کہنا یقیناً بجا ہوگا کہ

؎ جینا ہے دنیا میں اگر
راز بقا ہے علم و ہنر

ہمیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے احکام کو پورا کرنے کے لیے معاشرے کو دینی اور دنیاوی تعلیم دینا ہوگی۔ معاشرے کو پاکیزہ، خوشحال اور پرامن بنانا ہوگا۔ تمام برائیوں کو مٹانا ہوگا۔ اگرچہ سب کچھ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ہمیں اس کا حکم مانتے ہوئے جدوجہد کرنا ہوگی۔ یہی ہمارا مقصد حیات ہے کہ اس کی اطاعت میں مخلوق کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ انجام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اسی سے احسن جزا مانگتے رہیں اور یہ نہ سوچیں کہ ایک میرے کرنے سے کیا ہوگا پورا معاشرہ تو بگڑ چکا ہے۔ ہرگز نہیں ہمیں تو اپنا مقصد حیات پورا کرنا ہے فرائض انجام دینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرنی ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمارے اختیار میں کچھ نہیں، سب کچھ کرنے والا اللہ ہے وہ چاہے تو کُن کہہ کر سب کچھ کر دے مگر یہ دنیا آزمائش گاہ ہے۔ ہمارا امتحان ہے لہٰذا ہمیں مقصد حیات کو سمجھ کر زندگی کا ہر لمحہ جدوجہد میں گزارنا ہے اور دُعا کرنی ہے کہ یا الٰہی!

؎ میں کر پاؤں مخلوق تیری کی خدمت
محمد ﷺ کی امت کا خادم بنا دے

(آمین)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

احساسِ زیاں (تقریر)

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

؎ خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

مگر آج کا خوابیدہ مسلمان تو کتنے ہی طوفانوں سے آشنا ہو چکا، کتنے آسماں اُس پر ٹوٹے، کتنی بجلیاں اُس پر گریں، کتنے ظلم اُس نے سہے، ٹنوں وزنی بموں کے انگاروں نے کتنے ہی چمن اُس کی آنکھوں کے سامنے جلا ڈالے، کتنے خوبصورت چہروں والے شہر خون کی ندیوں میں بدل گئے، انسانی جسموں کے چیتھڑے بکھرتے ہوئے دیکھے مگر اُس کے بحر کا سکوت نہ ٹوٹا۔ موجوں میں اضطراب نہ آیا۔ ہم خواب سے بیدار نہ ہوئے، ماضی پر نظر نہ ڈالی، مستقبل سے آنکھیں بند رکھیں۔ مظلوم، محروم اور محکوم بنے رہے۔ غلامی کی زنجیروں کو ہاتھوں کے کنگن اور پاؤں کی پائل سمجھ کر پہن لیا۔ کبھی یہ نہ سوچا کہ ہم کون ہیں اور ہم پر کیا بیت رہی ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

؎ کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردُوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

کیا عظمتِ اسلام کا پرچم سرنگوں ہو گیا؟ کیا دینِ محمدیؐ کا دمکتا آفتاب غروب ہو چکا؟ اگر نہیں تو جہاں میں اندھیرا کیوں ہو گیا۔ ظلم و جبر کی گھٹائیں کیوں چھا گئیں۔ مسلمانوں کا لہو پانی سے بھی سستا کیوں ہو گیا۔ ہمارے گلستانوں پر انگارے کیوں برسے، انسانی آبادیوں میں جنگل کا قانون کیسے آیا۔ کیا دورِ فاروقی کو تاریخ بھلا چکی؟ کیا عمرِ ثانی ہمیشہ کے لیے دنیا کو خیر باد کہہ گیا کہ آج بھیڑیے کو گلّے پر حملے کی جرأت ہوئی۔ کیا پھر کبھی کوئی طارق بن زیاد، خالد بن ولید، محمود غزنوی، محمد بن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قاسم اور صلاح الدین ایوبی تاریخِ اسلام میں پیدا ہی نہیں ہوگا۔

ہم خوابیدہ ہیں مگر کفر کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اُسے نظر آ رہا ہے کہ ان حالات میں ایسا ہی ہوگا۔ جب قوموں کی قومیں اور نسلوں کی نسلیں تعلیم سے محروم جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی ہوں۔ غفلت، کاہلی اور بے روزگاری سے نیم مردہ ہو کر بسترِ مرگ پر سسک رہی ہوں تو پھر جو ہر کہاں سے آئے گا۔ گرتے ہوئے پرچم کو ٹوٹے ہوئے ہاتھ کیسے تھامیں گے۔ دشمن کی یلغار کا مقابلہ سوئی ہوئی قومیں کیسے کر پائیں گی۔

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہمیں بیدار ہونا ہوگا، قوم کو بیدار کرنا ہوگا، علم کی روشنی سے پورے عالم کو منور کرنا ہوگا۔ امتِ مسلمہ کے زوال کو عروج میں بدلنا ہے تو ہر فرد کو رات دن جدوجہد کرنا ہوگی۔ غربت، جہالت اور بے روزگاری کو ختم کرنا ہے تو سائنس، ٹیکنالوجی اور ریسرچ کو اپنانا ہوگا۔ مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلانی ہے تو قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے تو دین اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنا ہوگا۔ علم و ہُنر فاؤنڈیشن کی صورت میں ہم قافلے کو منزل کی جانب روانہ کر چکے ہیں۔ اب قدم بڑھانا ہے اور انشاء اللہ بڑھتے چلے جانا ہے۔

اے ملت کے نوجوان!

؎ اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔

☆☆☆

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انڈونیشیا کا سفر

سکن کانفرنس میں شرکت کے لیے ستمبر 2006ء میں انڈونیشیا کے شہر بالی میں جانے کا موقع ملا۔ انڈونیشیا آبادی کے اعتبار سے اسلامی ملکوں میں سب سے بڑا ملک ہے۔ 70 فیصد مسلمان ہیں، ترقی پذیر ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ ہماری فلائٹ براستہ سنگاپور تھی اور سنگاپور میں صبح سے شام تک قیام تھا جو ہم نے سیر میں گزارا۔ وہاں کا ایئر پورٹ اتنا بڑا اور خوبصورت ہے کہ چھوٹا سا حسین شہر لگتا ہے۔ شہر میں ٹورسٹ گائیڈ کی رہنمائی میں پھرتے رہے اور ان کے اہم مقامات دیکھے۔ لِٹل انڈیا کے ایریا میں بہت بڑا شاپنگ مال مصطفیٰ سنٹر کے نام سے مشہور ہے جہاں تقریباً ایک لاکھ سے زائد چیزیں دستیاب ہیں لیکن قیمت کے اعتبار سے ہمیں کوئی چیز پاکستان سے سستی نہ لگی۔ پہاڑی کے اوپر ایک قابلِ دید پارک کی سیر کی۔ شہر میں اونچی اونچی بسیار منزلہ عمارتیں، پلازے اور فلیٹس دیکھ کر اسے میناروں کا شہر کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔

زمین کی کمی کی وجہ سے ایک دو منزلہ گھر یا عمارتیں بہت ہی کم ہیں۔ چاروں طرف ٹاور ہی ٹاور نظر آتے ہیں۔ 73 منزلہ سِوس ٹاور کے پاس سے گزرے، شہر میں صفائی کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز حتیٰ کہ سڑکیں بھی شیشے کی طرح صاف ستھری ہیں۔ ٹریفک کے اصول اور قوانین کی وجہ سے کہیں پریشانی نہیں ہوئی۔ ایک چیز قابل غور یہ ہے کہ جب گائیڈ سے چیزوں کی قیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہوئے کوئی پوچھتا کہ ڈالر سے مراد امریکی ڈالر یا سنگاپور ڈالر ہے تو اس گائیڈ کے تیور بدل جاتے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھے، وہ بڑے فخر سے کہتا تھا کہ ہم امریکہ کے ماتحت نہیں ہیں ہم آزاد ہیں ڈالر سے مراد صرف سنگاپور ڈالر ہے تب احساس ہوتا تھا کہ کاش ہم بھی غیروں کی غلامی سے آزاد ہوتے اور اپنی آزادی پر فخر کر پاتے۔ سنگاپور ہم سے 19 سال بعد آزاد ہوا۔ سمندر اور مچھلی کے علاوہ کوئی قدرتی وسائل نہیں تھے مگر مخلص قیادت نے وسائل ڈھونڈ لیے، جغرافیائی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فری پورٹ بنا کر دُنیا بھر کی تجارت کا مرکز بنا دیا۔ پینے کے لیے پانی بھی نہیں تھا اور بجٹ کا 60 فیصد پانی خریدنے پر لگ جاتا تھا۔ وہ غریب ملک آج دُنیا کا امیر ملک ہے جہاں فی کس آمدنی (GDP) پوری دُنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ تعلیم 92 فیصد ہے اکثریت برسرِ روزگار ہے۔ امن اور خوشحالی ہے۔ ہمارے ہاں بدامنی نے سیاحت، تجارت اور خوشحالی کو ناممکن بنا رکھا ہے۔ سنگاپور میں 41 سال سے ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے 31 سال سے ایک ہی وزیرِاعظم ہے۔ یہ حکمرانوں کی اچھی کارکردگی کا ثمر ہے، سچ یہ ہے کہ

؎ اس نے ویرانے کو کر ڈالا چمن
ہم نے بستے شہر ویراں کر دیئے

موازنہ کرنا تو محال ہے اب آیئے شہرِ سیاحت بالی چلتے ہیں جہاں کی تنگ سڑکوں پر بھی کبھی ٹریفک بلاک نہیں دیکھی۔ فٹ پاتھ کھلے اور خوبصورت، چوڑی گرین بیلٹ مگر سڑکیں تنگ کیوں؟ نہیں معلوم۔ ہماری طرح اہم سڑکوں پر کاروں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نہیں بلکہ پبلک ٹرانسپورٹ اور موٹر سائیکلوں کا ریلا۔ تقریباً ایک تہائی یا چوتھائی موٹر سائیکلیں خواتین چلاتی ہیں۔ شہر میں جہاں سے گزرے بتوں کی

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھرمار نظر آئی کیونکہ بالی شہر میں 95% ہندو رہتے ہیں جنہوں نے اسے بتوں کا شہر بنا رکھا ہے مگر سیّاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ سمندر کے کنارے یہ خوبصورت صاف ستھرا شہر اپنے قدرتی حسن میں ایک مثال ہے۔ شہر سے 50 کلومیٹر دور ایک ندی نما دریا Rafting (کشتی بانی) کے لیے یکتا ہے جس سے بڑھ کر یادگار تفریح ہمیں کوئی اور نہیں لگی۔ ہمارا قیام سمندر کے ساحل پر واقع ایودیہ ہوٹل میں تھا جہاں سے سمندر نظر آتا تھا۔ ایک رات ہم چند دوست ساحل پر جا بیٹھے جہاں میری شاعرانہ حِس بیدار ہوئی اور میں نے ایک نظم (بالی کے ساحل پر) سپردِ قلم کی جس کے آخری اشعار ہیں۔

؎ تجھے اِک بات کہتا ہوں یہی بس رازِ ہستی ہے
بحر کی موج بن تیری بقاء اس میں ہے اے غافل
سلیمؔ اس ارضِ پاکستان میں سونا ہی سونا ہے
زمانہ لوٹ لے گا تو اگر جا گا نہ اے کاہل

ایک بات کا تذکرہ ضرور کروں گا جو وہاں کے گائیڈ نے بتائی کہ اس شہر کی 65 فیصد آمدنی سیّاحوں سے ہے جو ایک بم دھماکہ ہونے کے بعد ایک تہائی رہ گئی کافی لوگ بے روزگار ہو گئے۔ مجھے خیال آیا کہ جہاں ایک بم دھماکے نے ان کی معیشت کو ہلا کے رکھ دیا تو ہمارے ہر روز کے بم دھماکوں نے ہمارے پاس کیا چھوڑا ہوگا۔ بتوں کے شہر میں مندر بھی بہت ہیں مگر اس دور میں جب کہ دُنیا کمپیوٹر اور لیزر بنا رہی ہے۔ رات دن بت تراشنے والی قوم کیسے زندہ رہے گی اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Monkey Forest دیکھا جہاں یوں لگتا تھا جیسے بندروں کا عذاب ہو۔ بالی میں مختصر سی شاپنگ کا بہت مزا آیا کہ ہر چیز ہزاروں اور لاکھوں میں تھی کیونکہ ہمارے ایک روپے میں ان کے 150 روپے ملتے ہیں۔ لوگ بہت اچھے ہیں خوش اخلاق، ملنسار، مؤدب، مہذب اور تعلیم یافتہ کیونکہ وہاں تعلیم لازمی ہے۔ ان کے خدوخال چائنیز جیسے ہیں۔ حقیقی حسن اگر دیکھا جائے تو ہماری مٹی میں لعل چھپے ہیں۔ قدرتی وسائل کے اعتبار سے پاکستان میں کسی چیز کی کمی نہیں مگر ان وسائل کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ قوم کی اکثریت تو تعلیم اور آگہی سے محروم ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کے پاس تنقید اور مایوسی کے سوا کچھ نہیں۔ حاکم اپنی حکومت کے نشے میں مست ہیں اور قوم مسلسل زوال کی طرف جا رہی ہے۔ بحیثیتِ انسان اور مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ملت کے احوال پر نظر ڈالیں۔ قوم کی بگڑی تقدیر بنانے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھیں اور مشکلات کا حل نکالیں۔ علم و ہُنر کو مشن بنا کر ملت کے کارواں کو منزل کی جانب روانہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔

☆☆☆

www.iqbalkalmati.blogspot.com

علماء حق سے التماس

خاکم بدہن - چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق جسارت تو کر رہا ہوں مگر احساسِ ندامت بھی دامن گیر ہے کہ دین کے ورثا کے معاملے میں دخل کا حق مجھے ہے تو نہیں لیکن چمن میں لگی آگ دیکھ کر ہر راہرو کا دل جلتا ہے۔ گلشنِ اسلام گرویرانہ بن گیا تو ورثا کو بھی کچھ سوچنا ہوگا۔ اگر ویرانہ لفظ اچھا اور سچا نہیں لگتا تو افغانستان کے نیست و نابود اسلامی انقلاب کو دیکھ لیجیے، عراق کے حسین شہروں کے کھنڈرات دیکھ لیجیے، فلسطین اور کشمیر کے مظالم سے کون ناواقف ہے۔ ایران کے اسلامی انقلاب پہ کفار کی یلغار ہونے والی ہے۔ پاکستان پتھر کے زمانے میں دھکیل دیا گیا۔ بموں کی بارش برسی، دِیر، سوات اور وزیرستان اُجاڑ بن گئے۔ کیا اب بھی کہیں گے کہ گلشن ویرانہ نہیں بنا۔ اگر نہ بنتا تو اس چمن کی بلبلوں کے ترانے زمانہ سُنتا، امن اور محبت کے نغموں سے مسرور ہوتا۔ اسلامی تہذیب کی مہک ہر طرف پھیلتی مگر ایسا نہیں ہے تو شاید چمن اُجڑ چکا۔ سوال اب یہ ہے کہ زوال کیوں آیا؟ کیا اس لیے کہ ہم نے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے مُنہ پھیر لیا یا اس لیے کہ ہم نے حقوق العباد یعنی اسلامی معاشرت کو پس پُشت ڈال دیا۔

دراصل ہم نے اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر خودغرضی یعنی شیطانی تہذیب کو اپنا لیا۔ علم کی جگہ جہالت و کاہلی اور بے روزگاری۔ سائنس ٹیکنالوجی اور ریسرچ کی جگہ فرسودہ رسومات، صفائی کی جگہ گندگی کے ڈھیر اور تجاوزات، فٹ پاتھوں کی جگہ دکانوں کے سامان، خدمت کی جگہ حکومت، اجتماعیت کی جگہ انفرادیت، خوشحالی کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جگہ بدحالی، امن کی جگہ بم دھماکوں اور حق کی جگہ باطل کو سینے سے لگا لیا۔ قومی ادارے ملت کی تقدیر بنانے کی بجائے اپنا پیٹ بھرنے لگے اور دنیاوی ہوس کا پیٹ اتنا بڑا ہے کہ کبھی بھرتا ہی نہیں۔

اے میرے قابل صد احترام علماء کرام! معاشرتی بدحالی کے ذمہ دار یہ تمام لوگ آپ ہی کی محفل میں تو بیٹھتے ہیں۔ آپ ہی کے خطبات تو سنتے ہیں۔ آپ ہی کا کہا مانتے ہیں۔ آپ ہی سے آ کر مسائل کا حل پوچھتے ہیں۔ ان میں حاکم بھی شامل ہیں محکوم بھی، عادل بھی شامل ہیں ملزم بھی، مسیحا بھی شامل ہیں بیمار بھی، امیر بھی شامل ہیں غریب بھی، ظالم بھی شامل ہیں اور مظلوم بھی۔

اے کاش آپ ان کو سو فیصد تعلیم کا درس دے دیں، محنت اور روزگار کی اسلام میں اہمیت بتا دیں، صفائی نصف ایمان کے تصور کا احساس دلا دیں، خصوصاً حکمرانوں کو ان کی ذمہ داریاں بتا دیں۔ پاکستان کے ہر چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں مسجد اور مذہبی رہنما موجود ہوتے ہوئے بھی قوم جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی ہے جبکہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا حکم یہ ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ آپ اس اُمت کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دے دیں اور

؎ مسجد کو کر دیں مرکز تعلیم و تربیت کا
پھر دیکھنا کہ ملت بیدار ہو گئی ہے

جزاک اللہ

اللہ حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تعلیم کتنی آسان

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے انسان کی بنیادی ضروریات کو نہایت ارزاں اور آسان بنایا ہے۔ انسان کی زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہوا ہے جس کے بغیر چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتے اس کو اللہ تعالیٰ نے سب کے لیے مفت اور فراواں مہیا کیا ہے۔ اس کے بعد زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بے حساب دے رکھا ہے۔ پھر خوراک یعنی روٹی کی ضرورت ہے وہ بھی خوشحال معاشروں میں بہت ارزاں ہے۔ جو اشیاء زندگی کے لیے لازمی نہیں اور فقط زیبائش کے لیے ہیں وہ بہت مہنگی ہیں مثلاً سونا، چاندی ہیرے جواہرات وغیرہ۔

تعلیم کی اہمیت قرآن کریم میں بار بار آئی ہے اور پہلی وحی کا پہلا لفظ بھی اقراء ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم دیا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے تو پھر اتنی ضروری چیز کائنات میں خلافِ فطرت مہنگی کیسے ہوسکتی ہے۔ تعلیم بہت آسان اور سستی ہے اگر وہ علمِ نافع کے طور پر ہو مگر بہت مہنگی اور مشکل ہے اگر وہ امتیازی طبقات کے اظہار کے لیے ہو۔ آج پاکستان میں متوسط طبقے کے لیے سب سے مشکل کام بچوں کی تعلیم ہے۔ والدین کی آمدنی سے زیادہ بچوں کے تعلیمی اخراجات ہوتے ہیں مگر پرائیوٹ تعلیم اور نامور اداروں میں یہ ایک سٹیٹس سمبل ہے جسے حاصل کرنے کے لیے حلال اور حرام طریقوں سے آمدنی بڑھائی جاتی ہے۔ دُور دُور اداروں میں جانے آنے کی تکالیف، بڑے بڑے بستوں کا بوجھ اور والدین کی دوڑیں سب کے اعصاب خوردگی کا سبب ہیں مگر لوگ مجبور ہیں آخر کیا کریں کوئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

متبادل نظام نہیں ۔غریب طبقے کی ستم ظریفی یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں معیار پر توجہ کم ہے کیونکہ وہاں کسی افسر، حکمران یا بڑے آدمی کا بچہ نہیں پڑھتا لہٰذا نگرانی کون کرے معیار کی خبر کون لے ۔ پسماندہ طبقے پر ظلم یہ ہے کہ پھولوں جیسے ہونہار بچے جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے ۔ اعلیٰ طبقے کے حالات مختلف ہیں ان کے بچے مُلک سے باہر تعلیم حاصل کرتے ہیں جب حکومت کرنے کی عمر کو پہنچتے ہیں تو تشریف لے آتے ہیں ۔ان حالات سے پتہ چلا کہ تعلیم سے زیادہ مشکل کام کوئی اور نہیں لیکن معاملہ برعکس ہے حقیقت میں تعلیم سے زیادہ آسان کام کوئی نہیں اور تعلیم سے زیادہ مفید چیز اور کوئی نہیں ۔ جو لوگ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں مختلف انداز میں اپنی کوششیں کرتے رہتے ہیں کوئی این جی او بنا کر تو کوئی مدرسے کھول کر مگر صاحب اِختیار لوگ نہ جانے کیوں بے حسی کا شکار ہیں ۔اگر کوئی حکمران تعلیم کا پرچار کرتا ہے تو سیاست کیلئے ،کوئی عمارت بناتا ہے تو اپنی یادگاروں کے لئے ۔قوم کے ہر بچہ بچی کو سکول بھجوانا کسی کا نصب العین نہیں ہے ۔ جہالت کے اندھیرے میں قوم تباہی کے گڑھوں میں ِگر رہی ہے ملک برباد ہو رہا ہے ۔قتل و غارت ڈاکے اور رہزنی کے بازار گرم ہیں مگر انسانیت کو شعور اور روشنی میں نہیں لا یا جا رہا، حالات گھمبیر ہیں مسائل پیچیدہ ہیں ،کوئی حل بھی تو آخر نکلے ۔

آیئے حل تلاش کرتے ہیں ۔ابتدائی اقدامات سے آغاز کرتے ہیں پاکستان کے ہر گاؤں اور محلے یا بستی میں مسجد موجود ہے ۔صبح بچیوں کی تدریس ہو، شام کو بچوں کی شفٹ ۔نماز بھی مسجد میں پڑھیں گے تو اللہ کے گھر آباد ہوں گے ۔کم سے کم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اخراجات یعنی اساتذہ کی تنخواہیں وغیرہ۔ جہاں سکول موجود ہیں انہیں ڈبل شفٹ کیا جائے ۔ جتنے کالج اور یونیورسٹیاں ہیں سب کو ڈبل شفٹ بلکہ ٹرپّل شفٹ کیا جائے۔عربی کو لازمی مضمون قرار دیا جائے تا کہ ہم قرآن کو سمجھ سکیں۔ پورے ملک میں نصاب ایک ہو،خواہ پرائیویٹ ادارہ ہو یا سرکاری۔نئی عمارتیں بنانے کی بجائے پرانی عمارتوں کو زیادہ استعمال کیا جائے۔سرکاری ملازمین پر پابندی ہو کہ ان کے بچے صرف سرکاری اداروں میں پڑھیں گے اور کوئی فیس نہ لی جائے۔تعلیم کے راستے میں اخراجات رکاوٹ نہ بنیں اس سے سرکاری اداروں کا معیار بلند ہوگا اور ملازمین کے بچوں کی تعلیم آسان ہونے سے رشوت بہت کم ہو جائے گی کیونکہ بچوں کے مستقبل کی خاطر ہی سب زہر پینے پڑتے ہیں۔ یہ سب باتیں بہت اچھی ہیں مگر یہ کام کون کرے گا۔ یہ کام وہ کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونے کے تصور سے آشنا ہوگا۔ جو حاکم یا صاحبِ اختیار شخص اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھائے گا وہ دُنیا میں بھی رسوا ہوگا اور آخرت میں بھی پشیمانی کا سامنا کرے گا۔کام ہرگز مشکل نہیں اگر حکمران عزم کرلیں ہر ضلع کے ڈی۔سی۔او کے ذمے ہو کہ اپنے ضلع کے ہر بچہ اور بچی کو سکول بھجوائے۔جبری تعلیم کی پالیسی نافذ کرے۔میٹرک کے بعد فنی تعلیم کو ترجیح دی جائے۔ڈی۔سی۔او، ہر گاؤں کے نمبردار، پٹواری اور کونسلرز وغیرہ کو احکامات جاری کریں کہ ہر گاؤں اور محلّہ میں ایجوکیشن ویلفیئر سوسائٹی بنائیں اور اپنے علاقوں میں ہر بچہ، بچی کو سکول بھجوائیں جو والدین ایسا نہ کریں ان کی لسٹیں ضلعی دفتر میں بھیجی جائیں جہاں سے بذریعہ پولیس ان والدین کی باز پرس کی جائے۔ان احکامات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے جاری ہوتے ہی آپ کی قوم کے تمام بچے سکولوں کا رخ کریں گے۔ جہاں سکول نہیں ہیں وہاں درج بالا مقامی ذمہ دار حضرات زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں پابندی کے ساتھ اس مشن میں لگائیں۔ معیشت قطعاً رُکاوٹ نہیں بنے گی این جی اوز بھی بھرپور حصہ لیں اور اگر حکمرانوں کی نیک نیتی پر ڈونرز کو اعتبار ہو جائے تو یہ پہاڑ ٹوٹ کر جوئے شیر بھی بہہ جائے گی۔ آج اگر پوری قوم کا رخ تعلیم کی طرف ہو جائے تو چند سال بعد آپ کے پاس دُنیا کی عظیم قوم موجود ہوگی جو اسلام کی سر بلندی کا ذریعہ بنے گی۔ دُنیا کو امن اور ترقی کا پیغام دے سکے گی۔ اسلام کا مسخ شدہ چہرہ سنوار کر دُنیا کے سامنے پیش کر سکے گی اس کی دلیل یہ ہے کہ جن قوموں نے تعلیم کو نصب العین بنایا وہ دُنیا کے نقشے پر درخشاں ستاروں کی طرح ابھریں۔ انہیں کسی نے دہشت گرد نہیں پکارا۔ وہ امن اور بقاء کی علامت بن گئیں۔ چائنہ، کوریا اور ملائشیاء وغیرہ کے پاس کوئی اور جادو کی چھڑی نہیں تھی فقط علم و ہُنر کا مشن اور جذبہ تھا جس نے ان قوموں کو زندہ اقوام بنایا۔

؎ زندہ قوموں کا شعار سو فیصد تعلیم و روزگار

ہم بحیثیت قوم زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں اور اس راز سے آشنا نہیں کہ

؎ جینا ہے دُنیا میں اگر راز بقاء ہے علم و ہُنر

آیئے تصور کریں کہ ہمیں ایک دن اپنے رب کے سامنے جوابدہ ہونا ہے اور پوچھا جائے گا کہ زندگی میں کیا کر کے آئے ہو۔ میری مخلوق سے کیا ہمدردی کی۔ میرے محبوب کی امت کو کس حال میں دیکھا اور چھوڑا۔ میرے دین کی بقاء اور سر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلندی کے لیے کیا عملی اقدامات کیے یا زندگی جیسی بہترین امانت ذاتی خواہشات کی نظر کر ڈالی۔ کاش ہم بھی اس بڑھیا کی طرح جواب دے سکیں جو سوت کی گٹّی ہاتھ میں لے کر بازارِ مصر میں یوسف کو خریدنے چلی تھی یا اُس چڑیا کی طرح جواب دے سکیں جو اپنی چونچ میں پانی کا قطرہ لے کر جنگل کی آگ بجھانے جا رہی تھی۔ جنگل کے بادشاہ نے پوچھا کہ احمق کیا تیرے اس پانی سے آگ بجھ جائے گی تو اُس نے کہا کہ میں قیامت کے دن یہ تو کہہ سکوں گی کہ میں نے اپنی ہمت کے مطابق کوشش کی تھی۔ ہمیں بھی اپنی استطاعت کے مطابق فرض ادا کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سائنس اور اسلام

بد قسمتی سے مسلمانوں نے سائنس کو اسلام کا مخالف سمجھ لیا اور بعض لوگوں نے سائنس کے خلاف کفر کے فتوے دیے۔ قوم کے دل میں ''سائنس'' کے لئے نفرت پیدا ہوئی اور قوم زوال کی طرف چلتے چلتے تباہی کے اس کنارے پر پہنچ گئی جہاں سے واپسی کی صورت نہیں بن رہی۔ سائنس دراصل sense کا دوسرا نام ہے یعنی عقل وفہم۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بھی اسی خوبی کی وجہ بنایا۔ انسانوں میں درجات اور مقامات بھی اسی خوبی کی وجہ سے ملتے ہیں۔ دنیا کی ساری ترقی اور سہولتیں عقل کے استعمال یعنی سائنس کی مرہونِ منت ہیں۔ آج کے سائنسی دور میں اس سے فوائد تو سب اٹھاتے ہیں مگر اس کی حقیقت کو تسلیم کرنے سے ابھی تک عاری ہیں اور خصوصاً ہمارا مذہبی طبقہ جو موبائل فون تو استعمال کرتے ہیں، ویڈیو فلم بھی بنواتے ہیں، جہاز میں سفر بھی کرتے ہیں، بجلی کے بغیر پل بھی نہیں گزار سکتے مگر ان تمام وسائلِ زندگی کے موجد یعنی سائنس کو حرام سمجھتے ہیں اور سائنسدان پر بھی کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں۔ یہ کہنا بھی ایک مسلّم حقیقت کا اقرار ہوگا کہ آج پاکستان کا وجود ہماری ایٹمی طاقت کے سبب ہے یہ بھی ایک سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا قوم پر احسانِ عظیم ہے ورنہ کئی گنا بڑا دشمن پاکستان کو کب کا نگل چکا ہوتا۔ میرا مقصد مسلمانوں کو سائنس کی طرف متوجہ کرنا ہے کیونکہ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ حکم دیا کہ تم سوچتے کیوں نہیں ،تم غور کیوں نہیں کرتے ،کیا تم عقل نہیں رکھتے ،تمہارے لئے کائنات مسخر کر دی گئی ہے، اللہ کے خزانوں کو تلاش کرو۔ غیر مسلموں نے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا (شاید مسلمانوں کا کردار اس میں رکاوٹ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بنا) لیکن قرآنی تعلیمات سے فائدہ ضرور اٹھایا۔انہوں نے سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی ضرور لی۔ بہت سے لوگوں کی یہ بات سن کر میں حیران ہوتا ہوں جب وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسلام غیر مسلموں سے سیکھا، یا ہم نے اسلام یورپ میں دیکھا۔یہی بات غالبًا علامہ اقبالؒ سے بھی منسوب ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میں یورپ جاتا ہوں تو اسلام دیکھتا ہوں مسلمانوں کے بغیر اور جب واپس آتا ہوں تو مسلمان دیکھتا ہوں اسلام کے بغیر۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر حیوان نما عریانی یورپ میں نہ ہواور کلمہ پڑھ لیں تو ان سے اچھا اسلامی معاشرہ کوئی نہ ہوگا۔کائنات میں غور کرنا، تسخیر کرنا، ایجادات کرنا مسلمان پر فرض ہے اور اس عمل سے ایسے مسئلے حل ہو جاتے ہیں جو عقل سے بعید ہیں۔آج سائنس نے اُنہیں حق ثابت کر دیا ہے۔مثلاً

۱۔ قیامت کے دن حساب کتاب کے رجسٹر جب کھُلیں گے تو شاید زمین و آسمان رجسٹروں سے بھر جائیں گے لیکن سائنس نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ کام اتنا مشکل نہیں۔کمپیوٹر کی ذراسی USB میں کتنی بڑی بڑی کتابیں جمع ہو جاتی ہیں

۲۔ اگر کسی غیر مسلم سے کہا جائے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے خطبے کے دوران ہزاروں میل دور اسلامی فوج کو جنگی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ساریہ پیچھے پہاڑ کی طرف دیکھ (اس وقت دشمن حملہ آور تھا اور بروقت یہ ہدایت نہ ملتی تو مسلمانوں کے لشکر کا بڑا نقصان ہوتا) تو کوئی نہ مانے گا کہ اتنی دور کون دیکھ سکتا ہے اور آواز کیسے جا سکتی ہے مگر آج ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر ہزاروں میل دور کی دنیا میں ہونے والے واقعات ہر وقت دیکھ سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں یعنی کائنات کی فضاؤں اور لہروں کو مسخر کرنا انسان کے بس میں ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۳۔ ماں کے پیٹ میں بچہ پلنے کے مراحل جو چودہ سو سال پہلے بتائے گئے آج ایمبر یالوجی نے سب ثابت کر دیا۔

۴۔ ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ کائنات میں تقریباً 18 ہزار مخلوقات ہیں لیکن یہ بات عقل کیسے مانے گی۔ عام آدمی کیسے تسلیم کریگا مگر ٹی وی پر نیشنل جیوگرافک چینل دیکھ کر اور زوالوجی، باٹنی بیکٹرلوجی و دیگر سائنسی علوم پڑھ کر ضرور گواہی دینا پڑے گی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب مخلوقات پیدا کی ہیں۔

۵۔ اپنے جسم کا اتنا چھوٹا ذرہ جو خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا، الیکٹران مائیکروسکوپ سے نظر آئیگا وہاں ایک سیل میں ایک پورا کارخانہ بنا ہوا ہے چار دیواری Cell Wall بھی ہے، سنٹر میں مرکزی دفتر یعنی نیوکلیس ہے جہاں سے ہدایات جاتی ہیں۔ کنٹرول کے لئے DNA ہے، پیغام رسانی کے لیے RNA ہے، توانائی کے لیے پاور ہاؤس Mitochondria ہیں، نکاسی کے لیے واسا کا کام GOLGI Appratus کے ذمے ہے اور بہت سے دیگر اجزاء سیل میں اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سے قدرت کی شان کا پتہ چلتا ہے۔ الیکٹران مائیکروسکوپ جیسی سائنسی ایجادات نے ناقابلِ فہم چیزوں کو سامنے کھول کر رکھ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے۔

۶۔ کیلنڈر۔ سورج اور چاند کے مقرر شدہ اوقاتِ آمدورفت کے مشاہدے نے انسان کو صدیوں تک کے کیلنڈر بنانے کے قابل بنا دیا۔ آج کے انسان کو یہ پتہ ہے کہ 20 سال کے بعد کس ماہ کی کس تاریخ کو سورج کتنے بجے نکلے گا اور کتنے بجے غروب ہوگا اور یقیناً اس میں ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہیں پڑے گا سائنسی تحقیق اور علوم کائنات کے نظم و نسق کی گواہی دیتے ہیں، سورۃ یٰسین کے مطابق

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چاند سورج کا اپنے مقررشدہ دائروں میں ہر وقت چلنا سائنس نے ثابت کیا ہے۔

۷۔ فروری 2009ء جنگ اخبار میں یورپ کے ایک سائنسدان کا بیان درج ہوا ہے کائنات میں زمین جیسے ایک ارب سے زائد سیارے موجود ہو سکتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر ہوئی ہے کہ کائنات کتنی بڑی ہے۔

۸۔ روزِ قیامت پہاڑ روئی کی طرح اڑتے پھریں گے یہ بات بھی سمجھنی مشکل ہے مگر آج کے ایٹمی سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جب دنیا بھر کے ایٹم بم استعمال ہوں گے تو یقیناً اتنی تباہی ہوگئی کہ قیامت کا سماں ہوگا جیسا کہ ہیروشیما اور ناگاساکی میں ہوا تھا۔ یقیناً پہاڑ روئی کی طرح اُڑتے پھریں گے۔

اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں کہ سائنس نے کائنات کی ناقابلِ فہم چیزوں کو قابلِ فہم بنا دیا ہے سائنس اسلام کی حقانیت کا ثبوت اور دلیل ہے۔ آج کے انسان کی تیز رفتار فضائی پرواز اور مستقبل کی پیشین گوئیاں واقعہ معراج کی تصدیق کرتی ہیں۔

میرے نزدیک سائنسی علوم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ قرآن نے ہمیں غور وفکر کرنے کا حکم دیا ہے اور غور وفکر کے نتیجہ میں ہونے والی ایجادات کا نام سائنس ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسلامی معیشت

اسلام ایک فطری مذہب ہے۔فطری تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اسلام میں معیشت کا جو نظام دیا گیا ہے اس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہوسکتی۔حضرت عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت میں خوشحالی کا جو دور تھا تاریخ انسانیت میں ایک سنہری باب ہے۔زکوٰۃ لینے والے نہیں ملتے تھے۔غریبوں پہ طرح طرح کے ٹیکس شاید مغرب کی تخلیق ہوگی مگر اب تو ہم اس میں بہت آگے جا چکے ہیں۔ہمارے ہاں ان کو شمار کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔چند ایک تو مجھے یاد ہیں مثلاً انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، پریکٹسنگ ٹیکس، بورڈ ٹیکس، ود ہولڈنگ ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، ٹول ٹیکس، چونگی ٹیکس، مالیہ، آبیانہ، فصلانہ، زرعی ٹیکس اور جگہ جگہ بانس لگا کر جو ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں انہیں جگّا ٹیکس ہی کہہ لیجئے۔اسلام میں صرف زکوٰۃ اور عشر ہے وہ بھی صاحبِ نصاب کے لیے۔غریبوں سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی معاشی بے بسی کا حل زکوٰۃ سے کیا جاتا ہے جو اتنا بڑا ذریعۂ آمدنی ہے کہ غربت کا امکان باقی نہیں رہتا۔ہمارا حکومتی نظامِ زکوٰۃ تو چیز ہی الگ ہے اس کی زکوٰۃ کے مستحقین بہت زیادہ ہیں حتیٰ کہ زکوٰۃ لیکر بعض وزراء بھی کہتے ہیں کہ ہم بھی تو یتیم ہیں۔ٹیکس کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ ٹیکس ان قوموں پر لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی وسائل کی کمی ہو۔جس ملک میں سینکڑوں میل لمبے پہاڑ سونے اور کاپر کے ہوں، کوئلے کے ذخائر ہزار سال کی خوشحالی کا ذریعہ بن سکتے ہوں، گوادر جیسا ساحل سمندر ہو، سیّاحت کے لئے حسین وادیاں ہوں تو وسائل کی کیا کمی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سوشل ورک کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اگر گاؤں یا محلوں کے لوگوں کی زکوٰۃ کو اکٹھا کر کے فقراٗو مساکین کے لئے روزگار سنٹر بنا لئے جائیں تو مجھے یقین ہے کہ دو چار سال بعد کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملے گا مگر ہم اپنی زکوٰۃ انفرادی طور پر بانٹ کر فارغ بیٹھے لوگوں کو دو چار دن یا ہفتے کے لئے سہارا دے دیتے ہیں اور اس کے بعد ان کا دستِ سوال پھر دراز رہتا ہے یا شرم کے مارے گھروں میں بیکار پریشان حال بیٹھے ماہِ رمضان اور قربانی کی کھالوں کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ ہم قوم کو فقیر اور کاہل بنا رہے ہیں، اللہ اور زمانے کی نظروں میں گرا رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تو پسند ہی اور ہے۔

؎ یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن، محبوبِ فطرت ہے

قرآن میں زکوٰۃ، خیرات صدقات اور عطیات کے مستحقین کا کئی بار ذکر آیا ہے اور احسن طریقہ تو وہی ہے جو زمانہ رسالت مآب ﷺ اور زمانہ خلافت میں تھا۔ تمام چیزیں بیت المال میں جمع کی جاتی تھی اور ترجیحات واستحقاق کے مطابق خرچ کی جاتی تھیں۔ ہمیں اپنے اتنے بڑے ذریعہ معیشت کو منظّم کرنا ہوگا۔ جن لوگوں کو ہم فقیروں کی طرح زکوٰۃ بانٹتے ہیں انہی کے لئے مستقل روزگار کا انتظام کرنا ہوگا۔ قوم کو محنت، جفاکشی، تعلیم، انڈسٹری، ٹیکنالوجی، ترقی اور خوشحالی کے راستے پر گامزن کرنا ہوگا۔ زکوٰۃ کے مستحقین صرف وہ لوگ ہیں جو قرآن میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۶۰ میں دیے گئے ہیں اس کے علاوہ زکوٰۃ کسی کو نہیں دے سکتے۔ یعنی فقراء، مساکین،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عاملین، گردنیں چھڑانے کے لیے، تالیفِ قلب کے لیے (غیر مسلم)، قرض اتارنے کے لیے، فی سبیل اللہ اور مسافروں کے لیے۔ فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے اور اس دور میں مسلمانوں کے لیے علم و ہنر سے بڑھ کر کوئی جہاد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ علماء کے نزدیک ہر وہ جدوجہد جو اسلام اور امتِ مسلمہ کی بقا اور سربلندی کے لیے ہو جہاد ہے۔

درخت کے پتوں پر پانی چھڑکنے سے وہ کبھی ہرا نہیں ہوتا بلکہ جڑ کی آبیاری سے ہریالی آتی ہے۔ پھول کھلتے ہیں اور پھل لگتے ہیں۔ میں علم و ہُنر فاؤنڈیشن کے اداروں کی مثال دیتا ہوں ان مراکز میں خواتین جن کے وسائل نہیں تھے، شوہر بھی بے روزگار، بچوں کے اور اپنے اخرجات، انکی پریشانی کا اندازہ لگایئے۔ اب وہ مستقل طور پر معقول روزی کما لیتی ہیں، فخر اور عزتِ نفس کیساتھ زندگی گزارتی ہیں۔ مسلمانوں کے پاس وسائل کی کمی نہی، تنظیم کی کمی ہے۔ سوچ اور فکر کا فقدان ہے۔ Think Tank کی ضرورت ہے۔ یہ کام اسمبلیوں میں ہونا چاہیئے تھا مگر نہ ہونے کی وجہ سے قوم گداگر بن گئی۔

مسلمانوں کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا خوشحالی کا بہت بڑا ذریعہ ہے مگر سوئی ہوئی بے روزگار قوم کو کاہلی کا نشہ دے کر مزید سلا دینا بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا ہم پا رہے ہیں اور بھیانک انجام سے بے خبر بیٹھے ہیں۔ ہم تنقید کے ماہر ہیں، حالات کا رونا روتے ہیں مگر اپنے دامن میں نہیں جھانکتے کہ مجرم کون ہے بقول شاعر

؎ اگر یہ خود پرستی منزل مقصود ہے تیری
تو کیوں روتا ہے اپنے قلم سے لکھی سزاؤں پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آیئے اپنے قلم سے اپنی تقدیر بدل ڈالیں پھر اللہ کی مدد کا کرشمہ دیکھیں۔ جس اوج ثریا کا وعدہ ہم سے کیا گیا ہے اس منزل کو ہمارا انتظار ہے۔ مایوسی کے دامن کو تارتار کریں۔ امید کی شمع روشن کریں۔ ہم مٹی کے بت تو نہیں ہیں ہاں بجھے ہوئے چراغ سہی۔

؎ ''سراپا نور ہو جس کی حقیقت، میں وہ ظلمت ہوں''

جس دن یہ چراغ جل اٹھے، زمانے میں روشنی ہوگی۔ ایک عزم کی ضرورت ہے اقبال کے عزم کی کہ

؎ ہویدہ آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستان کر کے چھوڑوں گا
جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تیری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

اللہ حامی و ناصر ہوگا (آمین)۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com